وہی نور حق وہی ظل رب ہے انہی سے سب ہے انہی کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں
اھل سنت عامة الناس کی اصلاح عقائد کیلئے
رسالہ ھدایت قبالہ
مسمیٰ بہ
اتمام حجت
المعروف
جواب الفتاویٰ
حضرت علامہ
مولانا
مفتی محمد عبد الوہاب خان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کتاب کے بارے میں ......!

نام کتاب	:	اتمام حجت
المعروف بہ	:	جواب الفتاویٰ
مصنف	:	تاجدار رضویت حضرت مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تاریخ تصنیف	:	8/ ذی الحجہ 1424ھ/مطابق 31/ جنوری 2004
کمپوزنگ/گرافکس	:	آل رحمٰن گرافکس
ناشر	:	بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نمبرشمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	احقاق حق وابطال باطل	5
2	دونوں میں گستاخ ترین کون؟	6
3	شرف انتساب	7
4	مقدمہ رمسئلہ داماد کا آغاز	8
5	مفتی صاحبان کی کرامات عالیہ	9
6	عکس ضابطۂ اخلاق	15
7	عکس فتویٰ دارالعلوم امجدیہ	16
8	استغاثہ	18
9	خطبۂ کتاب	19
10	آج کا مولوی یا مفتی	23
11	مفتی ایسے بھی ہیں	23
12	مفتی ضیاء المصطفیٰ صاحب مبارکپوری سے پہلی ملاقات	23
13	مفتی ضیاء المصطفیٰ صاحب کی جناب میں چند معروضات	23
14	تراب الحق صاحب کی تقریر کے چند گوشے	28
15	اب آیئے ضیاء المصطفیٰ صاحب کا فتویٰ ملاحظہ فرمایئے	34
16	ضیاء المصطفیٰ صاحب سے سوالات	35
17	اعلیٰحضرت مجدد دین وملت امام اہلسنت مولٰینا امام احمد رضا خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	43
18	سیدہ رباب بنت امراء القیس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول	46
19	مسلمانان اہلسنت کی خدمت میں التماس	49
20	اللہ مالک ومعبود تو ان کے نام پاک سے بھی خطاب نہیں فرماتا	52
21	قرآن کریم میں حضور اکرم سید عالم ﷺ کا مخصوص ذکر شریف	54
22	مفتی مجیب اشرف صاحب ناگپوری کے فتویٰ پر ایک غائرانہ نظر	56
23	مفتی غلام مصطفیٰ صاحب انوار العلوم ملتان اور ان کا فتویٰ	59
24	مومن کی بنیاد رشتہ	60
25	فتویٰ ابوداؤد صاحب گجرانوالہ	69
26	مولٰینا سردار احمد صاحب فرماتے ہیں	70
27	مفتی محمد حسن علی صاحب کا فتویٰ	71

احقاق حق وابطال باطل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

امام اہل سنت مجدد دین وملت اعلیٰحضرت الشاہ امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''شفا شریف میں ہے :

تقدم الکلام فی قتل القاصد لسبه الوجه الثانی لاحق به فی الجلاء ان یکون القائل غیر قاصد للسب والازراء ولا معتقدله ولکن تکلم فی جهته صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بکلمة الکفر مما هو فی حقه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نقیصة مثل ان یاتی بسفه من القول اوقبیح من الکلام و نوع من السب فی جهته صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وان ظهر بدلیل حاله انه لم یقصد سبه اما لجهالة اوضجراو سکر او قلة ضبط لسانه اوتهور فی کلامه فحکم هٰذا حکم الوجه الاول القتل من دون تلعثم اه مختصراً

''یعنی اسکا حال تو اوپر معلوم ہو چکا جو بالقصد تنقیص شان اقدس کرے دوسری صورت اسی کی طرح روشن وظاہر یہ ہے کہ قائل نہ تنقیص وتحقیر کا قصد کرے نہ اسکا معتقد ہو مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملہ میں کلمہ کفر بول اٹھے جو حضور کے حق میں تنقیص شان ہو مثلاً بے ادبی کا لفظ یا بری بات اور ایک طرح کی تنقیص بولے اگر چہ اس کے حال سے ظاہر ہو کہ اس نے مذمت وتوہین کا ارادہ نہ کیا بلکہ جہالت یا جھنجھلاہٹ یا نشہ میں بک دیا۔ بات کہنے میں زبان روکنے کی کمی یا بیباکی سے صادر ہوا۔ اس صورت کا حکم بعینہ وہی پہلی صورت کا حکم ہے فوراً قتل کیا جائے بلا توقف ۔۱۲ منہ''

(الکوکبة الشهابیه ص۔30,31 مطبوعه هندوستانی پریس کندیگر ٹوله بنارس)

❁ دونوں میں گستاخ ترین کون؟ ❁

قطب دیوبند مولوی رشید احمد گنگوھی کا فتویٰ

مولوی حسین احمد صدر المدرسین دار العلوم دیوبند لکھتے ہیں :

''حضرت مولانا گنگوہی فرماتے ہیں کہ'' جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرور کائنات علیہ السلام ہوں اگرچہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔''

(الشھاب الثاقب صـ57، کتب خانہ رحیمیہ دیوبند)

محدث ترابیہ مولوی ضیاء المصطفیٰ کا فتویٰ

جناب ضیاء المصطفیٰ صاحب مبارکپوری اپنے فتویٰ 25/جمادی الاولیٰ 1424ھ میں لکھتے ہیں :

''حضرات سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی مدح اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کے قرب رشتہ کے بیان کے طور پر انہیں داماد رسول کہنے میں نہ اہانت سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور نہ ایہام تحقیر۔ اس لئے بطور تعارف و تعریف اس اضافت سے لفظ داماد کا اطلاق بے کراہت جائز ہے۔ ان حضرات کی تعریف و تعارف کے قصد سے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان حضرات کا سسر کہنا بھی جائز ہے۔ لغت و عرف میں یہ الفاظ بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں، ہاں! اہانت و دشنام کے لئے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔''

شرف انتساب

فقیر اپنی اس تالیف ناچیز کو حضور پرنور مولیٰ الکریم فقیہ العظیم فرید الدوراں قطب زماں وحید قرآں سیدی وسندی ومرشدی مولانا الحاج آل رحمٰن مصطفیٰ رضا خان المعروف مفتی اعظم ہند (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے نام نامی اسم گرامی سے منسوب کرتا ہے جن کی نگاہ کرم نے بے شمار لوگوں کو قعر ضلالت وگمراہی سے نکال کر جادۂ مستقیم پر گامزن فرمایا جن کا فیضان کرم آج بھی جاری وساری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گا۔

ے شاھا چہ عجب گر بنوازند گدارا

فقیر سگ بارگاہ رضا

ابوالرضا محمد عبدالوہاب خان قادری الرضوی غفرلہ

ذی قعدہ 1424ھ

مقدمہ

مسئلہ داماد کا آغاز

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ الۡکَرِیۡم

امابعد! جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ صاحب جو علامہ عبد المصطفیٰ الازھری کے پوتے ہیں' وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ :

''میں پچھلے سال محرم شریف ۱۴۲۳ھ کی محفل میں شرکت کیلئے جناب سید محمد میاں صاحب کے یہاں گیا۔ محفل میں پروفیسر ریاض احمد بدایونی تقریر کررہے تھے' ہم ان کی تقریر کو ٹیپ کررہے تھے کہ دوران تقریر انہوں نے (معاذ اللہ) داماد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہا۔ اس مسئلہ کو ہم فتاویٰ رضویہ شریف جلد ششم میں جو کہ جناب عرفان اللہ صاحب انصاری کے پاس موجود ہے' پڑھ چکے تھے' مسئلہ کی واقفیت کی بنا پر ہم کو ان کے یہ الفاظ پسند نہ آئے' اسوقت ہم نے ان پر کوئی اعتراض نہ کیا' کچھ عرصہ کے بعد وہ ایوان قادری میں جناب عرفان اللہ انصاری کے پاس آئے۔ میں بھی موجود تھا' میں نے ان سے کہا کہ آپ نے اپنی تقریر میں داماد مصطفیٰ (معاذ اللہ) فرمایا تھا تو انھوں نے برجستہ انکار کردیا اور کہا کہ آپ کے سننے میں فرق ہوا ہوگا' تقریری کیسٹ ہمارے پاس موجود تھا' ہم نے ان کو وہ کیسٹ سنایا' کیسٹ سے اپنی تقریر میں داماد مصطفیٰ سن کر فوراً بلا تامل کہہ اٹھے کہ میں توبہ کرتا ہوں اور ہم لوگوں کے سامنے توبہ کی۔''

(جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ صاحب کا بیان اختتام کو پہنچا اور معاملہ ختم ہوگیا۔)

تبصرہ

عزیزان گرامی! غور فرمایئے کہ پروفیسر صاحب کے دل میں کس قدر حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کا پاس تھا' ادب واحترام تھا' ان کا انکار کرنا اور یہ کہنا کہ آپ کے سننے میں فرق ہوا ہوگا' اس امر پر دال ہے کہ وہ اپنی تقریر میں نادانستہ طور پر یہ لفظ کہتے چلے گئے۔ اور تامل نہ کیا اور جب ان کی توجہ اس جانب مبذول کرائی تو فوراً توبہ کرلی' اس سے معلوم ہوا کہ ان کے دل میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کس قدر ادب واحترام اور خشیت الٰہی موجزن کہ اس لفظ کریہہ سے فوراً توبہ کرلی۔ ان کے نزدیک یہ لفظ...... گستاخی اور توہین پر ناشی تھا' احیاناً زبان سے نکل گیا۔

مفتی صاحبان کی کرامات عالیہ

تھی پرسکون دنیا خاموش تھیں فضائیں
مفتی نے صور پھونکا آنے لگیں بلائیں

جناب عرفان اللہ صاحب انصاری اور جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ صاحب فرماتے ہیں کہ کچھ مدت کے بعد پروفیسر ریاض احمد کا فون جناب عرفان اللہ صاحب کے پاس آیا' اسوقت جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ صاحب بھی انصاری صاحب کے پاس بیٹھے تھے۔ پروفیسر ریاض احمد نے فون پر کہا :

''انصاری صاحب آج اسوقت میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ آپ اللہ تبارک تعالیٰ کے یہاں میرے گواہ ہوں گے کہ میں نے آپ اور ضیاء بھائی کے سامنے داماد مصطفیٰ کے عنوان پر توبہ کی تھی اور میں آج بھی توبہ پر قائم ہوں مگر اب میرے پاس ایک فتویٰ آیا اور اس میں ایسا کہنے پر کفر کے اطلاق کا رد کیا کہ یہ کہنا کفر نہیں' دیکھئے انصاری صاحب! اگر کفر نہیں تو اسلام ہوا اور اسلام کو کفر کہنا' یاد رکھئے میں مفتی صاحب کو کافر نہیں کہہ رہا ہوں' مگر اب کفر کس پر پلٹا۔''

بات ختم ہوگئی۔

تبصرہ

پروفیسر صاحب صاف کہہ رہے ہیں کہ :

''ایسا کہنے پر کفر کے اطلاق کا رد کیا کہ یہ کہنا کفر نہیں' دیکھئے انصاری صاحب اگر کفر نہیں تو اسلام ہوا' اور اسلام کو کفر کہنا' یاد رکھئے میں مفتی (عبدالوہاب) صاحب کو کافر نہیں کہہ رہا ہوں مگر اب کفر کس پر پلٹا۔''

بالفرض اگر اس رجعت کفر سے مراد (معاذ اللہ) فقیر ہو تو قائل خود کافر ہو جائے گا کہ مسلمان کو کافر سمجھنا بھی کفر ہے۔

اس عبارت میں چند امور قابل غور ہیں :

1 کفر کے اطلاق کا رد۔

2 ''اگر کفر نہیں تو اسلام ہوا'' اسکا حاصل یہ ہے کہ معاذ اللہ داماد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنا اسلام ہوا' یعنی خسر و داماد کہنا ایمان و اسلام کیلئے لازم ٹھہرا' اگر ایسا نہ کہے یا ممانعت کرے تو منافی اسلام و ایمان ہے۔

3 ''یاد رکھئے میں مفتی عبدالوہاب صاحب کو کافر نہیں کہہ رہا ہوں'' اس سے یہ واضح ہوگیا کہ محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ نے کسی کو کافر نہیں کہا بلکہ ختن حیدر کی عبارت فتاویٰ رضویہ شریف جلد ششم کی جانب رجوع اور متوجہ کر دیا تھا۔

4 ''مگر اب کفر کس پر پلٹا۔'' اس سے ظاہر ہے کہ جن حضرات فقہائے کرام علیہم الرضوان نے اس باب میں تکفیر فرمائی اور قائل کو کافر کہا پس کفر معاذ اللہ ان پر پلٹا۔

بعد ازاں پروفیسر ریاض اور اس کے بیٹے اسمٰعیل نے عوام میں یہ چرچا شروع کر دیا کہ ''(معاذ اللہ) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت سسر و داماد کہنا جائز ہے' کفر نہیں تو اب کفر کس پر پلٹا'' ایک مدت تک سسر و داماد کے جائز ہونے کا عوام میں خوب چرچا کیا اور شہرت دی۔

فقیر اس پیہم گستاخی اور مسلسل بیباکی کے منظر سے سخت پریشان، غور وفکر کرتا اور خیال کرتا کہ :

"کسی مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے۔"

یعنی جو کسی مسلمان کو کافر کہے، وہ خود کافر ہوجاتا ہے۔

"بلکہ فقیر کے نزدیک کوئی کسی مسلمان کا کافر ہونا چاہے وہ کافر ہونہ ہو، یہ کفر چاہنے والا اسی وقت کافر ہوجاتا ہے۔"

صورت ثانی یہ کہ علماء کرام وفقہائے عظام فرماتے ہیں کہ :

"جو شخص حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرے، وہ کافر ہے، جو اس کے کفر میں شک کرے، وہ بھی کافر ہے، تو ایسے شخص کو مسلمان سمجھنے اور کہنے والا سخت درجہ کا کافر۔"

البتہ فقیر نے اس صورت واقعہ پر قطع تعلق کرلیا اور ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا، پروفیسر ریاض کو پہلے تو کسی مفتی منظور فیضی صاحب نے فتویٰ دیا تھا، اب پروفیسر صاحب نے دار العلوم امجدیہ کے مفتیوں کو اغوا کیا اور خدا جانے کیا کیا کہا، دار العلوم امجدیہ کے مفتیوں نے کچھ مدت تک اس مسئلہ پر تفتیش اور تحقیق کی راہیں ہموار کیں، تراب الحق صاحب نے علماء کا ایک بورڈ منتخب کیا جو خدا جانے کب تک غور وفکر کرتا رہا اور مسئلہ کے دلائل اور ثبوت تلاش کرتا رہا، خدا جانے کتنی مدت تک یہ سلسلہ جاری رہا، پھر علماء کے اس بورڈ کی تحقیق اور تفتیش کے بعد دار العلوم امجدیہ کے مفتیوں کی جانب سے فقیر کو دعوت مباحثہ کے پیغام آنے لگے کہ سید یوسف صاحب کے گھر پر آجائیں یا الطاف صاحب کے گھر آجائیں، لیکن فقیر نے مطلق انکار کردیا، کیونکہ فقیر ایک مدت مدید سے ہائی بلڈ پریشر کا مریض ہے، جب فقیر نے کہیں جانا گوارا نہ کیا تو یہ حضرات مفتیان دار العلوم امجدیہ اور دار العلوم انوار قادریہ کے مولوی صاحبان 13/رجب 1423ھ مطابق 21 ستمبر 2002ء کو غریب خانے پر تشریف لے آئے۔

فقیر نے عالم دین ہونے کے باعث با ادب واحترام ان کا استقبال کیا اور ان لوگوں کو اپنے کمرے میں بٹھایا، اسوقت بھی فقیر کا بلڈ پریشر بہت ہائی ہورہا تھا، لب و دہن خشک، بات کرنے میں تکلیف اور یہ لوگ پورے ساز و سامان، متعدد ضخیم کتب اپنے ہمراہ لائے، جو صاحب کتابیں اٹھا کر لے گئے وہ بتارہے تھے کہ پندرہ سولہ موٹی موٹی کتابیں تھیں، ان لوگوں نے آتے ہی مزاج پرسی تو کجا، بساط مباحثہ کا آغاز کردیا، چند کتب کے حوالہ جات پیش کئے مگر کہیں بھی دلیل وثبوت میسر نہ آیا تو بالآخر مجبور ہوکر حضرت صدر شریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب بہار شریعت حصہ دوم جدید مطبوعہ پیش کی حضرت صدر شریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام اور ان کی کتاب کو دیکھ کر فقیر نے خاموشی اختیار کی، کیونکہ صدر شریعہ پر اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعتماد فرمایا، فقیر کو انکار کی گنجائش نہ رہی تو خاموش ہوکر سر جھکا دیا پھر ان لوگوں نے ایک تحریری دستاویز تیار کی، فقیر نے بے تامل اس پر دستخط کردیئے جس میں یہ تحریر کیا گیا کہ :

"حضرت علامہ مفتی عبد الوہاب صاحب نے یہ بات صدر شریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ حکیم ابو العلیٰ محمد امجد علی کی اس عبارت پر قبول کی جو بہار شریعت کے حصہ دوم میں عربی اردو کے ساتھ صـ۲۴، ۵ جلد۲ پر درج ہے۔"

بعدازاں جب افاقہ ہوا تو اپنے پاس موجود بہار شریعت مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز دیکھی' اس میں عربی کے ساتھ اردو عبارت نہ تھی پھر بہار شریعت ''مکتبۃ الاسلامیہ'' لاہور وغیرھم دیکھیں مگر کسی میں عربی کے ساتھ اردو عبارت نہ پائی۔

بہار شریعت نے 1335ھ میں وجود پایا' اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 12 ربیع الاخر 1335ھ میں اس پر تقریظ لکھی' اس سے ظاہر ہوا کہ یہ ایک مسلمان کو فریب دیکر گمراہ کرنا مطلوب تھا۔ عالم دین کی تو بڑی شان ہے ایسا کذب وافترا اور دجل وفریب کرنا اور مسلمانوں پر گمراہی کا باب کھولنا' کوئی مسلمان بھی ایسا نہ کرے گا سوائے شیطانوں کے' کمال افسوس ہے ایسے مفتیوں اور مولویوں پر کہ جن کے نام پر ٹکڑے کھائیں ان ہی پر بہتان لگائیں' حضرت علامہ مولٰنا امجد علی صاحب صدر شریعہ کی عظمت کو بھی خیال میں نہ لائیں' ان لوگوں کی بیبا کی کو فقیر نے اپنے رسالہ مسمّٰی نبی الانبیاء حبیب کبریا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) المعروف ''فضل خلفائے راشدین'' میں ذکر کیا' رسالہ نبی الانبیاء حبیب کبریا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے 25 رجب المرجب 1423ھ مطابق 3 اکتوبر 2002ء کو وجود پایا' بعدازاں ایک نرالا منظر ظہور میں آیا کہ علامہ شاہ احمد نورانی اوران کی جماعت ''جمعیۃ العلماء پاکستان'' کے بارے میں تکفیری فتویٰ دارالعلوم امجدیہ سے جاری کیا گیا' جس میں سائل نے استفتاء کیا :

''کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اسوقت انتخابات کی صورت میں پاکستان بھر میں تمام دینی جماعتیں متحد ہو چکی ہیں اور وہ متحدہ مجلس عمل کی صورت میں ایک پلیٹ فارم سے الیکشن لڑ رہے ہیں سوالات یہ ہیں :

اس اتحاد میں اہل سنت والجماعت سے مسلکی اختلاف رکھنے والے لوگ بھی شامل ہیں' کیا الیکشن کے لئے ایسے لوگوں سے اتحاد جائز ہے یا نہیں؟

بعض سیٹوں پر دوسرے مسلکوں سے تعلق رکھنے والوں کو ٹکٹیں دی گئیں ہیں' کیا ان سیٹوں پر ان امیدواروں کو ووٹ دینا جائز ہے؟

موجودہ صورت حال میں متحدہ مجلس عمل کے امیدواروں کو ووٹ دینے کا شرعی حکم کیا ہے' چاہے وہ امیدوار کسی بھی تنظیم سے ہو یعنی دیوبندی یا بریلوی یا شیعہ یا مودودی یا پھر اہل حدیث ہو۔

فقط؛ سائل شاہ احمد الوائی

الجواب بعون الملک الوھاب

وہابی ویوبندی اور جتنے فرقہ باطلہ ہیں ان کے عقائد ونظریات کفریات کا مجموعہ ہے اس کی چند ایک مثال ہم انہیں کی کتابوں سے نقل کرتے ہیں :

ہر مخلوق بڑی ہو یا چھوٹی ہو اللہ کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ تقویت الایمان (اسی طرح فتاویٰ رضویہ اور حفظ

الایمان وغیرہ کی عبارات نقل کر کے لکھا) علمائے حرمین کے پاس ان کے عقیدے لکھ کر بھیجے اس پر علماء حرمین، مصر، شام، عراق اور فلسطین کے علماء نے جواب دیا یہ عقیدے رکھنے والے کافر ہیں اور جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے، یہ فتویٰ حسام الحرمین کے نام سے زمانہ دراز سے چھپتا ہے اسے لیکر پڑھیں اور اپنے دوستوں کو بھی پڑھوائیں۔......صورت مسئولہ میں متحدہ مجلس عمل سیاسی پارٹی میں دیوبندی، رافضی، وہابی اور نام نہاد جماعت اسلامی بد مذہب اور گستاخ ہیں ان پارٹیوں کے رہنما اپنے مولویوں کی گستاخانہ عبارتیں جانتے ہیں اور اس کے باوجود ان گستاخ رسول کو مسلمان اور اپنا پیشوا مانتے ہیں لہٰذا ان نام نہاد رہنماؤں کا بھی وہی حکم ہے جو ان کے گستاخ مولویوں کا حکم ہے۔ ملخصاً"

اس فتویٰ پر مفتیان دارالعلوم امجدیہ کے دستخط اور ان کے ساتھ تراب الحق صاحب کی تصدیق موجود ہے یہ فتویٰ دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی سے 2/شعبان المعظم 1423ھ 9/ اکتوبر 2002ء کو جاری ہوا۔

عزیزان گرامی! سیاسی جماعتوں میں "جمعیت العلماء پاکستان" جو ایک مدت مدید و عرصہ بعید سے پاکستان میں سیاسی پلیٹ فارم پر کام کر رہی ہے جس کے مرکزی صدر علامہ شاہ احمد نورانی ہیں، اس دارالعلوم امجدیہ کے فتوے میں نام نہاد رہنماؤں کے بھاری بھرکم کلمات میں علامہ شاہ احمد نورانی پر بھی وہی حکم لگایا گیا جو گستاخانِ رسالت پر لگایا، اس حکم کی زد میں وہ سارے لوگ جو علامہ شاہ احمد نورانی کو مسلمان مانتے اور رہنما جانتے ہیں سب کی تکفیر کی گئی اور ان کے کفر میں شک کرنے والوں کو بھی کافر کہا گیا۔ اسی فتوے کے ثمرات تھے کہ ایک نیا نرالا باب وا ہو گیا کہ دوسری جانب سے ذاتی صفاتی اوصاف پمفلٹ کی شکل میں گشت کرنے لگے اس کے ساتھ ہی ایک دین جدید کے خدوخال سامنے آئے کہ ایک عہد نامہ جس کو ضابطۂ اخلاق کے نام سے معنون کیا گیا اور اس میں تراب الحق کے ساتھ دیوبندی، شیعہ اور غیر مقلدوں نے متفقہ عہد نامہ تحریر کر دیا۔

ابھی تک یہ معاملات منظر عام پر نہ آئے تھے چنانچہ کتاب نبی الانبیاء حبیب کبریا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں اس کا ذکر نہ کیا بلکہ 2/ دسمبر 2002ء کے ضمیمہ میں ذکر کیا اور اس واقعہ کذب وافترا کے بعد کچھ مدت ہی گذری تھی کہ ایک نیا راز فاش ہوا، دارالعلوم امجدیہ کا فتویٰ جو 3/ ربیع الثانی 1423ھ 26/ جون 2001ء کو عالم وجود میں آیا جس میں سائل فرحان رضا قادری نے مذکورہ ضابطہ اخلاق کی منتخب شقوں کو بطور سوال پیش کیا اور اس کا حکم معلوم کرنے کیلئے دارالعلوم امجدیہ سے یہ فتویٰ لیا، وہ سوال جو ضابطہ اخلاق سے لیا گیا وہ یہ ہے:

"کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی یہ لکھ دے کہ ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقہ کو کافر اور اسکے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں اور یہ کہ انتظامیہ کو چاہیے کہ وہ ایسے اجتماعات منعقد کرائے جن سے تمام مکاتب فکر کے علماء بیک وقت خطاب کر کے ملی یکجہتی کا عملی مظاہرہ کریں اور یہ کہ مختلف مکاتب فکر کے متفقات ومشترکہ عقائد کی تبلیغ اور نشر واشاعت کا اہتمام کیا جائے۔

ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے یہ سنی ہے یا نہیں، آیا ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز، قرآن وحدیث اور اکابر اہل سنت بالخصوص امام اہلسنت سیدی اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں جلد جواب عطا فرمائیں اور عنداللہ ماجور

ہوں۔(سائل فرحان رضا قادری پتہ میر پور خاص سندھ)

باسمہ تعالیٰ الجواب۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے"متفرق امتی ثلثاو سبعین فرقۃ کلھم فی النار الا واحدۃ (ابوداؤد'ص:۶۳۱'ج:۲)یعنی یہ امت تہتر(۷۳)فرقے ہوجائے گی اور ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سارے جہنمی۔صحابہ کرام نے عرض کیامن ھم یا رسول اللہ یارسول اللہ!وہ ناجی فرقہ کون ہے؟حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایامااانا علیہ و اصحابی یعنی وہ فرقہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں یعنی جولوگ سنت کے پیرو ہیں اور اس میں شک نہیں کہ ہم اہل سنت وجماعت ہی ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کے فرمان و اعمال صیحہ کے پیروکار ہیں بخلاف اہل سنت و جماعت کے جتنے فرقے ہیں سب باطل عقائد ونظریات کی وجہ سے کافر و مرتد ہیں مثلاً رافضی جن کے عقائد باطلہ سب پر عیاں ہیں (پھر تقریباً نو (9) سطروں میں ان کے عقائد بیان کئے۔پھر دیوبندی'وہابی کے عقائد باطلہ کا ذکر فرمایا)اور دیوبندی'وہابی بھی اپنے عقائد باطلہ ہی کی وجہ سے کافر ومرتد ہیں (پھر 29 سطروں میں دیوبندی'وہابی کے عقائد باطلہ بیان کئے'پھر لکھا)یہ صرف چند عبارتیں ہیں جو ہم نے نقل کی ہیں ورنہ وہابیوں' دیوبندیوں کی کتابیں توہین خدائے تعالیٰ و نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھری پڑی ہیں'بانی مدرسہ دیوبند نے اپنی کتاب تحذیر الناس میں ختم نبوت کا انکار کرکے قادیانی کیلئے راستہ ہموار کیا۔انہیں وہابیوں نے اللہ تعالیٰ کیلئے جھوٹ بولنا ممکن لکھا' ایسے لوگوں کے متعلق مسلمان خودسوچیں کہ وہ ان لوگوں کو کیا کہے'اس وقت کے سنی علمائے حرمین کے پاس ان کے یہ عقیدے لکھ کر بھیجے گئے اس پر علمائے حرمین'مصر'شام'عراق اور فلسطین کے علماء نے جواب دیا یہ عقیدے رکھنے والے کافر ہیں اور جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

یہ فتویٰ حسام الحرمین کے نام سے زمانہ دراز سے چھپتا ہے اسے لیکر پڑھیں اور اپنے دوستوں کو بھی پڑھوائیں'احادیث میں ایسے ہی بدعقیدہ لوگوں کے لیے فرمایا"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :

"ان مرضوافلا تعودھم وان ماتوا فلا تصلوا علیھم وان لقیتم فلا تسلموا علیھم ولا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تناکحوھم ولا تصلوا معھم"

"یعنی اگر وہ بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو اگر وہ مرجائیں تو ان کے جنازے میں شریک نہ ہو اور اگر ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو اور ان کے پاس نہ بیٹھو اور نہ انکے ساتھ کھاؤ پیو نہ انکے ساتھ نماز پڑھو" دوسرے مقام پر فرمایا **ایاکم ایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم** "یعنی اپنے کو ان سے دور رکھو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں"'انہیں وجوہات کی بناپر دیوبندیوں'وہابیوں کو گستاخِ رسول کہا جاتا ہے اور انکی ان

گستاخیوں کے باعث اس وقت کے علمائے حرمین نے ان گستاخی کرنے والوں اور انکی تائید کرنے والوں اور انکو صحیح ماننے والوں کو بھی دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا لہٰذا انکے پیچھے نماز نہیں ہوتی اور اگر ان کے عقائد سے مطلع ہونے کے باوجود ان کو مسلمان سمجھتا ہے تو خود مسلمان نہیں کیونکہ علمائے عرب وعجم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر لہٰذا مذکورہ بالا عقیدہ رکھنے والا شخص مسلمان نہیں ہوسکتا' ایسے عقائد رکھنے والا یا ان کو صحیح ماننے والا امام جو اوپر لکھے گئے خواہ وہ کسی مصلے پر امامت کرے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی' ایسا امام کسی بھی مسجد کا امام ہو خواہ وہ مسجد نبوی شریف ہو خواہ مکہ شریف میں' مسجد الحرام شریف کا امام ہو خواہ وہ جامعہ ازہر شریف کا امام ہو کہیں کا بھی امام ہو حکم شرع وہی رہے گا' جو ہم نے بیان کیا' اور ہم نے اوپر جو عقائد و نظریات بیان کئے ہیں وہ عقائد جس کسی کے بھی ہوں یا جو ایسے عقائد رکھنے والوں کی حمایت و تائید کرے گا' اس کے پیچھے بھی نماز نہ ہوگی خواہ وہ کسی جگہ کا امام ہو' حکم شرع سب کیلئے ایک ہے خواہ وہ عجمی ہو یا عربی۔ عطاء المصطفیٰ اعظمی مہر شریف دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ' اسم گرامی عطاء المصطفیٰ اعظمی عفی عنہ ۳/ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ/ ۲۶/ جون ۲۰۰۱ء۔"

ضابطہ اخلاق کے منتخب اراکین کے اسماء یہ ہیں۔

نمبر......1	سلیم اللہ خان	نمبر......2	نظام الدین شامزئی
نمبر......3	شاہ تراب الحق	نمبر......4	حاجی حنیف طیب
نمبر......5	عباس کمیلی	نمبر......6	حسن ظفر نقوی
نمبر......7	عبدالرحمٰن سلفی	نمبر......8	محمد سلفی

عکس ضابطہ اخلاق

ضابطۂ اخلاق

1. ہم ملک میں مذہب کے نام پر دہشت گردی اور قتل و غارت گری کو اسلام کے خلاف سمجھتے ہیں اور اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور اس سے اظہار لاتعلقی کرنے پر متفق ہیں۔

2. کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقے کو کافر اور اس کے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں۔

3. عقائد کا اختلاف تمام مکاتب فکر میں موجود ہے تاہم ہر عالم و خطیب اپنے خطاب میں مثبت رویہ اختیار کرے گا۔ تاکہ فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا نہ ہو اور کسی بھی مکتب فکر کے خلاف اشتعال انگیزی نہیں کرے گا۔

	نام	دستخط
۱	مولانا نعیم اللہ خان	4570333
۲	مولانا نظام دین شامزئی	4518314 Mob 300-7246019
۳	مولانا شاہ تراب الحق قادری	4935559
۴	مولانا قاری حنیف طیب	4558496
۵	علامہ عباس کمیلی	7210354
۶	علامہ حسن ظفر نقوی	4217992 0300-2198710
۷	مولانا عبدالرحمن سلفی	2532848
۸	پروفیسر حافظ محمد سلفی	4293313 300-4032310

عہد نامہ میں فرق باطلہ کے ساتھ شاہ تراب الحق صاحب بھی شامل' ان کی عبارت پر دار العلوم امجدیہ کا فتویٰ اہلسنت بغور ملاحظہ فرمائیں کہ ع :

فدا کر کے ایمان یہ کرسی ملی ہے

سنی تو یہ کہتا ہے کہ ع : جان دادم ایمان ندادم وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

فقیر بے نوا کا کام صرف مطلع کرنا ہے وہ بھی صرف اہلسنت حضرات کو' جس کو اپنا دین اور ایمان پیارا ہو وہ لوگ اپنے ایمان اور نماز وغیرہ' عبادات کی محافظت فرمائیں' یہ ہمارا قول نہیں دار العلوم امجدیہ کا فتویٰ ہے۔ فقیر تو یوں عرض کریگا کہ وہ عہد نامہ جس کو ضابطۂ اخلاق کا نام دیا گیا' اس میں یہ عہد کیا گیا کہ :

''ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقہ کو کافر اور اسکے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں۔''

اور اختتام پر یہ تحریر کیا گیا کہ :

''کراچی میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام پر مشتمل کمیٹی نے 9 رفروری 2001ء کو منعقدہ اس اجلاس میں اتفاق رائے سے ایک اعلامیہ اور ضابطہ اخلاق منظور کرتے ہوئے ایک سب کمیٹی تشکیل دی جو مندرجہ ذیل علماء کرام پر مشتمل ہوگی۔''

(پھر زیریں ان حضرات کے دستخط حسب ترتیب موجود ہیں) یہ عہد نامہ کہ ''ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقے کو کافر............الخ۔'' جبکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے :

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِيْنَ

''کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں۔''

یعنی یہی تو خود کو مسلمان کہنے والے منافق تھے اور منافق کافر مجاہر سے بدر جہا بدتر ہیں کما نص علیه اور کافروں کے متعلق فرمایا :

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ ''تم فرماؤ اے کافرو!''

گویا کافر کہنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اور عہد نامہ میں ہے کہ :

''اور اسکے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں۔''

جبکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے :

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ (التوبہ : 73)

''اے غیب بتانیوالے (نبی) کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ۔''

یہ منافقین وہی تو ہیں جو اپنے کو مسلمان کہتے تھے' اللہ عزوجل نے ان کو قتل کرنے اور ان پر سختی فرمانے کا حکم دیا۔ ان کے نزدیک یہ فعل غیر اسلامی' قابل تعزیر اور قابل نفرت ہے۔ جب قرآن عظیم اور اسکے احکام مبین ان کے نزدیک غیر اسلامی اور قابل تعزیر اور قابل نفرت ہیں تو خدا

ہی جانے کہ ان کا اسلام کون سا اسلام ہے؟ اللہ رحمٰن الرحیم ،رحم فرمائے اور نیک بنائے‘ ہدایت عطا فرمائے اور دین متین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور استقامت بخشے۔آمین

استغاثہ

یااللہ! تو شہید و بصیر ہے‘ ہم تجھ سے اپنے طلب حق کی بھیک مانگتے اور اپنا دامن پھیلائے تیرے کرم کی آس لگائے ہوئے ہیں‘ ہم کو کوئی ایسا ھادی دین المعروف مفتی مبین عطا فرمادے‘ جو خوف و طمع سے بے نیاز ہو کر احکام شریعت اور احقاق حق و ابطال باطل کا پتہ بتادے‘ ہم اہلسنت اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام سوال کرتے ہیں :

1﴾......ضابطہ اخلاق جن کی چند شقوں پر سوال ہے اس کا اعتراف تراب الحق صاحب نے اپنی تقریر دسمبر 2002ء میں کیا‘ اب اس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں مزید تصدیق درکار ہو‘ تو علامہ محمد حسن صاحب حقانی کی جناب میں دست سوال دراز کرے۔

2﴾......دارالعلوم امجدیہ نے تراب الحق کو ان وجوہ مذکورہ پر کافر قرار دیا اور لکھ دیا : ’’جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔‘‘

3﴾......کیا ان امجدیہ والوں کا فتویٰ بینوا‘ نا تو اں سینوں کیلئے ہے‘ یہ لوگ اس حکم فتویٰ سے مستثنیٰ ہیں؟

4﴾......اگر امجدیہ کے مفتی کا فتویٰ ہر مسلمان کیلئے ہے‘ تو کیا یہ امجدیہ والے (معاذ اللہ) مسلمان نہیں؟

5﴾......اگر مسلمان ہیں تو تراب الحق کو باوجود تکفیر فرمانے کے اپنے سر کا تاج بنایا اور دارالعلوم کا ناظم تعلیم ٹھہرایا مسلمان جان کر یا کافر سمجھ کر؟

6﴾......اگر مسلمان سمجھ کر ناظم تعلیم بنایا تو اپنے حکم فتویٰ سے از خود کافر ٹھہرے‘ یا نہیں کیا اقرار ہے؟

7﴾......اگر کافر سمجھ کر ناظم تعلیم ٹھہرایا تو ایک کافر کی تعظیم کے باعث خود کافر ہوئے یا نہیں کہ کافر کی تعظیم اور احترام کرنا کفر ہے اور دارالعلوم کا ناظم تعلیم ٹھہرانے میں اسکی تعظیم وتوقیر ہے یا وہ اس کو توہین اور ذلت سمجھتے ہیں؟ ثبوت دیجئے۔

8﴾......پھر تراب الحق کو کسی مسجد کا امام ٹھہرانا عندالمفتی کفر ہے یا نہیں کیونکہ امامت میں تعظیم ہے اور کافر کی تعظیم کفر۔

9﴾......امام بنا کر تراب الحق کی اقتدا میں نماز پڑھنے والوں کا اور ان کی نمازوں کا حکم؟ کیا ان کی نمازیں باطل نہ ہوں گی؟

10﴾......پھر ان کو جلسوں میں بلانا اور واعظ ٹھہرانا‘ ان کا وعظ سننا اور احترام کرنا کفر نہ ہوگا؟

نوٹ......﴾ بحمدہ تعالیٰ یہ ہمارے اقوال نہیں بلکہ دارالعلوم امجدیہ کے مفتی کا حکم ہے جس سے ہم اب تک بے خبر تھے‘ کیا اس دور اور ہمارے معاشرے میں‘ ہے کوئی مفتی اسلام جو خوف و طمع سے بے نیاز ہو کر ان سوالات کے جوابات از روئے شریعت عطا فرمائے اور عامۃ المسلمین کو اس قہر خداوندی سے بچائے؟

علاوہ ازیں مسائل مذکورہ صدر کے کامل جوابات کتاب وسنت کی روشنی میں ائمہ وفقہاء کرام کی توضیح کے ساتھ بیان فرمائے۔

سگ بارگاہ رضا محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ و السلام علیٰ سید المرسلین و خاتم النبیین وعلیٰ الہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین امابعد قد قال اللہ تعالیٰ فی القران الحمید والفرقان المجید فاعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ إِنَّا أَرۡسَلۡنَاکَ شَاھِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِیۡراً☆لِتُؤۡمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكۡرَةً وَأَصِيۡلاً (الفتح: 8,9)

’’بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا‘ تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔‘‘ (کنزالایمان)

حاصل مقصود

یہ کہ اللہ اور اس کے رسول (محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر ایمان لائیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کریں‘ یعنی ان کی جناب میں ارفع واعلیٰ کلمات سے ان کا ذکر پاک کریں‘ پھر اللہ عزوجل کی عبادت کریں یہی ہمارا ایمان ہے۔

علمائے دین

علمائے دین متین کی بڑی شان ہے جس کی بلندی کو ہر مسلمان نہیں جانتا‘ فقیر کی کیا مجال جو ان کے حضور لب ہلائے ان کے حضور تو لب کشائی اور جرأت سوءادبی سے ناشی‘ ہاں ہاں ! کون علمائے دین وہ جن کے بارے اللہ واحد قہار فرماتا ہے :

إِنَّمَا يَخۡشَى اللَّهَ مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمَاءُ (فاطر: 28)

’’اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔‘‘

تو جو عالم دین متین ہوگا وہی اللہ واحد قہار سے ڈرے گا اور جس کے قلب میں اللہ قہار وجبار کی خشیت نہیں وہ عالم دین نہیں۔

عالم دین ہونا درس نظامی سے فراغت کا نام نہیں‘ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ فرق باطلہ میں بیشمار مولوی علماء دین سے گنے جاتے ہیں‘ مگر خشیت رب العٰلمین سے بے نیاز ہیں‘ خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے میں سعی تام کررہے ہیں‘ اور کتنے مسلمانوں کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالا ان کو بے دین وگمراہ بنادیا‘ جو آج فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اور قتل وغارت گری میں مصروف ہیں۔ العیاذ باللہ

معلوم ہوا کہ درس نظامی سے فراغت کا نام علم دین نہیں اگر اس سند درس نظامی کو علمائے دین کا علم مان لیا جائے تو آپ کو ایسے بیشمار عالم مل جائیں گے‘ کیا علمائے دیوبند اور تبلیغی‘ مودودی‘ غیر مقلد‘ اہل حدیث وغیرھم فرقوں میں جو عالم دین کہلاتے ہیں اور مفتی اور مفتی اعظم وغیرہ سے معنون ہیں ان سب کے لئے خشیت الٰہی ثابت؟ ہرگز نہیں یہ دھوکا ہے‘ پس جو خشیت الٰہی سے محروم وہ حقیقۃً دین ھدیٰ سے دور ومھجور‘ دین ھدیٰ تو اس کے حصہ میں آیا‘ جس کے قلب میں خشیت الٰہی ہے ان کے بارے میں فرمایا :

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ☆ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ

''اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو جو بے دیکھے ایمان لائیں۔''

معلوم ہوا کہ قرآن حکیم جس کو ھدی للناس فرمایا گیا اس سے ہدایت ان لوگوں نے پائی جو ڈر والے ہیں، یعنی جن کے قلوب میں خشیت الٰہی کا دریا موجزن ہے، ان ہی کو علمائے دین کہا جاتا ہے اور جو خشیت الٰہی سے دور ومہجور وہ دین کے انوار واسرار سے محروم ومطرود ہیں، چنانچہ علیم وخبیر وہاب وکریم نے مومنین متقین کو اپنی خشیت سے نوازا ان ہی نے دین متین سے حسب الحال بہرہ پایا وہی نعمت الٰہیہ سے مالا مال ہو جاتے ہیں اور دنیا ومتاع دنیا سے بے نیاز ہو کر خوف وطمع سے بالاتر ہو کر احکام دین واستحکام ایمان کی تدابیر میں مصروف رہتے ہیں۔

عزیزان گرامی! قرآن وحدیث سے مسائل شریعہ کا استنباط ہرکس وناکس کا کام نہیں، فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی توضیحات و تشریحات اور نقد وتنقیح دیکھ کر آدمی حیران و پریشان ہو جاتا ہے، محض احادیث وفقہ کی چند کتب پڑھ لینے سے آدمی فقیہ نہیں بن جاتا اور مسائل شریعہ کا استخراج کرنا فقہائے کرام علیہم الرضوان ہی کا کام ہے، جس کیلئے ہزار ہا بحار زاخرہ و جبال شاہقہ ہیں جنھیں قطع کرنے کے بعد آدمی ایک مسئلہ میں رائے دے سکتا ہے کہ یہاں حکم شرع یہ ہے۔

اولاً......﴿ تو سند حدیث واقوال رجال اور ان کے حق میں فقہاء کے اقوال سے تفتیش تام، پھر باہم ترجیح و جرح وتعدیل کے مواقعہ مختلفہ پر اطلاع تام، پھر بحالت عنعنہ معرفت مدلسین کا کامل اہتمام، خصوصاً وہ جن کی نسبت معلوم کہ ضعفا ومجروحین سے تدلیس کرتے، جیسے بقیہ بن ابواسید **کما صرح به العلماء الکرام** اسی طرح اہل اختلاط کی معرفت، اور یہ کہ کس نے اس سے قبل اختلاط اخذ کیا اور کس نے بعد الیٰ **غیر ذالک من الا مور العظام**

ثانیاً......﴿ حدیث کے طرق ومتابعات کا تتبع واستقراء کہ شذوذ ونکارت واضطراب سند یا متن پر وقوف حاصل ہو۔

ثالثاً......﴿ علل خفیہ سے بحث خامض جس پر سالہا سال سے اب کوئی قادر نظر نہیں آتا یہاں تک کہ متاخرین سے اکابر محدثین واعاظم ناقدین کا منتہائی مبلغ صرف تصحیح اسناد ہے اگر وہ صحیح کہیں بھی تو اس کے معنیٰ صرف اسقدر کہ **اسناده صحیح**۔

خیر !ان سب مدارج کو قدم راسخ سے طے کرے تو صحت حدیث پر حکم کر سکتا ہے اب ماورائے صحاح ہیں تو ان امور کی ضرورت ظاہر ہیں وہ ان میں سنن نسائی وابن ماجہ بیشک نقد وتنقیح کی محتاج کہ نہ وہ تصریحاً ترمذی کی طرح بحث کریں نہ ان سے ابوداؤد کی طرح نص منقول ہے کہ ہمارا **مسکوت علیه صالح** ہے **معهذا** تجربہ شاہد کہ ان میں بہت احادیث ضعیفہ بھی ہیں خصوصاً سنن ابن ماجہ تو فقط ان کی روایت علامت صحت نہیں، ترمذی اگر چہ بحث کر جاتے ہیں مگر فقہائے ناقدین نے تصحیح وتحسین میں انھیں تساہل کی طرف منسوب کیا اور بہت **تصحیحوں بلکہ تحسینوں** میں ان پر انتقاد فرمایا تو محقق کو وہاں بھی حاجت بحث، باقی سکوت، ابوداؤد اگر چہ انکی تصریح سے امارت صلاح ہے، مگر عندالتحقیق اس سے صرف صالح احتجاج مراد نہیں بلکہ صالح اعتبار کو بھی شامل **کما صرح به الا مام العلامة ابن حجر العسقلانی** تو ان کا سکوت صحیح وحسن پر مقصر نہ ہوا بلکہ ضعیف غیر باطل بھی اس میں داخل وہ خود اپنے رسالہ میں کہ اہل مکہ کو لکھا، فرماتے ہیں

فما کا ن من حدیث فیه و هن شدید فقد بینة صاف ظاہر ہوا کہ صرف بیان ضعف شدید کا التزام ہے اور خود امتحان ہی گواہ کہ ان کے مسکوت علیہ میں ضعاف موجود تو یہاں بھی نقد و تنقیح سے غنا مفقود' افراد مسلم میں بھی بعض احادیث متکلم فیها ہیں کما نص علیه التقاو منهم خاتم الحفاظ السیو طی

رہ گئی صحیح بخاری اس میں صحت تعالیق کا خود التزام نہیں یونہی متابعات میں تساہل اہل حدیث کا داب قدیم' تو صرف بخاری کے اصول مسندہ میں بحث و تفیش نہ سہی مگر لغزش سے محفوظ نہ رہے' مفتی شریف الحق صاحب تحریر فرماتے ہیں :

''امام بخاری سے اس کتاب میں جگہ جگہ لغزش ہوئی ہے ۔اس عنوان پر ہم جو نظیریں پیش کریں گے وہ اپنی دریافت کردہ نہیں بلکہ اکابر محدثین و ناقدین کی رائے ہوگی' امام بخاری نے سولہ سال شب و روز کی تحقیق و تنقیح کے بعد اپنی وسعت بھر اس کی کوشش کی کہ ان کی کتاب میں کوئی غیر صحیح ضعیف حدیث نہ آنے پائے اور کوئی لغزش نہ ہو' مدۃ العمر اس کی تنقیح و تہذیب کرتے رہے مگر ابی الله العصمة الا لذات و لرسوله فسبحان من لا ینسیٰ پوری کوشش کے باوجود امام بخاری سے اس کتاب میں لغزش ہو ہی گئی حتیٰ کہ علامہ حجر جیسے محقق مدقق کو بھی جنھوں نے امام بخاری پر کی گئیں تنقیدات کی جواب دہی میں اپنی ذہانت و ذکاوت کا پورا سرمایہ صرف کر ڈالا' اور یہ کہنا ہی پڑا :

''ہر تیز گھوڑے کیلئے ٹھوکر ہے ۔''

اسی لئے علامہ ابن حجر عسقلانی نے لسان المیز ان میں امام عبداللہ بن مبارک کا یہ قول نقل کیا' کون ہے جو وہم سے سلامت رہا۔ نیز امام بخاری کے استاذ یحییٰ بن معین کا یہ قول بھی ذکر کیا :

لست اعجب من یحدث فیخطی انی اعجب عن یحدث فیصیب

(لسان المیزان صـ 71' ج.1)

میں اس پر تعجب نہیں کرتا کہ کوئی حدیث بیان کرے اور خطا کر جائے مجھے اس پر تعجب ہے کہ وہ کبھی غلطی نہ کرے۔

اس قانون فطرت کے مطابق امام بخاری سے بھی لغزشیں ہوئی ہیں جن میں چند یہ ہیں۔

ضعاف سے روایت

خاری میں ایسے راویوں کی تعداد بہت ہے جو بدعقیدہ گمراہ تھے جیسے جہمی' قدری' رافضی' ناصبی' خارجی' معتزلی اس پر مستزاد یہ کہ مطعون راوی بھی کم نہیں منکر واہی اور وہمی سبھی ہیں جسے اسکی تفصیل دیکھنی ہو تو علامہ ابن حجر کا مقدمہ فتح الباری ہدی الساری کا مطالعہ کرے اگر مزید دیکھنا چاہیں تو اعلیٰحضرت امام احمد رضا قدس سرہ کا رسالہ حاجز البحرین الورقی عن جمع الصلوتین کا مطالعہ کریں جس میں غیر مقلدین اور حقیقت میں امام بخاری کے مقلدین کے شیخ اکمل میاں نذیر

حسین دہلوی کی جرح کے مطابق بخاری کے مجروح راویوں کی وافر مقدار میں نشاندہی فرمائی ہے برا ہوا اندھی طرفداری کا' ان راویوں کے بارے میں یہ کہہ دیا جاتا ہے۔ ان راویوں پر طعن دوسرے محدثین نے کئے ہیں امام بخاری کی تحقیق میں یہ سب ثقہ ہیں یہاں تک کہ یہ بھی کہہ دیا جاتا ہے کہ کسی مسلم الثبوت محدث کا کسی راوی سے روایت کرنا ہی ان کے ثقہ ہونے کی دلیل ہے مگر یہی قاعدہ احناف کے مقابلے میں یہ قاعدہ بتانے والے ہی بھول جاتے ہیں۔

لیکن بخاری کے مطعون راوی صرف اسی قسم کے نہیں کہ ان پر امام بخاری کے علاوہ دوسروں ہی نے جرح کی ہو ایسے بھی معتدبہ مقدار میں مطعون راوی ہیں جو خود امام بخاری کے طعن کے نشانہ ہیں' بخاری میں ایسے بھی مجروح راوی ہیں جن پر خود امام بخاری کی تنقید موجود ہے۔" (نزھۃ القاری : صـ90,91)

الغرض علامہ مفتی شریف الحق صاحب نے مسامحات بخاری کے عنوان میں بکثرت مسامحات بعنوان :

1......﴾ضعاف سے روایت

2......﴾مسند میں تسامح

3......﴾متن میں تسامح

4......﴾استنباط مسائل (میں تسامح) کا حال ہے

تدلیس وغیرھم' صفحہ 88 سے لیکر 104 تک نزھۃ القاری میں تحریر فرمائے ہیں' جن عبارات سے یہ ظاہر ہو گیا کہ فقہائے کرام کی نقد و تنقیح اور شرح و توضیح بے نہایت ہیں جن کا احصاء غیر ممکن ہے۔

چنانچہ فقیر نے ان مباحث کو قطع نظر کرکے دین کے مضبوط ستونوں میں سے ایک ستون کو مضبوطی سے تھام لیا ہے اور حاشیہ تقلید اپنے شانوں پر اٹھا کر ٹھیٹ مقلد ہونا پسند کیا۔

ھمارے مولیٰ پیر من دستگیر من مولیٰ الکریم فقیہ العظیم فرید الدوراں وحید القران سیدی مرشدی آل رحمٰن مصطفیٰ رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام بندہ بیدام اور سیدی سندی مولیٰ الھمام امام اھلسنت الزاھرہ موئید ملت الطاھرہ مجدد الاعظم اعلیٰحضرت عظیم البرکت الشاہ محمد احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دامن کرم میں پناہ لے لی ہے' ان کے ارشادات ہمارے واسطے حق وہدایت کی روشن دلیل ہے ؂

اب میری نگاہوں میں بھاتا نہیں کوئی
ان آنکھوں نے دیکھا ہے دربار بریلی کا

وہ مبارک محافل اور پرانوار قیل وقال' مسجد شریف کے شمال میں اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دربار پرانوار اور مومنین صالحین کی حاضری خصوصاً بعد از نماز مغرب نعت خوانی کی نورانی فضائیں' عجب سماں تھا' عجب گھڑی تھی' سحاب کرم کا سایہ فگن' رحمتوں کی بارش۔ سبحان اللہ

آج کا مولوی یا مفتی

حق فرمایا مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ قرب قیامت علم اٹھ جائے گا یہ علم کا اٹھنا قرب قیامت کی خبر دیتا ہے' میں یہ نہیں کہتا کہ علمائے دین متین نہیں۔ ہیں اور ضرور ہیں' مگر خال خال جو ہماری نگاہوں سے مستور ہیں۔ ان کا سراغ نہیں ملتا پتہ نہیں چلتا اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت فرمائے۔ آمین

مفتی ایسے بھی ہیں

جن میں ایک وسیم اختر دوم ابوبکر صاحبان حضور اکرم سید عالم خلیفۃ اللہ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کے متعلق لکھتے ہیں :

''نفس مسئلہ کے جواب سے پہلے یہ جان لیا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں کوئی ایسا لفظ بولنا جو بے ادبی اور گستاخی میں صریح ہو یعنی اس لفظ کے کہنے سے فوراً ہر خاص وعام کا ذہن اس غلط معنی کی طرف جائے۔''

معلوم ہوا کہ ان مفتی صاحبان کے سامنے جب فحش گالیاں دی جائیں تو ان کی سمجھ میں گستاخی آئے' کیونکہ فحش گالی کو ہر خاص وعام گستاخی اور بے ادبی سمجھتا ہے۔ جس مفتی کے فہم وفراست کا یہ عالم ہو تو دین کا خدا ہی حافظ ہے' چنانچہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا کہ :

''جب کام نااہل کے سپرد ہو تو قیامت کا راستہ دیکھ۔''

اخرجه البخاری عن ابی هریره رضی اللہ تعالیٰ عنه

ایسے فتووں پر عمل تو کجا پڑھنا بھی گناہ ہے' خدا جانے کہاں کوئی بات دل میں چبھ جائے اور ایمان بھی (معاذ اللہ) ہاتھ سے جائے۔

مفتی ضیاء المصطفیٰ صاحب مبارکپوری سے پہلی ملاقات

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خون نکلا

مفتی ضیاء المصطفیٰ صاحب کی جناب میں چند معروضات

﴿1﴾...... مفتی صاحب! اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا إِن جَاءَ كُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيْبُوا قَوْماً بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِيْنَ (الحجرات6)

''اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو کہ کہیں کسی قوم کو بے جانے' ایذا دے بیٹھو پھر اپنے کئے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔'' (کنزالایمان)

کیا آپ نے اس ارشاد رب العلمین کے مطابق کوئی تحقیق فرمائی؟

﴿2﴾......اگر آپ کہیں کہ سائل کے فاسق ہونیکی کیا دلیل ہے؟ تو ہم عرض کریں گے کہ اس کے ثقہ ہونیکا کیا ثبوت ہے؟

﴿3﴾......اگر سائل نیک صالح تھا تو اس کا نام اور سوال کو کیوں پوشیدہ رکھا گیا؟

﴿4﴾......فتویٰ حسب الارشاد تحریر فرمایا' مگر نہ سوال کا نشان اور نہ سائل کا نام کچھ تو ہے جس کی راز داری ہے!

﴿5﴾......آپ نے یہ کیسے جان لیا کہ اس مسئلہ کی ابتداء اور اصل کیونکر وجود میں آئی؟

﴿6﴾......اگر لفظ سسر و داماد پر اعتراض کا نام کفر ہے تو یہ کفر کس نے کیا؟

﴿7﴾......وہ یہ ہے کہ پروفیسر ریاض احمد کی اس تقریر میں جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ صاحب تشریف رکھتے تھے انھوں نے اس تقریر کو ٹیپ بھی کیا۔

﴿8﴾......جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ صاحب نے بروقت کوئی اعتراض بھی نہ کیا۔

﴿9﴾......کئی روز کے بعد جب پروفیسر ریاض ''ایوان قادری'' پر ملاقات کیلئے آئے تو وہاں جناب عرفان اللہ صاحب انصاری اور حافظ ضیاء المصطفیٰ صاحب دونوں ہی تشریف رکھتے تھے اور ان لوگوں کی مقرر ریاض احمد سے دوستی اور محبت بھی تھی' بر بنائے اصلاح احوال جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ صاحب جو علامہ عبد المصطفیٰ صاحب الازہری کے پوتے ہیں' انھوں نے پروفیسر کی توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ :

''آپ نے اپنی تقریر میں (معاذ اللہ) داماد رسول استعمال کیا ہے۔''

اولاً تو پروفیسر صاحب نے انکار کیا کیونکہ مسئلہ سے واقف تھے فرمایا کہ :

''آپ کے سننے میں فرق آیا ہوگا۔''

اس پر جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ صاحب نے ان کی کیسٹ لگا کر تقریر سنادی جس کو سنتے ہی پروفیسر ریاض احمد صاحب نے جناب عرفان اللہ انصاری اور جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ کے سامنے توبہ کی' اور کہا :

''مجھ سے غلطی ہوئی میں توبہ کرتا ہوں۔''

﴿10﴾......اگر اس توبہ کرانے کا نام کفر ہے تو (معاذ اللہ) جناب عرفان اللہ انصاری اور جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ صاحبان مورد الزام ہوتے ہیں۔

﴿11﴾......اگر آپ کو مزید تحقیق مطلوب ہو تو جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ سے تصویب فرمالیں۔

﴿12﴾......کچھ مدت کے بعد پروفیسر نے اس مسئلہ کو مفتی منظور فیضی سے دریافت کیا انھوں نے تائید کردی۔

﴿13﴾......مفتی منظور احمد فیضی کی تائید اور حمایت حاصل ہونے پر پروفیسر نے عرفان اللہ صاحب کو فون کیا اور کہا کہ :

''آج میں نے فون اس لئے کیا کہ آپ اللہ تبارک وتعالیٰ کے یہاں میرے گواہ ہوں گے کہ میں نے آپ اور ضیاء بھائی کے سامنے داماد کے عنوان پر توبہ کی تھی اور میں آج بھی اپنی توبہ پر قائم ہوں اب میرے پاس ایک فتویٰ آیا اور اس میں ایسا کہنے پر کفر کے اطلاق کا رد کیا کہ یہ کہنا کفر نہیں۔ دیکھئے انصاری صاحب اگر کفر نہیں تو اسلام ہوا اور اسلام کو کفر کہنا؟ یاد رکھئے کہ میں مفتی صاحب کو کافر نہیں کہہ رہا ہوں۔ ہاں خدشہ ہے کہ کفر کہاں پلٹا۔''

﴾14﴿......مولوی منظور احمد فیضی کی تائید وحمایت کے بعد پروفیسر ریاض اور اس کا لڑکا اپنے علاقہ کے عوام میں یہ کہتے پھرتے کہ :

''(معاذ اللہ) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو داما دوسر کہنا بلاشبہ جائز ہے'' پھر کہتے ''اب کفر کس پر پلٹا؟''

﴾15﴿......ایک مدت تک یہ لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرتے رہے اور لوگوں میں یہ بکواس کرتے رہے اور پھر کہتے کہ کفر کس پر پلٹا۔

﴾16﴿......اگر کفر پلٹنے سے مراد وہ فقہاء کرام ہیں جنھوں نے تکفیر فرمائی (معاذ اللہ) ان کو......اور اگر وہ نہیں تو جس نے توبہ کرائی وہ جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ صاحب علامہ عبد المصطفیٰ الازہری کے پوتے اور جناب عرفان اللہ صاحب انصاری ہیں (معاذ اللہ) ان پر یہ الزام آتا ہے' فقیر کا اس امر سے کوئی علاقہ نہیں البتہ فتاویٰ رضویہ شریف کی عبارت بتادی تھی' جس کی وجہ سے یہ لوگ اعتراض کرتے تھے' جن میں پروفیسر ریاض اور ان کا لڑکا اور ان کے ساتھی۔

﴾17﴿......ان لوگوں کی گستاخی پر فقیر نے دل برداشتہ ہو کر پروفیسر ریاض سے قطع تعلق کرلیا۔

﴾18﴿......مسئلہ تو یہ ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ :

''کسی مسلمان کو معاذ اللہ کافر کہنے والا اگر وہ کافر نہیں ہے تو کہنے والا خود کافر ہو جائیگا۔''

﴾19﴿......جن بد مذہبوں اور گستاخوں کی فقہائے کرام نے تکفیر فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ :

''وہ کافر ہیں اور فرمایا کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔''

تو کون سا مسلمان ہوگا جو ان کے کفر میں شک کرے گا یا مسلمان کہہ کر (معاذ اللہ) خود کافر بنے گا۔ **العیاذ باللہ تعالیٰ**

﴾20﴿......فقیر کے نزدیک :

''اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کا کافر ہونا چاہے قبل ازیں کہ وہ مسلمان کافر ہو یا نہ ہو' مگر یہ کفر کا چاہنے والا' اسی وقت کافر ہو جائے گا۔ **العیاذ باللہ تعالیٰ**''

﴾21﴿......مولوی منظور فیضی نے پروفیسر کی حمایت میں فتویٰ دیا تھا' چنانچہ مفتیان دار العلوم امجدیہ اور مولویان انوار قادریہ سب متحد ہو گئے۔

﴾22﴿......من بعد پیہم کئی مرتبہ دعوت مناظرہ آئی کہ سید یوسف علی صاحب کے مکان پر آجائیں یا مولوی الطاف صاحب کے مکان پر آجائیں۔

﴾23﴿......جب فقیر نے کہیں جانا گوارا نہ کیا تو پورا دار العلوم امجدیہ کا دار الافتاء اور مفتی صاحبان بمع ناظم تعلیم اور مولوی انوار قادریہ فقیر کی رہائش گاہ پر تشریف لائے۔

﴾24﴿......یہ امر محتاج بیان نہیں کہ حاجت مند حاجت روا کے پاس' مستفتی مفتی کے پاس اور فتویٰ لینے دار الافتاء میں جاتا ہے' تعجب ہے کہ دار الافتاء باہر جارہا ہے آخر یہ کیوں؟ اور ساتھ میں متعدد ضخیم کتب۔

﴾25﴿......متعدد کتب پیش کرنے کے باوجود ثبوت بہم نہ پہنچا سکے تو مجبوراً صدر شریعہ بدر طریقہ مولانا امجد علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

کتاب بہار شریعت حصہ دوم کی نوساختہ عبارت پیش کی' فقیر چونکہ صدر شریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عقیدت رکھتا اور اعتماد کرتا ہے' بلا تامل سر جھکا دیا اور خاموشی اختیار کی۔

26﴾......بعد از تحقیق معلوم ہوا کہ پیش کردہ عبارت بہار شریعت حضرت صدر شریعہ کی نہ تھی، جعلی تھی۔

27﴾......اس حادثہ فاجعہ کی بنا پر فقیر نے قلم اٹھایا اور رسالہ نبی الانبیاء حبیب کبریا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) وجود میں آیا۔

28﴾......رسالہ نبی الانبیاء حبیب کبریا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تو درمیان کی ایک کڑی ہے جس میں نہ حال اول نہ صورت آخر۔

29﴾......اس رسالہ کی اشاعت کے بعد ایک اور فتنہ سامنے آیا اور ایک عظیم راز فاش ہوا جس کو ضمیمہ عظیمہ میں بیان کیا وہ فتنہ جو ابتک مستور تھا وہ یہ ہے :

30﴾......مفتی عطاء المصطفیٰ سے کسی سائل فرحان قادری نے سوال کیا اور پوچھا کہ

''اگر کوئی یہ لکھ دے کہ ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقہ کو کافر اور اس کے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں۔''

31﴾......''اور یہ کہ انتظامیہ کو چاہئے کہ وہ ایسے اجتماعات منعقد کرائے جن سے تمام مکاتب فکر کے علماء بیک وقت خطاب کر کے ملی یکجہتی کا عملی مظاہرہ کریں۔''

32﴾......''اور یہ کہ مختلف مکاتب فکر کے معتقدات اور مشترکہ عقائد کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کا اہتمام کیا جائے۔''

33﴾......''ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے یہ سنی ہے یا نہیں ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے' قرآن و حدیث اور اکابر اہلسنت بالخصوص سیدی اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ سائل فرحان رضا قادری''

34﴾......اس سوال کے جواب میں مفتی عطاء المصطفیٰ نے مختلف مذاہب باطلہ کے مختصراً عقائد بیان کرتے ہوئے لکھا کہ :

''اس وقت کے سنی علمائے حرمین شریفین کے پاس ان کے یہ عقیدے لکھ کر بھیجے گئے اس پر علمائے حرمین، مصر، شام، عراق اور فلسطین کے علماء نے جواب دیا یہ عقیدے رکھنے والے کافر ہیں اور جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے (پھر چند احادیث ذکر کیں پھر لکھا) انھیں وجوہات کی بنا پر دیوبندیوں، وہابیوں کو گستاخ رسول کہا جاتا ہے اور ان کی گستاخیوں کے باعث اس وقت کے علمائے حرمین نے ان گستاخی کرنے والوں اور ان کی تائید کرنے والوں اور ان کو صحیح ماننے والوں کو بھی دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا لہٰذا ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی اور اگر ان کے عقائد سے مطلع ہونے کے باوجود ان کو مسلمان سمجھتا ہے وہ خود مسلمان نہیں کیونکہ علمائے عرب و عجم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر لہٰذا مذکورہ بالا عقیدہ رکھنے والا شخص مسلمان نہیں ہوسکتا' ایسے عقائد رکھنے والا یا ان کو صحیح جاننے والا امام جو اوپر لکھے گئے خواہ وہ کسی مصلے پر امامت کرے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی' ایسا امام کسی بھی مسجد کا امام ہو

خواہ وہ مسجد نبوی شریف ہو یا مکہ شریف میں مسجد الحرام شریف کا امام ہو' خواہ وہ جامعہ ازہر شریف کا امام ہو۔ ملخصاً

﴿35﴾......اسی کے ساتھ ایک عہد نامہ مسمّٰی 'ضابطہ اخلاق' جس پر یہی عبارت مذکورہ تحریر تھی جو سوال میں پوچھی گئی تھی مکتوب میں تراب الحق اور علماد یوبند' شیعہ' غیر مقلدین کے دستخط ثبت تھے۔ جس کو ہم نے اجمالاً اپنی کتاب ضمیمہ عظیمہ میں نقل کیا۔

﴿36﴾......یہ سوال تراب الحق کے بارے میں تھا' مفتی عطاء المصطفیٰ نے تراب الحق صاحب کی تکفیر کی۔

﴿37﴾......فتویٰ میں رسالہ ''نبی الا نبیاء'' کا ذکر موجود مگر اس کے متعلق کوئی حکم نہ لگایا گیا۔ آخر کیوں اعراض کیا گیا؟

﴿38﴾......تراب الحق کی تکفیر کے فتویٰ سے اغماض کر کے سسر اور داماد کے مسئلہ کو اچھالا گیا۔

﴿39﴾......یہ شرعی فتویٰ ہرگز نہیں ہوسکتا بلکہ پروانہ جانبداری اور حمایتی خط تو ہوسکتا ہے۔

﴿40﴾......عطاء المصطفیٰ نے تراب الحق کی تکفیر کی پھر ان کو تعظیم وتوقیر کے ساتھ ناظم تعلیم بنایا۔

﴿41﴾......اب سوال یہ ہے کہ عطاء المصطفیٰ نے فتویٰ میں تراب الحق کو اسلام سے خارج قرار دیا اور لکھا:

''جو ان کو مسلمان سمجھے وہ بھی کافر۔''

دریافت طلب یہ امر ہے کہ ان کو جو ناظم تعلیم بنایا تو مسلمان سمجھ کر یا کافر جانتے ہوئے ناظم تعلیم بنایا؟

﴿42﴾......اگر مسلمان سمجھ کر ناظم تعلیم بنایا ہے تو بقلم خود کافر کو مسلمان سمجھ کر کافر ہوئے؟

﴿43﴾......اور اگر کافر سمجھ کر ناظم تعلیم بنایا تو اس میں اسکی تعظیم' اور کافر کی تعظیم کرنا بھی کفر ہے۔

﴿44﴾......اس امر کی مزید تصدیق منظور خاطر ہو تو علامہ محمد حسن صاحب حقانی سے فرما لیجئے۔

﴿45﴾......علاوہ ازیں تراب الحق نے ان امور کا اقرار از خود لانڈھی کے جلسہ عام میں کیا جسکا بیان آگے آتا ہے۔

﴿46﴾......مفتی صاحب ان امور مذکورہ کا حکم ازروئے شریعت بیان فرمائیں۔ بینوا توجروا

﴿47﴾......یاد رہے کہ پروفیسر ریاض جو کہ عالم دین بھی ہیں واعظ ہیں' اور تقریر بھی کرتے ہیں جاہل نہیں۔

﴿48﴾......یہ بات بھی واضح رہے کہ پروفیسر ریاض سے توبہ جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ نے جناب عرفان اللہ انصاری صاحب کی موجودگی میں کرائی۔

﴿49﴾......توبہ کی حقیقی کیفیت سے فقیر ناواقف کہ توبہ بر بنائے گناہ کی یا تجدید ایمان کے ساتھ۔ واللہ اعلم بالصواب

﴿50﴾......توبہ کے بعد مفتیوں نے فریب دیا اور اس کی بیجا حمایت کر کے ضدی اور ہٹ دھرم بنا دیا۔

﴿51﴾......پروفیسر نے توبہ کو گناہ اور عار سمجھا اور ضد اور ہٹ دھرمی میں باپ بیٹے دونوں گستاخی پر مصر ہوئے۔

﴿52﴾......شقاوت میں اس درجہ بڑھے کہ بستی کے عوام کے سامنے بکواس کرتے اور کہتے' حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) سسر اور داماد کہنا بلاشبہ جائز اور پھر کہتے کہ اب یہ کفر کس پر پلٹا' مدت تک اسکا چرچا کیا۔

﴿53﴾......پروفیسر کی حمایت میں دارالعلوم امجدیہ کے مفتی اور انوار قادریہ کے مولوی صاحبان آگئے اور ان کی سربراہی تراب الحق صاحب

فرمارہے ہیں اوراب تک ان ہی کے ساتھ ہیں۔

﴿54﴾......ایک مدت مدیدوعرصہ بعید سے فقیرکوتراب الحق صاحب سے علاقہ مؤدت ومحبت رہا ہے۔جس کی بناپر فقیرکوسخت رنج والم ہوا' جب سے پیہم یہ سعی کرتارہا کہ وہ اس ظلمت وشقاوت سے محفوظ ہوجائیں۔

﴿55﴾......اگرچہ تراب الحق اوران کے ساتھی فقیرکواپنادشمن گردانیں اورعداوت جانیں' مگرفقیرکوبحمدہ تعالیٰ نہ دشمنی ہے نہ عداوت' معاملہ کفرواسلام کاہے' کہ :

''سرکارابدقرارصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کفرہےاوران کاذکرارفع واعلیٰ کلمات سے کرناواجب۔''

﴿56﴾......ایسی صورت میں تمام اعمال اکارت کما قال تعالیٰ :

مَن یَکْفُرْ بِالْإِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ

﴿57﴾......پس ایسے لوگوں کی عبادات خواہ نماز پڑھنااور پڑھاناسب وبال جان بلکہ امامت کرنااورنمازپڑھانے میں'جن لوگوں نے ان کے پیچھے نمازیں پڑھیں وہ سب برباداوران کی نمازوں کابار ان کی جان پر'اس قبیل سے جوبھی عمل کریگاعذاب میں گرفتار ہوگا۔

﴿58﴾......فقیرکی تمام ترسعی کاملہ اورتدابیر عاملہ اسی امرپرمحمول ومعمول رہیں۔

﴿59﴾......کاش اللہ عزوجل ہدایت دےاورگمراہ گروں کےفریب سے بچائے سیدھی راہ چلائے۔

﴿60﴾......تراب الحق صاحب کی یہ صورت حال ہرگز نہ تھی فقیر سے ملاقات کے بعد طمانیت قلب کے ساتھ تشریف لے گئے۔

﴿61﴾......مگر براہوشیطان مردودکا' کہ اس نے بڑے بڑے عبادت گزاروں کوگمراہ کردیا' تراب الحق کی اس کجروی میں ان کے نام نہاد یارومددگارمفتیوں نے ان کو ہلاکت میں ڈال دیا۔اللہ رحمٰن ورحیم' رحم فرمائے آمین!

فقیر بینواحقیر پرخطاصمیم قلب سے دعا کرتا ہے کہ اے اللہ غفوررحیم اپنے فضل محض سے سب مسلمانوں کواپنے حبیب لبیب احمدمجتبیٰ محمدمصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی علی وجہ الکمال محبت عطافرمائے محبت بربنائے عظمت ہے' جس کے قلب میں جتنی محبت ہے' اتنی ہی عقیدت وعظمت ہے اوریہی علامت ایمان بلکہ ایمان کی جان۔مولیٰ عزوجل ہماری ان دعاؤں کوشرف قبولیت بخشے۔

آمین بجاہ نبیک سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

تراب الحق صاحب کی تقریر کے چند گوشے

1......﴿تراب الحق صاحب خطاب کرتے ہوئے اثنائے تقریر میں فرماتے ہیں :

''ایک مقرر نے اپنے جلسے میں یہ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت بتاتے ہوئے یا حضرت علی کی سیرت بیان کرتے ہوئے شیرخدا ہیں،صحابی رسول ہیں اورداماد رسول (معاذاللہ) ہیں جب یہ لفظ کہا گیا کہ کسی نے فتویٰ داغ دیا کہ

حضرت علی یا حضرت عثمان کو (معاذ اللہ) داماد رسول کہنا کفر ہے (معاذ اللہ) یعنی ایسا کہنے والا مرتد اور کافر بے ایمان ہو جائیگا کہ واجب القتل ہے اور اسکی توبہ بھی قبول نہیں ہوگی۔" (تقریری کیسٹ 28/دسمبر 2002ء)

گویا اپنے زعم باطل میں ایک واقعہ گزشتہ بیان کر رہا ہے انداز بیان غمازی کر رہا ہے کہ مقرر بیچارہ بے علم ہے اس کو معلوم ہی نہیں کہ مقرر جلسہ میں کیا تقریر کر رہا ہے؟ جب علم ہی نہ تھا تو کسی مسلمان پر بہتان لگانا کیا تمہارے دین میں شرط اول ہے؟ کہ کذب وافتراء سے کام لیا اور مسلمانوں کو بدنام کرنا ہی تم پر فرض عین ہے۔

برادران اہلسنت!

تراب الحق جس مقرر کا خطبہ پڑھ رہے ہیں اور اسکی مدح سرائی کا ترانہ گا رہے ہیں وہ مقرر تو اس جلسہ میں اس کے پہلو میں براجمان ہے نہ تو اس سے معلوم کیا کہ تو نے اپنی تقریر میں کیا بیان کیا؟ اور نہ اس مقرر ہی نے جرأت کی کہ شاہ صاحب میں نے اپنی تقریر میں یہ بیان ہی نہ کیا بلکہ اپنے بیان کی وضاحت کرتا، تا کہ کذب لازم نہ آتا۔

2...... فقیر کو اس مقرر کی تقریر کا کچھ پتا نہ تھا چنانچہ عزیزی حافظ ضیاء المصطفیٰ جو علامہ عبدالمصطفیٰ الازھری کے پوتے ہیں ان سے رابطہ کیا اور پے در پے گزارشات کے بعد مورخہ 17/ذی الحجہ 1423ھ مطابق 19/فروری 2003ء کو اس مقرر کے بیان کا ایک جز جو موضوع تقریر "اب الحق ہے" میسر آیا، بحمدہٖ قلم اٹھایا۔ وہ مقرر اپنی تقریر میں کہتا ہے:

"وتعمل صالحا نو تھا اجر ھا مرتین کہ ازواج مطہرات جو عمل کریں گی عمل کا ثواب ڈبل ملے گا جتنا ثواب شیر خدا داماد مصطفیٰ (معاذ اللہ) علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جس نیکی پر ملے گا ازواج مطہرات کو ڈبل ملے گا صدیق اکبر جو نبیوں کے بعد سب سے بڑے مسلمان ہیں، ذریت آدم میں ساری امتوں میں وہ پانچ نمازیں پڑھ کر پچاس لکھواتے ہیں اور ازواج مطہرات پانچ پڑھتی ہیں سو لکھی جاتی ہیں کیوں کہ اللہ فرماتا ہے وتعمل صالحا نوتھا اجر ھا مرتین تمہارے عمل کو ہم مرتین لکھتے ہیں ڈبل جتنا لکھا جاتا ہے۔" (معرفت ضیاء المصطفیٰ)

ہے کوئی مومن مجاہد! جو اس گروہ جدید اور اسکے علمبرداروں سے پوچھے کہ کیا تمہارے دین کی بنیاد دروغ گوئی اور فتنہ جوئی پر ہے، وہ دیکھو تمہارا امام اعظم اور موسس ومعلم تو کہتا ہے کہ:

"ایک مقرر نے اپنے جلسے میں یہ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت بتاتے ہوئے یا حضرت علی کی سیرت بیان کرتے ہوئے شیر خدا صحابی رسول ہیں اور (معاذ اللہ) داماد رسول ہیں جب یہ لفظ کہا گیا کہ کسی نے فتویٰ داغ دیا............الخ۔"

یہاں پر کذب وافترا سے کام لیا اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ جھوٹ بولنا حرام ہے پھر دین اسلام میں جھوٹ اللہ واحد وقہار فرماتا ہے لعنة

اللہ علی الکٰذبین

اس کے کذب وافترا کی دلیل میں اس مقرر کا بیان غور سے ملاحظہ فرمائیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے وہ مقرر جسکی مدح ان کا امام اعظم کر رہا ہے اسکی حمایت ومحبت میں دین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دست برداری اور خائن ترابی کی حمایت کا بیڑا اٹھایا ہے۔

وہی امام مقرر جو جماعت جدید کا امام ثانی ' معروف ترابی جسکی نشانی نے جلسہ مذکورہ میں ترابی دین کو ترجیح دے کر خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تبرا پڑھا ' مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو معاذ اللہ داماد رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور ایمان کی جان خلفائے راشدین خصوصاً سیدنا امیر المومنین امام المتقین ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہم پر تبرا ' تو اس دین ترابی کے امام ثانی کی تقریر میں موجود و مذکور ہیں ' لفظ داماد تو ظاہر اور واضح ہے ' سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کہا کہ :

''وہ سب سے بڑے مسلمان .... وہ پانچ نمازیں پڑھ کر پچاس لکھواتے ہیں اور ازواج مطہرات پانچ پڑھتی ہیں سو لکھی جاتی ہیں۔''

چونکہ یہ جلسہ مسلمانوں میں تھا اس لئے کھل کر تبرا تام نہ کر سکتا تھا تو مسلمانوں کے خوف سے ازواج مطہرات کو ڈھال بنا کر سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے اسی ذکر پر اکتفا کیا اور اپنے دین کا کام انجام دیا۔

سیدنا امیر المومنین امام المتقین ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کہتا ہے :

''صدیق اکبر جو نبیوں کے بعد سب سے بڑے مسلمان وہ پانچ نمازیں پڑھ کر پچاس لکھواتے ہیں اور ازواج مطہرات پانچ پڑھتی ہیں سو لکھی جاتی ہیں ...... الخ۔''

اس میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کی۔ ان کو سب سے بڑا مسلمان کہا اور مومن تک نہ کہا ' اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومن کو یا ایھاالذین اٰمنوا سے خطاب فرمایا اور یاایھا الذین مسلمون فرما کر مسلمان کو کہیں بھی خطاب نہ فرمایا۔

3...... ﴿قرآن کریم کی اس آیت کریمہ میں مومن اور مسلم کے فرق کو نہایت عمدگی سے واضح فرما دیا۔ کما قال تعالیٰ :

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ

(الحجرات : 14)

''گنوار بولے ہم ایمان لائے تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے یوں کہو اسلمنا (مسلمان) کہ ہم مطیع ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا۔''

اس آیت کریمہ سے مومن اور مسلمان کا فرق ظاہر ' کلمہ 'مسلمان' اسلام سے ماخوذ جس کا مطلب الاسلام گردن نہادن بطاعت اسی لئے فرمایا گیا کہ تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے یوں کہوں اسلمنا گردن رکھدی مطیع ہوگئے ' ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل بھی نہیں ہوا۔

حضرت شیخ محقق عبدالحق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الاسلام ان نشھدان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ کے تحت فرماتے ہیں:

''(ترجمہ)اسلام ظاہری اعمال (مثلاً نماز' روزہ' زکوٰۃ وغیرہ) کا نام ہے اور ایمان نام ہے اعتقاد باطن کا اور اسلام و ایمان کے مجموعہ کا نام دین ہے۔'' (اشعۃ اللمعات' جلد اول : ص38)

4......﴾ کہتا ہے کہ :

''صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانچ نمازیں پڑھیں پچاس نمازوں کا ثواب پائیں۔''

یہ صریح گستاخی اور سخت توہین ہے' اللہ تعالیٰ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ارشاد فرماتا ہے :

وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى (و الیل : 17)

''اور بہت اس (دوزخ) سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیز گار ہے۔''

گویا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اتقیٰ' فرمایا جارہا ہے اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا گیا:

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (الحجرات: 13)

''بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ (ہے) جو تم میں اتقیٰ زیادہ پرہیز گار ہے۔''

معلوم ہوا کہ مومنین میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے زیادہ (اتقیٰ) عزت والے اور پرہیز گار متقی ہیں' ان کی مثل کوئی مومن نہیں چنانچہ ان ہی کو صدیق اکبر کہا جاتا ہے صدیق تو بکثرت ہیں مگر صدیق اکبر مومنین یعنی امت میں ان کے سوا کوئی نہیں۔

یہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں سراپا گستاخی اور توہین ہے' یہی تبرا ترابی ایمان کی جان ہے' اور ترابیوں کی پہچان ہے' مسلمانوں کو ان لوگوں سے پرہیز کرنا اور دور و نفور رہنا چاہئے۔

5......﴾۔ تراب الحق صاحب کو اللہ واحد و قہار کا بھی خوف نہیں کہتے ہیں کہ :

''جلسہ میں جب یہ کہا گیا کہ کسی نے فتویٰ داغ دیا کہ حضرت علی یا حضرت عثمان کو داماد کہنا کفر ہے معاذ اللہ......الخ۔''

(تقریری کیسٹ 28/ دسمبر 2002ء)

تو از روئے ایمان اللہ واحد و قہار کو' کہ وہ علیم و خبیر ہے شاہد بنا کر ہی ثابت کردو کہ وہ جس پر فتویٰ داغ دینے کا افتراء کیا' وہ اس جلسہ میں موجود بھی تھا؟ جب موجود ہی نہ تھا' نہ اسے کوئی خبر' اور نہ اس نے کبھی کوئی فتویٰ دیا تو اس کا ''داغ دیا'' کا جملہ کتنا صریح بہتان ہے۔

اس امر سے معلوم ہوتا ہے کہ عذاب الٰہی کو دعوت دے رہے ہیں' نیز فقیر کی کسی تحریر سے ثابت کریں جس میں یہ عبارت کہ حضرت علی یا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو داماد کہنا کفر ہے۔ اس سے محسوس ہوتا ہے کہ کسی مسلمان پر بہتان لگانا ہی ان کے دین میں شرط اول ہے' چونکہ جلسہ میں موجود اس خائن مقرر سے جو کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی کرنے کا بھی مرتکب ہوا' نہیں پوچھا جا رہا بلکہ اس شخص پر بہتان لگایا جا رہا ہے جو اس جلسہ میں موجود ہی نہ تھا۔

مزید تراب الحق صاحب فرماتے ہیں :

''اب سنئے یہ ہے ضابطہ اخلاق کی کاپی' اس کا جو سب سے بڑا اختلاف ہے وہ اس میں ہے وہ یہ ہے دوسری شق' ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقے کو کافر اس کے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں اب اگر کوئی بجائے گلی میں شور مچانے کے مجھ سے پوچھے کہ بھئی کیا آپ سب کو مسلمان سمجھتے ہیں سب سے پہلے تو یہ مسئلہ ذہن میں رکھئے کہ مسلمانوں کا مسلمہ فرقہ ہے' یہ حکومت کی نظر میں ہوگا ہماری نظر میں تو کوئی ہم مسلمان جانتے ہیں اسی طرح بوہری ایک فرقہ ہے مسلمانوں لیکن یہ مسلمہ اسلامی فرقہ نہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے وہ شیعہ جو قرآن مجید کو مکمل نہیں جانتے یا صحابہ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں کیا وہ مسلمانوں کا مسلمہ اسلامی فرقہ ہے۔''

(تقریری کیسٹ 28/ دسمبر 2002ء)

اس ضابطہ اخلاق سے ہمارا کوئی علاقہ ہی نہ تھا ہم نے صرف اصلاح مسلمین کی خاطر چند آیات کریمہ سے اس کو واضح کر دیا تھا مگر یہ کہ اس سے پوچھا جاتا جس نے اس ضابطہ کو ظہور بخشا' بجائے اسکے ہم سے انکوائری ہورہی ہے لہٰذا جواباً عرض ہے کہ ان کا یہ کہنا کہ :

''شور مچانے کے بجائے مجھ سے پوچھے کہ بھئی کیا آپ سب کو مسلمان سمجھتے ہیں سب سے پہلے تو یہ مسئلہ ذہن میں رکھئے کہ مسلمانوں کا مسلمہ فرقہ ہے یہ حکومت کی نظر میں ہوگا ہماری نظر میں تو کوئی ہم مسلمان جانتے ہیں (یہ جملہ مجہول ہے خلاف معروف کے) اسی طرح بوہری ایک فرقہ ہے مسلمانوں کا لیکن یہ مسلمہ اسلامی فرقہ نہیں جو حضور علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرے وہ شیعہ جو قرآن مجید کو مکمل نہیں جانتے یا صحابہ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں کیا وہ مسلمانوں کا مسلمہ فرقہ ہے۔''

معلوم ہوا کہ انکے نزدیک بوہرے اور شیعہ مسلمہ اسلامی فرقے نہیں' اسکے علاوہ نیچری' خاکسار' احراری' چکڑالوی' خوجہ' آغاخانی' بابی' بہائی' خارجی' معتزلی' دیوبندی' تبلیغی' جماعت اسلامی' غیر مقلد' جماعت المسلمین وغیرہم مسلمہ اسلامی فرقے ہیں؟ اگر کہئے کہ نہیں تو یہ بتایئے کہ مسلمانوں میں کون سے مسلمہ اسلامی فرقے ہیں ان امور پر دارالعلوم امجدیہ سے فتویٰ جاری ہوچکا ہے اگر انکے ذہن میں نہ ہو تو کسی سے منگوا کر مطالعہ فرمالیں۔ مفتیان امجدیہ نے اس پر تکفیر کا فتویٰ جاری کیا ہے' علاوہ ازیں عبارت مذکورہ فتاویٰ رضویہ شریف جلد ششم سے یہ واضح ہوگیا ہے کہ :

''جو کوئی بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرے اگرچہ وہ نشہ میں ہو' کافر ہو جائیگا اور اسکی بیوی اسکے نکاح سے نکل جائیگی۔''

غور طلب یہ امر ہے کہ جسکی بیوی نکاح میں تھی وہ نکاح سے باہر ہوگئی نکاح سے نکل گئی' وہ شخص جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گستاخ ہوا تو حکم کفر اس پر واضح اگر اسکی بیوی نہ ہو اور وہ اپنا نکاح حالت کفر میں کسی عورت سے کرے تو کیا اسکا نکاح ہوجائیگا؟ فقہائے کرام فرماتے ہیں :

''اسکا نکاح ہرگز نہ ہوگا بلکہ اسکے نکاح میں جو بھی مسلمان شریک ہوگا یا اسکے ولیمہ میں شرکت کریگا یا اسکو مبارکباد دے گا ان سب لوگوں کی بیویاں بھی انکے نکاح سے نکل جائیں گی ان پر تجدید ایمان اور تجدید نکاح لازم آئیگی۔''

سنانے چلے ہم انہیں قصہ غم
بہت دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر

تراب الحق صاحب فرماتے ہیں :

''ہم اس امام کے ماننے والے ہیں کہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو دربار میں کھڑے ہوئے ایک شخص نے حسد کے طور پر کہا ابو حنیفہ خدا سے ڈر خدا سے ڈر' امام ابو حنیفہ نے گردن نیچی کر لی' چہرے کا رنگ سرخ ہو گیا' آنسو نکلنے لگ گئے اور اس کے چہرہ اٹھا کر کے کہا' میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں (چند مثالی کلمات کے بعد) مگر سخت غمگین ہو کر کہنے لگے تمہارا شکریہ واقعی آدمی کو اپنے علم و عمل پر اگر گھمنڈ ہونے لگ جائے تو ضرورت ہوتی ہے کہ کوئی اسے خوف خدا یاد دلائے ۔دیکھا آپ نے کس قدر اخلاص اگر کوئی مجھ پر کفر کا فتویٰ لگا تا ہے تو میں آپ کے سامنے پڑھتا ہوں لا الـــــہ الا اللہ محمد رسول اللہ بتائیے کیا اب تو مسلمان ہوں نا اب کیا اختلاف ہے اب تو اطمینان قلب سب پر واضح ہے اب سب کو مان لینا چاہیے۔'' (تقریری کیسٹ 28 دسمبر 2002ء)

خوب امیدیں بندھیں لیکن ہوئیں حرماں نصیب
بدلیاں اٹھیں مگر بجلی گرانے کیلئے

کون ہے؟ جو شاہ تراب الحق سے پوچھے ایک طرف شاہ ہے دوسری جانب نیاز منداں' پھر ایک حکومت کی قوت کے ساتھ ہے مقابل میں غریب و نادار ہے اگر کوئی مسلمان ہمت کرے اور پوچھے۔

اول ......﴾ شاہ صاحب آپ کو کس نے کافر کہا ہے؟

دوم ......﴾ اگر کہا ہے تو آپ کے گھر والوں دار العلوم امجدیہ کے شہہ سواروں نے کہا اور شہرت بھی کی' خدا جانے تشہیر کفر میں کس کس کا ہاتھ ہے کہ تکفیر عام ہو گئی جس کا تذکرہ آپ یہاں نیاز مندوں سے کر رہے ہیں۔

ســـوم ......﴾ جب آپ مسلمان ہیں اور کامل یقین رکھتے ہیں کہ مسلمان ہوں تو جس نے آپ کو کافر کہا وہ از خود کافر ہو گیا کفر کا آپ سے کوئی علاقہ نہیں۔

چھـــارم ......﴾ بالفرض باطل اگر کفر صادر بھی ہوا تو جن لوگوں کے سامنے کفر کیا ان ہی لوگوں کے سامنے اپنے کفر کا اقرار کر کے توبہ کرتے اور کلمہ پڑھتے۔

پنجم ......﴾ آپ کا یہ کہنا :

''تو میں آپ کے سامنے پڑھتا ہوں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بتائیے کیا اب تو مسلمان ہوں نا اب کیا اختلاف ہے۔''

ششم ......﴾ اس اقراری کفر سے تو آپ نے اپنے کفر کا اعتراف کر لیا اور بھرے مجمع میں اپنے کافر ہونے کا اعلان کیا۔

ھفتم ......﴾توبہ کرنا اور کلمہ پڑھنا تو ان لوگوں کے سامنے ضروری تھا جن کے سامنے کفر صادر ہوا' ان نیاز مندوں کے حضور کلمہ پڑھنے اور توبہ کرنے سے آپ کو کیا فائدہ پہنچا ہے یا پہنچے گا۔

ھشتم ......﴾جن لوگوں نے کا فر کہا یا جن کے سامنے کفر کیا' ان لوگوں کے حضور حاضر ہوتے اور اپنے کفر پر نادم ہوتے اور پشیمان ہوتے کفر سے توبہ کرتے اور کلمہ پڑھتے تو البتہ آپ کے حق میں مفید ہوتا۔

نہم ......﴾کلمہ بھی پڑھا تو سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ڈھال بنا کر ان کی حکایت کی مثل بطور تنز یہی کفر کا بیان کیا پھر کلمہ پڑھا یہ تو ہزل ہے نا کہ ....!

دھم ......﴾آپ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماننے والے ہیں اور ان کی سنت پر عامل۔

یازدھم ......﴾یہ امر کسی اہل علم سے پوشیدہ نہیں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منصب قاضی الاقضات کیلئے منتخب کیا گیا اور اس کو قبول کرنے کیلئے کیسی اذیت پہنچائی گئی' مگر آپ نے وہ منصب قبول نہ فرمایا حتیٰ کہ اسی کی پاداش میں قید کئے گئے اور وصال فرمایا۔

دوازدھم ......﴾آپ ان کے ماننے والے ان کے طریق مثالی پر عمل کرنے والے ہیں' کتنے مناصب اور صدارتیں اپنے دوش والا پر اٹھا رکھیں ہیں' یہی امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنتوں اور تقویٰ وطہارت پر عمل کیا جا رہا ہے......!

سیزدھم ......﴾امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حکومت اور امور حکومت سے قطعاً دور ونفور تھے' آپ نے حکومت کو اپنا آلہ کار بنا رکھا ہے اور اسکی خدمت پر مامور ہیں۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ کو کیا علاقہ وہ اپنے خالق و مالک کی حضوری میں' آپ حکومت پاکستان کی نیازمندی میں مصروف۔ اور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت اور عوام پر رعب اپنے تقویٰ وطہارت کا۔

اے اشک ڈوب مر تیری تاثیر دیکھ لی
الٹی ہنسی اڑی میری چشم پر آب کی

اب آیئے **مفتی ضیاء المصطفیٰ صاحب کا فتویٰ** ملاحظہ فرمایئے

1......﴾مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ :

''حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی مدح اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کے قرب رشتہ کے بیان کے طور پر انھیں داماد رسول کہنے میں نہ اہانت سرکار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے نہ ایہام تحقیر۔ اس لئے بطور تعارف وتعریف اس اضافت لفظ داماد کا اطلاق بے کراہت جائز ہے۔''

(فتویٰ ضیاء المصطفیٰ: ص 2)

2......﴾پھر تحریر فرماتے ہیں :

''اسی طرح ان حضرات کی تعریف وتعارف کے قصد سے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان حضرات کا سسر کہنا بھی جائز ہے کہ یہ صرف بیان رشتہ ہے۔'' (فتویٰ ضیاء المصطفیٰ: صـ 2)

3......﴿ پھر فرماتے ہیں :

''لغت وعرف میں یہ الفاظ بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں ہاں اہانت و دشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے مگر اس میں استعمال کیلئے قرینہ ضروری ہے۔'' (فتویٰ ضیاء المصطفیٰ: صـ 3)

4﴿ پھر فرماتے ہیں :

''اس لئے تعریف وتعارف وافتخار نسبت کے لئے لفظ صہر وخسر یا ختن و داماد کا اطلاق جو کسی طرح اپنی عبارت میں مشعر تحقیر نہیں اور نہ وہاں قصد تحقیر کا شائبہ ہے نہ کفر ہوگا نہ موجب تکفیر۔'' (فتویٰ ضیاء المصطفیٰ: صـ 2)

ہم نے مفتی ضیاء المصطفیٰ کے فتویٰ کی مختلف عبارات سے چار جملے نقل کیے۔

ضیاء المصطفیٰ صاحب سے سوالات

اول......مسلمانان اہلسنت سوال کرتے ہیں کہ سیدنا امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدح اور ثنا میں مفتی صاحبان کو یہی الفاظ میسر آئے ؟

دوم......ختنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنھما کے اوصاف حمیدہ وخصائل جلیلہ وفضائل رفیعہ سے کچھ نظر نہ آیا ان کے اوصاف وکمال ومناقب وخصائل بے انتہا کہ ہمارے فہم وادراک اس کا احصاء نہیں کر سکتے مگر فضائل وکمالات تو اس کے لئے ہیں جن کو ان سے سچی محبت پکی عقیدت ہے اور جس کو محبت صرف برائے نام ہے اس کیلئے سسر وداماد کا رشتہ بتانا ہی انتہائے کمال ہے؟

سوم......ختنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مدح بوجہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرب رشتہ ہے چنانچہ اہل تشیع بھی یہی کہتے ہیں' اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نسبت رشتہ میں اقرب ٹھہراتے ہیں' اور وہ اپنے دلائل وثبوت میں کہتے کہ حضرت عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اگر نسبت رشتہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے تو صرف ختن ہونے کی وجہ سے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے مساوی' مگر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے اقرب کیونکہ مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھائی بھی ہیں علاوہ ازیں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ بچپن سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور انہیں کی آغوش میں تربیت پائی' لہٰذا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو بر بنائے رشتہ زیادہ قربت حاصل اور حضرت عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کمال اقرب حاصل ہے تو حق خلافت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو حاصل کیونکہ یہ سب سے افضل ہیں۔

مفتی صاحب! جو مسلک آپ نے اختیار کیا اب ان میں اور آپ میں کیا فرق فاصل؟ لہٰذا آپکا مسلک کیوں نہ ہو کہ آپ کے قائد مسلم ونما

ئندہ معظم جناب تراب الحق صاحب نے ان سب فرقوں سے اتحاد کرلیا اور عہدنامہ لکھ دیا جس کو آپ ہماری کتاب نبی الا نبیاء کے ضمیمہ عظیمہ میں ملاحظہ فرما چکے چنانچہ آپ نے تراب الحق کو اپنا امام اسلم وقائد مسلم اور نمائندہ اعظم مان لیا' اور اسی پر ایمان لا کر اسی کی حمایت میں صفحہ قرطاس سیاہ کیا اگر آپ اس اتحاد سے راضی نہ ہوتے تو ضرور اس پر حکم لگاتے معلوم ہوا کہ اس اتحاد کو آپ نے دل وجان سے جان لیا اور اسی کو اپنا ایمان و ایقان کیا۔

جن سے اتحاد ووداد کیا وہ یہ ہیں :

نمبر......﴿1	سلیم اللہ خان	دیو بندی
نمبر......﴿2	نظام الدین شامزئی	دیو بندی
نمبر......﴿3	شاہ تراب الحق	ترابی
نمبر......﴿4	حاجی حنیف طیب	ترابی
نمبر......﴿5	عباس کمیلی	شیعہ
نمبر......﴿6	حسن ظفر نقوی	شیعہ
نمبر......﴿7	عبدالرحمٰن سلفی	غیر مقلد
نمبر......﴿8	محمد سلفی	غیر مقلد

ان لوگوں نے باہم بالا تفاق ایک عہدنامہ تحریر کیا جس کو ضابطہ اخلاق سے معنون کیا گیا جس کی چند شقیں یہ ہیں :

اول......﴿ کہ ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقہ کو کافر اور ان کے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قبل تعزیر اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں۔

دوم......﴿ یہ کہ انتظامیہ کو چاہئے کہ وہ ایسے اجتماعات منعقد کرائے جن سے تمام مکاتب فکر کے علماء بیک وقت خطاب کر کے ملی یکجہتی کا عملی مظاہرہ کریں۔

سوم......﴿ یہ کہ مختلف مکاتب فکر کے متفقات اور مشترکہ عقائد کی تبلیغ اور نشر واشاعت کا اہتمام کیا جائے ......الخ۔

ظاہر ہے کہ اب دوستی تو نبھانا ہے آپ کی جانب سے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی تفصیل اور حق خلافت کا خاموش فتویٰ جاری ہو گیا جو ان کیلئے سند بن گیا' اہل تشیع کو جس طرح شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے بیر اور عداوت ہے محتاج بیان نہیں اسی طرح ان لوگوں کو سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی نفرت اور عداوت ہے' علاوہ ازیں وہابیہ دیابنہ بھی اس کے خلاف' لہٰذا ضابطۂ اخلاق کے اتحاد کی وفاداری کیلئے جشن ولادت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جلسہ کو سبوتاژ کرنے کی سعی پیہم کی گئی۔

چنانچہ کراچی ملیر میں اس کا مکمل مظاہرہ کیا گیا اور حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نفرت اور دشمنی کا علانیہ ثبوت فراہم کرنے

کیلئے یہ کارروائی عمل میں لائی گئی کہ مورخہ 28 رشعبان 1424ھ بمطابق 25 / اکتوبر 2003ء میں حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جلسہ جشن ولادت کے تشہیری پوسٹر جو اہلسنت نے دیواروں پر چسپاں کرائے تھے، وہ تراب الحق کے نائب مکرم المعروف مولوی اکرم نے معین آباد میں دیواروں سے نوچ کر پھنکوا دیئے، جن میں اسمِ جلالت اور اسم رسالت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا بھی لحاظ نہ رکھا گیا، اسی طرح کسی گماشتہ تراب الحق نے کورنگی اور لانڈھی کے علاقہ سے پوسٹر نچوا کر پھینک دیئے، یہ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جیتی جاگتی عداوت کا ثبوت دیا، مولوی اکرم معین آباد والے نے اس جلسہ کی مخالفت میں محکمہ پولیس میں ایک درخواست ''جماعت اہلسنت'' کے پیڈ پر لکھ کر دی اور جلسۂ جشن ولادت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سبوتاژ کرانے کی کمال کوشش میں کوئی کسر باقی نہ رکھی، یہاں تک کہ اس جلسہ کو پامال کرانے کیلئے پولیس موبائل لائی گئی اور ُاے۔ ایس۔ آئی، تھانہ سعود آباد بھی جلسہ گاہ پر آیا کچھ دیندار اہلسنت نے ضمانت پیش کی، بہر نوع سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امداد شامل حال کہ بروقت جلسہ ہوا، اور نہایت کامیاب رہا۔ مگر ان لوگوں یعنی تراب الحق والوں نے اپنی اصلیت ظاہر کر دی، اسطرح اہل تشیع اور وہابیہ دیابنہ کی واضح اور پر اسرار حمایت عمل میں لائی گئی۔

مفتی صاحب یہ سب آپ کے فتویٰ کی حمایت کے سائے میں آپ کی خوشنودی کی بہاروں کے جلوے ہیں۔

ع: آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

چہارم......(معاذ اللہ) داماد رسول کہنے میں کوئی اہانت نہیں۔ داماد کہنے میں اہانت ہے، کہ کوئی مہذب اور شریف آدمی اپنے داماد کو داماد کہہ کر نہیں پکارتا، بلکہ جب بالمواجہ گفتگو ہوتی ہے تو سسرا اپنے داماد کو داماد کہہ کر خطاب نہیں کرتا اگر داماد کچھ نہ بھی ہو تو داماد کا نام لیکر خطاب کریگا ' یا اس کو بیٹا کہے گا، بلکہ اگر کچھ ہے جیسے کہ اگر حافظ ہے تو حافظ صاحب، مولوی ہے تو مولوی صاحب، ڈاکٹر ہے تو ڈاکٹر صاحب وغیرہ کے القاب سے خطاب کریگا اگر آپ کے یہاں معیوب نہیں تو دوسروں پر اپنا قانون کیوں مسلط کرتے ہو اور پھر وہ جن کا نام لیکر ان کا مالک و معبود نہیں پکارتا بلکہ کنایۃً عظیم کلمات معظمات سے خطاب فرماتا ہے کہ اہل علم سے یہ امر پوشیدہ نہیں۔

پنجم......پھر کہتے ہو (معاذ اللہ) کہ :

''داماد رسول کہنے میں نہ اہانت سرکار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔''

مفتی جی آپ کے نزدیک نہ ہو، مگر کوئی شریف آدمی اور مومن صالح ایسی جرأت نہیں کرتا، بلکہ اس کو سوء ادبی ہی جانتا ہے، بالفرض اگر کسی نے احیاناً لکھ دیا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس نے سب کیلئے جائز قرار دیدیا تسامح سے ہر فرد بشر محفوظ نہیں مگر اس سے یہ مراد لینا کہ ہمارے لئے بھی کہنا اور پکارنا جائز ہو جائیگا غلط فہمی ہے۔

ششم......اور کہتے ہیں کہ :

''نہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایہامِ تحقیر۔''

مفتی جی! آپ اپنے مبلغ علم پر سب کو کیوں قیاس کرتے ہو، حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صرف (معاذ اللہ) رسول کہنا ہی جائز نہیں۔

عارف باللہ امام جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی تحریر فرماتے ہیں کہ :

''امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صرف رسول کہنا مکروہ ہے کیونکہ رسول کہنے میں وہ تعظیم نہیں جو رسول اللہ کہنے میں ہے۔'' (الخصائص الصغریٰ ص16)

معلوم ہوا کہ ایہام تحقیر ہے اور ضرور ہے' اول داماد کہ یہی توہین پر دال' نیز صرف رسول کہنا ہی ناجائز و مکروہ' تو دونوں کلموں میں ایہام تحقیر موجود' لفظ داماد آپ کے یہاں ضرور عظمت اور بزرگی کے لئے ہوسکتا ہے' مگر کسی مہذب اور مومن صالح کے نزدیک یقیناً گستاخی ہے' اور اگر مثال درکار ہو تو حاضر ہے۔

مہذب اور شریف حضرات میں جب کوئی بیٹی کا پیغام لیکر آتا ہے تو وہ یہی عرض کرتا ہے' کہ اس کو اپنا بیٹا بنا لیجئے یا فرزندی میں قبول فرمالیجئے' لیکن چونکہ آپ کے یہاں نہایت عظمت اور کرامت والا لفظ ہے' اگر کوئی آپ کے یہاں بیٹی کا رشتہ لیکر آئیگا تو یہی کہے کہ حضرت اس کو اپنا داماد بنالیجئے یا دامادی میں قبول کر لیجئے' دونوں میں ماحول کا فرق ظاہر' آپ اپنے ماحول کی بات کرتے ہیں وہ آپ کیلئے ہے' علاوہ ازیں کلمہ ختنین' تو یہ ایک اعزازی کلمہ ہے' کہ ان کے سوا کسی پر صادق بھی نہیں آتا' جب بھی کوئی ختنین کہے گا' اس سے مراد سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی مراد ہوں گے پھر (معاذ اللہ) داماد......کہنا اہانت اور گستاخی نہیں تو اور کیا ہے؟

سبو اپنا اپنا ہے جام اپنا اپنا
کئے جاؤ میخوارو کام اپنا اپنا

ہفتم:......پھر فرماتے ہیں :

''اس لئے بطور تعارف و تعریف اس اضافت لفظ داماد کا اطلاق بے کراہت جائز ہے۔''

مفتی صاحب یہ تعارف اور تعریف کس شخص کو کرا رہے ہیں' وہ کون سا مسلمان ہے جو یہ تعارف نہیں جانتا' آپ کے دارالعلوم کی مدت العمر میں کتنے سوال ایسے آئے جن میں یہ تعارف اور تعریف کے بارے میں ایسے کتنے استفتاء آئے ہیں' اور انھوں نے آپ کے دارالافتاء سے یہ تعارف اور تعریف کے سوال کئے؟

ذرا تامل کیجئے اور اعداد و شمار کے بعد بتلایئے کہ سوالات کہاں سے آئے کس نے بھجوائے' مسلمانوں میں ہر سمجھدار بچہ اس تعارف کو خوب جانتا ہے' پھر تعارف و تعریف بمعنی استخفاف اور تحقیر کے سوا کیا ہوگا؟ اللہ واحد قہار کا خوف کیجئے۔

ہشتم:......پھر لکھتے ہیں : ''ان حضرات کا سسر کہنا بھی جائز ہے۔''

مفتی جی! ہم تو ٹھیٹھ مقلد ہیں' مسئلہ شریعت میں لب کشائی کی جرأت نہیں رکھتے البتہ فقہائے کرام کے غلام ہیں' جو انھوں نے فرمایا وہی حق و باعث ہدایت ہے لفظ سسر **عند الفقهاء** معیوب ہے' حضرت صدر شریعہ مولانا امجد علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں سید ضمیر الدین صاحب نے ضلع دہرادون سے سوال کیا کہ :

''ایک مرتبہ زید کی زبان سے غصے میں جائے نماز کے بارے میں جو کھال کی تھی سسری کا لفظ نکل گیا مگر زید کہتا ہے کہ میں نے کھال سمجھ کر کہا تھا' جائے نماز کا خیال تک نہ تھا۔''

صدرشریعہ علیہ الرحمہ جواب ارشاد فرماتے ہیں :

''یوں ہی اگر چمڑے کو برالفظ کہا' جائے نماز کے قصد سے نہ کہا تو تجدید کی حاجت نہیں مگر اس قسم کے الفاظ سے احتیاط چاہئے۔'' (فتاویٰ امجدیه صـ399,400 جلد چهارم)

کیا جائے نماز بھی (معاذ اللہ) کسی کی سسر اور سسری ہوسکتی ہے مگر اس لفظ کو برالفظ فرماتے ہیں معلوم ہوا کہ عندالفقہاء لفظ سسر ہی معیوب ہے۔ چنانچہ معظمان دین کی شان میں بھی اس کا استعمال جائز نہیں' چہ جائیکہ سیدالعالمین خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت سے۔العیاذ باللہ

نہم:......پھر فرماتے ہیں :

''لغت وعرف میں یہ الفاظ (خسر داماد) بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں ہاں اہانت ودشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔''

لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِ الْعَظِیْم

مفتی جی! ایسی جرأت وبیبا کی تو علمائے دیوبند نے بھی نہ دکھائی' کہ ایک لفظ صراحۃً دشنام مان کر اور رائج جان کر بھی سرکار ابد قرار احمد مختار محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے جائز بتائیں اور تعریف وتعارف اور افتخار کا موجب ٹھہرائیں' علمائے دیوبند گستاخ کہلاتے ہیں مگر اپنی گستاخی کو گستاخی نہیں ٹھہراتے بلکہ ان عبارات کے معنی ومفہوم سے اہانت اور گستاخی کی نفی کی سعی تام کرتے ہیں مثلاً جیسا کہ اشرف علی تھانوی کی عبارت حفظ الایمان :

''پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔''(العیاذ باللہ)

اس مضمون کی بابت مرتضیٰ حسن نے ایک خط مولوی اشرف علی تھانوی کو لکھا کہ :

''بعد سلام مسنون عرض ہے کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب یہ بیان کرتے ہیں اور حسام الحرمین میں اس کی نسبت لکھتے ہیں کہ آپ نے حفظ الایمان میں اس کی تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا علم جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا ہر بچے کو اور پاگل کو بلکہ ہر جانور اور ہر چوپائے کو حاصل ہے اس لئے امور ذیل دریافت طلب ہیں۔

۱......آپ نے حفظ الایمان میں یا کسی کتاب میں ایسی تصریح کی ہے؟

۲......اگر تصریح نہیں تو بطریق لزوم بھی یہ مضمون آپ کی کسی عبارت سے نکل سکتا ہے؟

۳......ایسا مضمون آپ کی مراد ہے؟

۴......اگر آپ نے نہ ایسے مضمون کی تصریح فرمائی نہ اشارۃً مفاد عبارت ہے نہ آپ کا مراد ہے تو ایسے شخص کو جو یہ اعتقاد رکھے یا صراحۃً یا اشارۃً کہے اسے آپ مسلمان سمجھتے ہیں یا کافر؟''

مولوی اشرف علی اس خط کا جواب تحریر کرتے ہیں :

الجواب: آپ کے خط کے جواب میں عرض کرتا ہوں :

میں نے یہ خبیث مضمون کسی کتاب میں نہیں لکھنا تو درکنار میرے قلب میں بھی اس مضمون کا کبھی خطرہ نہیں گذرا۔

۲......میری کسی عبارت سے یہ مضمون لازم نہیں آتا۔

۳......جب میں اس مضمون کو خبیث سمجھتا ہوں اور میرے دل میں بھی کبھی اس کا خطرہ نہیں گزرا جیسا کہ اوپر معروض ہوا تو میری مراد کیسے ہوسکتی ہے۔

۴......جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوصِ قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرورِ عالم فخر بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی۔'' **(بسط البنان ص 8,9)**

ملاحظہ ہو! عبارت حفظ الایمان صریح گستاخی پر دال اور کتاب حفظ الایمان دنیا میں موجود اس پر یہ انوکھا انداز کہ اشرف علی سے پوچھا جا رہا ہے اور اشرف علی اس مضمون کو خبیث سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ :

''لکھنا تو درکنار میرے قلب میں بھی اس مضمون کا کبھی خطرہ نہیں گزرا۔ جب میں اس مضمون کو خبیث سمجھتا ہوں اور میرے دل میں بھی کبھی اس کا خطرہ نہیں گزرا۔ جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں......الخ۔''

لاحول و لا قوۃ' کیسی صفائی پیش کی جارہی ہے اور ایسے قائل کو خارج الاسلام بتایا جارہا ہے۔

نیز مولوی حسین احمد صدر المدرسین دیوبند لکھتے ہیں کہ :

''حضرت مولانا گنگوہی فرماتے ہیں کہ: جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرور کائنات علیہ السلام ہوں اگر چہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہوجاتا ہے۔'' **(الشہاب الثاقب ص 57 کتب خانہ رحیمیہ دیوبند)**

مگر آپ تو لکھتے ہیں کہ ''لفظ سر اہانت و دشنام کے لئے بھی اس کا استعمال رائج ہے۔'' جو صریح اہانت و تحقیر پر دال ہے' کیسا ہے وہ مسلمان کہ لفظ سر کو اہانت و دشنام کے لئے اس کا استعمال رائج جان کر اور اہانت مان کر حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسی صریح دشنام کو جائز بتائے اور مسلمانوں کا مفتی کہلائے۔ لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

مگر مفتی صاحب کی یہ جسارت اور دلیری کہ ایک جانب اہانت اور دشنام کیلئے رائج بتایا جارہا ہے دوسری طرف وہی لفظ حضور اکرم سید عالم نبی الانبیاء سید المرسلین محبوب رب العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت سے استعمال (معاذ اللہ) جائز بتایا جائے۔ لَا حَــــــوْلَ وَلَا

قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِی الْعَظِیْم

اس دریدہ دہنی کا جواب تو جناب علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب ہی عطا فرمائیں اور حکم شریعت جاری فرمائیں گے۔ بالفرض اگر اس کے بارے میں کوئی نہ بھی پوچھے تو منتقم حقیقی اللہ واحد وقہار تو ضرور پوچھے گا۔ایک عام مسلمان کے متعلق کوئی ایسی کریہہ بات کہہ دے کہ اس کا دل دکھے تو کیا اللہ واحد وقہار کے غضب سے وہ بچ جائیگا۔

مثلاً اگر کوئی دولت کے نشہ میں کسی جولاہے کو جولاہا اور دُھنے کو دُھنا' کنجڑے کو کنجڑا' اندھے کو اندھا اور کانے کو کانا کہے تو کیا ان کا دل نہ دکھے گا' ذرا کسی جولاہے کو جولاہا اور دُھنے کو دُھنا ہی کہہ کر دکھاؤ پھر دیکھو کیسی منہ کی کھاؤ گے حالانکہ جولاہا اور دُھنا کہنا گالی و دشنام نہیں ہے' پھر معاذ اللہ سرکار ابد قرار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے وہ لفظ جو بطور دشنام رائج ہو' اسکا استعمال کرنا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دینا نہ ہوگا؟ آپ کسی جولاہے کو جولاہا اور دُھنے کو دُھنا' کانے کو کانا کہیں گے تو اس کو ایذا نہ ہوگی۔ اگر وہ مفتی مولوی سمجھ کر یا امیر کبیر جان کر خون کا گھونٹ پی کر رہ جائے اور اپنے لب نہ ہلائے تو کیا اللہ واحد وقہار اس کا بدلہ نہ دیگا ارشاد فرمایا جاتا ہے :

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُھْتَاناً وَّاِثْماً مُّبِیْناً

(الاحزاب: 58)

''اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کئے ستاتے ہیں انھوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا۔''

علمائے دین کا کام تو نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا ہے نہ کہ برائی کا حکم کرنا اور مومنین کا ستانا' ایسا شخص کبھی علمائے دین کے زمرے میں نہیں آتا جو مومن تو کجا سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرے اور کریہہ و خبیث لفظ جو بطور گالی رائج ہو' اس لفظ خبیث کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت سے استعمال کرنا جائز بتائے اور اس کے عہدہ قضا میں کچھ فرق نہ آئے مولوی اور محدث کہلائے' ارے علمائے دین تو وہی ہیں جن کی بابت اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے :

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاء

یعنی جن کے قلوب خشیت الٰہی سے مملو ہیں ایسے علماء کرام کی بابت کوئی بری بات کہے یا عیب لگائے اور گستاخی کرے' فقہائے کرام نے اس گستاخ کی تکفیر فرمائی اور فرمایا کہ علمائے دین کی شان میں گستاخی کفر ہے۔صدر شریعہ مولینا امجد علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام تو آپ نے سنا ہی ہوگا' وہی تو ہیں جن کی کتاب ''بہار شریعت'' شریعت اسلام کا انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے' ان سے 7؍شوال 1341ھ میں واحد اللہ صاحب ساکن محلّہ صوفی ٹولہ شہر کہنہ بریلی شریف نے سوال کیا کہ:

''جو فتویٰ کہ علمائے دین نے بابت ناجائز ہونے نکاح نبی رضا خاں کی لڑکی کے شائع فرمایا تھا وہ چسپاں کر دیا گیا تھا' اس کو مسمّی منظور حسین ولد نبی حسین ساکن محلّہ صوفی ٹولہ نے پڑھ کر کہا کہ فتویٰ دینے والے سسرے بھی ایسے ہی ہیں وغیرہ وغیرہ تو علمائے دین کی شان میں گستاخی کا لفظ سن کر تین اشخاص بنام کفایت اللہ، امیر اللہ و مولا بخش نے اس کو زیادہ کہنے سے روکا لہٰذا جو شخص

علمائے دین کی شان میں دشنام کے لفظ استعمال کرے اس کے بابت شرع شریف کیا فتویٰ صادر فرماتی ہے؟''

الجواب: عالم دین کی توہین کفر ہے اور گالی دینا تو سخت درجہ کی توہین ہے حدیقہ ندیہ میں ہے :

من قال العالم عویلم فھو کافر

عالم کو ملاٹا کہنا کفر ہے نہ کہ گالی۔ اعلیٰحضرت قبلہ قدس سرہ نے اپنے فتاویٰ جلد اول صفحہ ۵۷۰ پر فرمایا ''عالم دین کی توہین کو ائمہ نے کفر لکھا ہے' مجمع الانہر میں ہے :

الاستخفاف با لا شراف و العلماء کفر

لہٰذا اگر صورت واقعہ یہی ہے کہ اس شخص نے فتویٰ کو اپنی خواہش کے خلاف پا کر مفتی کو گالی دی تو تجدید اسلام کرے اور بی بی رکھتا ہے تو اس کے ساتھ تجدید نکاح کرے ورنہ اہل محلّہ اور برادری کے لوگ اس سے مقاطعہ کریں۔'' واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ امجدیہ صـ204 جلد چھارم)

معلوم ہوا کہ لفظ سسر کو مومنین صالحین بھی گستاخی اور دشنام سمجھتے ہیں مزید برآں حضرت علامہ مفتی امجد علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس لفظ کو گستاخی اور گالی دینا ہی فرماتے ہیں۔ اگر آج کوئی ایسے محدث سے یہی مسئلہ دریافت کرتا تو وہ یہ جواب دیتا کہ اس امر میں عالم دین کی شان میں نہ تو گستاخی اور نہ دشنام یا گالی کیونکہ اس نے فتویٰ دینے والے کہا کہ صیغہ جمع کا ہے اسی مناسبت سے سسرے بھی جمع کا صیغہ استعمال کیا۔ ہاں اگر فتویٰ دینے والا' کہتا تو وہ بھی سسر ہی کہتا۔

علاوہ ازیں اس نے نہ تو اپنا سسر کہا نہ کسی غیر کا نام لیا آخر وہ فتویٰ دینے والا بھی (معاذ اللہ) کسی کا سسر تو ہوگا؟ لہٰذا اس میں (معاذ اللہ) کوئی قباحت ہے نہ کوئی گستاخی' نہ کوئی ایہام تحقیر ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر سسرا اور سسرے کہنا جائز ہے تو منظور حسین کے مسلمان ہونے میں کوئی شک نہ رہا اور جس نے منظور حسین کی تکفیر اور تجدید اسلام کا حکم دیا مفتی صاحب اس کے بارے کیا حکم لاتے ہیں اور کیا فتویٰ لگاتے ہیں۔

عزیزان ملت! تامل فرمایئے کہ جب علمائے دین کی شان میں ایسا لفظ استعمال کرنا گستاخی اور دشنام' موجب تکفیر ہے' تو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ایسا لفظ کہنا کیونکر جائز ہو جائیگا۔ شفاء شریف میں ہے :

تقدم الکلام فی قتل القاصد لسبہ الوجہ الثانی لاحق بہ فی الجلاء ان یکون القائل غیر قاصد للسب والازراء و لا معتقدلہ ولکن تکلم فی جھتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکلمۃ الکفر مما ھو فی حقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقیصۃ مثل ان یا تی بسفہ من القول اوقبیح من الکلام و نوع من السب فی جھتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ان ظھر بدلیل حالہ انہ لم یقصد سبہ اما لجھالۃ اوضجرا و سکر او قلۃ ضبط لسانہ اوتھور فی کلا مہ فحکم ھٰذا حکم الوجہ الاول القتل من دون تلعثم اہ مختصراً

''اسکا حال تو اوپر معلوم ہو چکا جو بالقصد تنقیص شان اقدس کرے دوسری صورت اسی کی طرح روشن وظاہر یہ ہے کہ قائل نہ تنقیص وتحقیر کا قصد کرے نہ اسکا معتقد ہو مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملہ میں کلمہ کفر بول اٹھے جو حضور کے حق میں تنقیص شان ہو مثلاً بے ادبی کا لفظ یا بری بات اور ایک طرح کی تنقیص بولے اگر چہ اس کے حال سے ظاہر ہو کہ اس نے مذمت وتوہین کا ارادہ نہ کیا بلکہ جہالت یا جھنجلاہٹ یا نشہ میں بک دیا یا بات کہنے میں زبان روکنے کی کمی یا بیباکی سے صادر ہوا اس صورت کا حکم بعینہ وہی پہلی صورت کا حکم ہے فوراً قتل کیا جائے بلا توقف ۔۱۲منہ''

(الکوکبۃ الشھابیہ صـ 30,31 مطبوعہ ھندوستانی پریس کندیگر ٹولہ بنارس)

زیر بحث الفاظ سرور داماد سے بے ادبی اظھر من الشمس اور برالفظ کلام صدر شریعہ مولٰینا امجد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہے ' چنانچہ عبارت مذکورہ شفا شریف بحوالہ الکوکبۃ الشھابیہ اس پر صادق آتی ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اب ہم اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار گہر بار میں فریادی بنکر دریوزہ گری کرتے ہیں کہ حضور والا ہم کو ان امور کا حکم بتا دیجئے' حکم شرع سنا دیجئے' ہمیں ہلاکت اور خسارہ سے بچا لیجئے' ہم نے آپ کی بارگاہ میں پناہ لے رکھی ہے اور آپ کے در کا سگ کہلانے میں خوشی وفخر محسوس کرتے ہیں ۔ بینوا توجروا

اعلیٰحضرت مجدد دین وملت امام اہلسنت مولٰینا احمد رضا خاں صاحب رضی اللہ عنہ

اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں :

''شفا شریف ص ۳۲۱

اجمع العلماء ان شاتم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المنقص لہ کافر والو عید جار علیہ بعذاب اللہ تعالیٰ ومن شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر

''یعنی اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید جاری ہے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے' بیشک وہ بھی کافر ہو گیا۔''

نسیم الریاض' جلد چہارم ص ۳۸۱ میں امام ابن حجر مکی سے ہے :

ماصرح بہ من کفر الساب والشاک فی کفرہ ھو ما علیہ ائمتنا وغیرھم

''یعنی جو یہ ارشاد فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر اور جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر' یہی مذہب ہمارے ائمہ وغیرہم کا ہے۔''

وجیز امام کردری' جلد ۳ ص ۳۲۱ :

لو ارتدوالعیاذ باللہ تعالیٰ تحرم امراته ویجدد النکاح بعد اسلامه والمولود بینهماقبل تجدید النکاح بالوطی بعدالتکلم بکلمة الکفر ولد زنا ثم ان اتی بکلمة الشهادة علیٰ العادة لا یجدیه مالم یرجع عماقاله لا ن باتیانهما علیٰ العادة لا یرتفع الکفر اذاسب الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم او واحدامن الانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام فلا تو بة له واذا شتمه علیه الصلوٰة والسلام سکران لا یعفی و اجمع العلماء ان شاتمه کافر ومن شک فی عذابه و کفره کفرا ه ملتقطا کا کثر الا واتی للا ختصار.

''یعنی جوشخص معاذ اللہ مرتد ہو جائے اس کی عورت حرام ہو جاتی ہے پھر اسلام لائے تو اس سے جدید نکاح کیا جائے اس سے پہلے اس کلمہ کفر کے بعد کی صحبت سے جو بچہ ہوگا حرامی ہوگا اور یہ شخص اگر عادت کے طور پر کلمہ شہادت پڑھتا رہے کچھ فائدہ نہ دے گا جب تک اپنے اس کفر سے توبہ نہ کرے کہ عادت کے طور پر مرتد کے کلمہ پڑھنے سے اس کا کفر نہیں جاتا اور جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان اقدس میں گستاخی کرے دنیا میں بعد توبہ بھی اسے سزا دی جائیگی یہاں تک کہ اگر نشہ کی بیہوشی میں کلمہ گستاخی بکا جب بھی معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے امت کا اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور کافر بھی ایسا کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔''

فتح القدیر امام محقق علی الاطلاق' جلد چہارم ص ۴۰۷ :

کل من البغض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بقبله کان مرتد افا لساب بطریق اولیٰ وان سب سکران لا یعفی عنه

''یعنی جس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کینہ ہو وہ مرتد ہے تو گستاخی کرنیوالا بدرجہ اولیٰ کافر ہے اور اگر نشہ بلا اکراہ پیا اور اس حالت میں کلمہ گستاخی بکا جب بھی معاف نہ کیا جائے گا۔''

بحرالرائق جلد پنجم' ص ۱۳۵' میں بعینہ کلمہ مذکور کے بعد ص ۱۳۶' پر فرمایا :

سب واحد من الا نبیاء کذالک فلا یفید الا نکار مع البینة لا نا نجعل انکار الردة تو بة ان کانت مقبولة

''یعنی کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے یہی حکم ہے کہ اسے معافی نہ دیں گے اور بعد ثبوت اس کا انکار فائدہ نہ دیگا کہ مرتد کا ارتداد سے مکرنا تو دفع سزا کیلئے' وہاں توبہ قرار پاتی ہے جہاں توبہ سنی جائے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی شان میں گستاخی اور کفروں کی طرح نہیں' اس سے یہاں اصلاً معافی نہ دیں گے۔''

دارالحکام علامه مو لیٰ خسر و' جلد اول ص: ۲۹۹

اذا سبه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم او واحدا من الانبیاء صلو ات اللہ تعالیٰ علیهم اجمعین مسلم فلا تو بة له اصلا و اجمع العلماء ان شاتمه کافر و من شک فی عذابه و کفره کفر

''یعنی اگر کوئی شخص مسلمان کہلا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اسے ہرگز معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے امت مرحومہ کا اجماع ہے اس پر کہ وہ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔''

غنیۃ ذوالاحکام، ص ۳۰۱ :

محل قبول توبة المرتد مالم تكن ردته بسب النبى او بغضه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فان كان به لا تقبل توبته سواء جاء تائبا من نفسه اوشهد عليه بذالك بخلاف غيره من المكفرات

''یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی اور کفروں کی طرح نہیں، ہر طرح کے مرتد کو بعد توبہ معافی دینے کا حکم ہے مگر اس کافر مرتد کیلئے اس کی اجازت نہیں۔''

اشباه والنظائر قلمی باب الردة :

لا تصح ردة السكران الا الردة بسب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فانه لا يعفى عنه وكذا فى البذاذية وحكم الردة بينو نة امر أته مطلقا (اى سواء رجع اولم يرجع اه غمز العيون)واذا مات علىٰ ردته لم يدفن فى مقابر المسلمين ولا اهل ملة وانما يلقى فى حضرة كالكلب والمرتد اقبح كفر امن الكافر الا صلى واذا شهدو اعلىٰ مسلم بالردة وهو منكر لا يعترض له لا لتكذيب الشهود العدول بل لا ن انكاره توبة و رجوع فثبت الاحكام التى للمر تد ماتاب من حبط الا عمال و بينونة الزوجة وقوله لا يعترض له انما هو فى مرتد تقبل توبته فى الدنيا لا الردة بسب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اه الا ولى تنكير النبى كما عبر به فيما سبق اه غمز العيون

''یعنی نشہ کی بیہوشی میں اگر کسی سے کفر کی کوئی بات نکل جائے اسے بوجہ بیہوشی کافر نہ کہیں گے نہ سزائے کفر دیں گے مگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی وہ کفر ہے کہ نشہ کی بیہوشی سے بھی صادر ہوا تو اسے معافی نہ دیں گے اور معاذ اللہ ارتداد کا حکم یہ ہے کہ اس کی عورت فوراً اس کے نکاح سے نکل جاتی ہے اور اگر یہ بعد کو پھر اسلام لائے جب بھی عورت نکاح میں واپس نہ جائے گی اور جب وہ اسی ارتداد پر مر جائے والعیاذ باللہ تعالیٰ تو اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنے کی اجازت نہیں نہ کسی ملت والے مثلاً یہودی یا نصرانی کے گورستان میں دفن کیا جائے وہ تو کتے کی طرح کسی گڑھے میں پھینک دیا جائے، مرتد کا کفر اصلی کافر کے کفر سے بدتر ہے اور اگر کسی مسلمان پر گواہان عادل شہادت دیں کہ یہ فلاں قول یا فعل کے سبب مرتد ہو گیا اور وہ اس سے انکار کرتا ہو تو اس سے تعرض نہ کریں گے نہ اس لئے کہ گواہان عادل کو جھوٹا ٹھہرایا بلکہ اس لئے کہ اس کا مکرنا اس کفر سے توبہ و رجوع سمجھیں گے ولہٰذا گواہان عادل کی گواہی اور اس کے انکار سے یہ نتیجہ پیدا ہوگا کہ وہ شخص مرتد ہو گیا تھا اور اب توبہ کر لی تو مرتد تائب کے احکام اس پر جاری کریں گے کہ اس کے تمام

اعمال حبط ہو گئے اور جورو نکاح سے باہر' باقی سزا نہ دی جائے گی۔ مگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کہ یہ وہ کفر ہے جس کی سزا سے دنیا میں بعد توبہ بھی معافی نہیں یونہی کسی نبی کی شان میں گستاخی۔ علیہم الصلوٰۃ والسلام"

فتاویٰ خیریہ علامہ خیر الدین رملی استاذ صاحب درمختار' جلد اول صـ۹۵ :

من سب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانہ مرتد و حکمہ حکم المرتدین و یفعل بہ ما یفعل بالمرتدین و لا توبۃ لہ اصلا و اجمع العلماء وانہ کافر و من شک فی کفرہ کفر اھ ملتقطاً

"جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان کریم میں گستاخی کرے وہ مرتد ہے اس کا وہی حکم ہے جو مرتدوں کا ہے اس سے وہی برتاؤ کیا جائے جو مرتدوں سے کرنے کا حکم ہے اور اسے دنیا میں کسی طرح معافی نہ دیں گے اور باجماع تمام علمائے امت وہ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔"

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر' جلد اول صـ۶۱۸ :

اذا سبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوواحدا من الانبیاء مسلم ولو سکر ان فلا توبۃ لہ تنجیہ کالذندیق ومن شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر

"یعنی جو مسلمان کہلا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اگرچہ نشہ کی حالت میں تو اس کی توبہ پر بھی دنیا میں اسے معافی نہ دیں گے جیسے دہریئے بیدین کی توبہ نہ سنی جائے گی اور جو شخص اس گستاخی کرنے والے کے کفر میں شک لائے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا۔" (فتاویٰ رضویہ شریف صـ39,41 ج : ششم)

بحمدہ تعالیٰ مسئلہ متنازعہ کی توضیح اتمام کو پہنچی چنداں کچھ لکھنے کی حاجت نہ رہی لیکن مفتی صاحب کی طمانیت قلب کی خاطر دفع اشکال کی جانب متوجہ ہوتا ہوں۔ مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں :

"فتاویٰ رضویہ میں حضرت رباب بنت امرء القیس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے الفاظ ما کنت لا تخذ صھر البعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعلیٰحضرت ترجمہ فرماتے ہیں کہ میں وہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو اپنا سسر بناؤں' یہ عبارت اس لفظ کے جواز اطلاق کی کھلی تائید ہے۔"

عزیز من! تامل کیجئے کہ مفتی صاحب کو توہین سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے زبردستی ایک راہ نکالنا ہے' حضرت رباب رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو فرما رہی ہیں کہ

"میں وہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو اپنا سسر بناؤں۔"

مفتی صاحب اس کو کھینچ تان کر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب ڈھال رہے ہیں' حالانکہ وہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں فرماتی بلکہ کہتی ہیں "کسی کو اپنا سسر بناؤں" مفتی جی نے سرکار کی شان میں اہانت کی خاطر حضرت رباب رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت

اوراعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بہتان باندھ دیا حالانکہ وہ خوداس کی توضیح فرماتی اورمرثیہ امام عالیمقام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتی ہیں :

والله لا ابتغیٰ صهرا بصهركم

حتیٰ اغیب بین الرمل والطین

''خدا کی قسم میں تمہارے رشتہ کے بعد کسی سے رشتہ نہ چاہوں گی یہاں تک کہ ریت اور مٹی میں دفن کردی جاؤں ۔''

(فتاویٰ رضویه شریف ج پنجم ص۔ 394)

ملاحظہ ہو یہاں صهرا بصهركم فرمارہی ہیں یعنی سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (صهرا بمعنی رشتہ) یعنی تمہارے رشتہ کے بعد کسی سے رشتہ نہ چاہوں گی دوجگہ صهرا فرمایا سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی صهر اوردوسرے کو بھی صهر ہی فرمایا' اگر حضور اکرم سیدعالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتیں تو اسطرح فرماتیں کہ ''میں کسی کو صهـــــر نہ بناؤں گی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (معاذاللہ) صهـــر بنانے کے بعد' مفتی جی کو تو دُھن ہے توہین سرکار ابد قرار سید الابرار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی' کہ کسی نہ کسی طرح صهـر بمعنی خسر بیان کر کے معاذاللہ سرکار ابدقرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامنِ اقدس کو آلودہ کریں ایسوں سے کیا بعید کہ وہ اللہ عزوجل کی شان اعلیٰ میں و مكروا و مكر الله کا ترجمہ بھی وہی کردیں جو دیوبندی حضرات کرتے ہیں کیونکہ یہاں تو مکر اللہ صراحۃً موجود ہے' وہاں تو سسر کسی دوسرے کی جانب منسوب تھا اس کو خلیفۃ اللہ الاعظم کی جانب پھیر دیا۔ لاَ حَولَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِ الْعَظِیْم مفتی صاحب فرماتے ہیں :

''بہار شریعت میں ایسے ہی صریح سے متعلق فرمایا کہ ظاہر پر مدار حکم شرع ہے یہ نہ فرمایا کہ شرع میں نیت کا اعتبار ہی نہیں چنانچہ طلاق کنایہ میں نیت کا اعتبار ہے۔''

مفتی جی! کیا آپ نے عظمت سرکار ابدقرار سید الابرار احمد مختار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صرف اپنی طرح سمجھ رکھا ہے اور وہ بھی مسئلہ زن وشوہر میں محل طلاق پر' تو بس یہ آپکا اپنا مسئلہ ہے مسلمانوں کا تو کہنا یہ ہے۔

ع: بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ان کو کسی سے کوئی نہ تو تشبیہہ ہے نہ مثال جو بے مثل و بے نظیر ہو اسکی مثال اور نظیر کون لاسکتا ہے یہ کام تو کسی ایسے ہی دل وجگر والے کا ہے ہر مسلمان کا نہیں کہ کہاں عظمت وشان اقدس سرکار ابدقرار نبی الانبیاء سید المرسلین خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور تمثیلاً طلاق کا مسئلہ پیش کررہے ہیں۔ اور مسئلہ طلاق میں بھی جب تک نیت کا ظہور نہ ہو حکم شریعت نافذ ہی نہیں ہوتا۔

مفتی ضیاء المصطفیٰ صاحب اغلب حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ اپنی طرح ہی سمجھتے ہیں چنانچہ ان کی شان اقدس واعلیٰ کے مقابل یہ مثال لاتے ہیں :

''طلاق کنایہ میں نیت کا اعتبار ہے اور طلاق صریح میں نہیں۔''

گویا حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی اور توہین کو طلاق کنایہ سے تشبیہہ دے رہے ہیں' تو بھی اغلب یہ تصور نہ آتا' مفتی ضیاء المصطفیٰ از خود کچھ بھی بن جائیں یا ان کے پرستار جو چاہیں بنا دیں مگر اللہ علیم وخبیر خوب جانتا ہے کہ کیا ہیں؟ اور ان کا مرتبہ کیا؟ ہم پوچھتے ہیں کہ عید بقر کا دن ہے ابھی ضیاء المصطفیٰ صاحب نے قربانی نہیں فرمائی ان کے چیلوں نے قربانی کر لی تو کیا ان کے چیلوں کی قربانی مردود ہو جائے گی' صدر الا فاضل مولینا محمد نعیم الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر خزائن العرفان میں زیر آیت کریمہ يَـا أَيُّهَـا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فرماتے ہیں کہ :

”چند شخصوں نے عید الضحیٰ کے دن حضور اکرم سید عالم ﷺ سے پہلے قربانی کر لی تو ان کے حکم دیا گیا کہ دوبارہ قربانی کریں۔“

کیا ضیاء المصطفیٰ صاحب کے ساتھ بھی یہی ادب واحترام برقرار رکھا جائے گا علاوہ ازیں اگر مفتی ضیاء المصطفیٰ کے حضور ان کے تلامذہ بلا تکلف بلا جھجک اور بلند آواز میں گفتگو کریں تو کیا ان کے اعمال اکارت کر دیئے جائیں گے؟ ملاحظہ ہو اللہ جو مالک ومعبود ہے اپنے محبوب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب واحترام سکھاتا ہے اور تعظیم وتوقیر کا درس دیتا ہے فرماتا ہے :

يَـا أَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ آمَـنُـوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ (الحجرات:2)

”اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی آواز سے اور ان کے حضور چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔“

(کنز الایمان)

ع: شان محبوب کی نرالی ہے

کیا ضیاء المصطفیٰ کے حضور عامتہ الناس تو کجا ان کے چیلے بھی اسکا لحاظ رکھتے ہیں اگر وہ بے تکلفی اور بلند وبانگ آواز میں بات کریں تو کیا ان کے اعمال اکارت ہو جائیں' کوئی وعید ہے؟ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنتُمْ صَادِقِيْنَ

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس کے مقابل جو تماثیل ضیاء المصطفیٰ صاحب نے پیش کی ہیں ایسی تو کوئی مومن صالح اپنے باپ دادا کے مقابلہ میں بھی نہیں پیش کرتا ضیاء المصطفیٰ کو ذرا کچھ تو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت اور تعظیم وتوقیر کا لحاظ رکھنا ضروری تھا' خدا جانے یہ کس نے کیسی پٹی پڑھائی ہے اور کجروی کی راہ چلائی ہے' فقیر پر جو الزام ہے وہ بھی بے بنیاد اور باطل۔ فقیر تو بحمدہ کسی عالم دین تو عالم دین ہے' عام مسلمان کی بھی اہانت سے گریز کرتا اور تکفیر کرنے کا تو خود کو اہل ہی نہیں سمجھتا ہاں البتہ مقلد ہونے پر ناز ہے۔ اور حضور مرشد کریم فقیہ العظیم فرید الدوران قطب الزماں سیدی سندی مولائی آل رحمٰن مصطفیٰ رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام بندۂ بےدام ہے' ان ہی کے ارشادات عالیہ کو حق وہدایت سمجھتا ہے اور ان کے دامن میں وہی کچھ ہے' جو اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پایا ہے' وہ یقیناً اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جیتی جاگتی تصویر ہیں' پس ان ہی کی غلامی پر فخر ہے اور میرا کہنا تو یہ ہے کہ جتنے بھی اللہ کے پیارے ہیں'

میری آنکھوں کے تارے، سر کا تاج، دل کا سرور ہیں۔ مخفی نہ رہے، یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ آدمی بظاہر جو بھی کام کرے مگر اللہ عزوجل اس کو اجر و ثواب اسکی نیت کے مطابق ہی عطا فرمائیگا حدیث پاک میں ہے :

ان اللہ لا ینظر الیٰ صوارکم ولا الیٰ اعمالکم ولکن ینظر انی قلوبکم و نیا تکم

''بیشک اللہ نہیں دیکھتا تمہاری صورتیں اور نہ تمہارے اعمال لیکن وہ دیکھتا ہے تمہارے دلوں اور نیتوں کو۔''

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نیت کے مطابق اجر و ثواب عطا فرماتا ہے اور حکم شریعت کا مدار ظاہر پر ہے۔

آخر میں التماس کہ بحمد اللہ تعالیٰ فقیر نے کسی کی تکفیر تو کجا تفسیق بھی نہ کی، صرف اور صرف عبارات فقہاء نقل کر دیں ہیں اس سے زیادہ کام کی تو فقیر جرأت بھی نہیں کرتا کسی کو کافر تو کجا فاسق بھی اپنی جانب سے نہیں کہتا البتہ جن کے بارے میں فقہائے کرام نے ارشاد فرمایا کہ وہ کافر اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر تو ایسے کو فقیر مسلمان نہیں سمجھتا، کیونکہ فقیر عرض کر چکا کہ میں مقلد ہوں ٹھیٹھ مقلد، جو فقہائے کرام علیھم الرضوان نے فرمایا اسی کو حق جانتا ہوں البتہ تکفیر تو عطاء المصطفیٰ نے تراب الحق کی مسئلہ اتحاد مسمّٰی ضابطہ اخلاق پر کی ہے اور ان کو کافر قرار دیا یہ ان کا مسئلہ ہے ان سے معلوم کیجئے۔

اللھم ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ و نور عرشہ وزینۃ فرشہ سیدنا و مولیٰنا محمد والہ و اصحابہ وبارک وسلم.

مسلمانان اہلسنت کی خدمت میں التماس

فقیر نے ضیاء المصطفیٰ کے فتویٰ کی عبارت سے صرف چار جملے نقل کئے جس کی توضیح و تنقیح اتنی طویل ہوگئی جو کہ آپ کے سامنے ہے، اگر پورے فتویٰ پر نقد و تنقیح کی جائے تو ایک ضخیم کتاب بن جائے گی، چنانچہ فقیر نے اسی پر بس کیا کہ مسلمانان اہلسنت کیلئے اتنا ہی کافی ہے، آپ نے ضیاء المصطفیٰ صاحب کی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں دریدہ ذہنی دیکھ لی یہ دولت کا نشہ ہے آخر امیر کبیر ہیں ان کی نگاہ میں اگر قدر و منزلت ہے تو امراء اور رؤسا کی ہے ملاحظہ ہو تراب الحق صاحب نے دیوبندیوں، اہل تشیع اور غیر مقلدین سے اتحاد کر لیا اور لکھ کر دیدیا جس کے چند مضمون میں منقول کہ ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقہ کو کافر اور ان کے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں وغیرہ ہم پچھلے صفحات پر مذکور ہے اسی اتحاد (ضابطہ اخلاق) کی چند شقوں پر مفتی عطاء المصطفیٰ نے تراب الحق کی تکفیر کی اور ان کو کافر کہا کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج مگر اس پر بھی ضیاء المصطفیٰ نے نہ لب ہلایا نہ قلم چلایا اگر عطاء المصطفیٰ کے نزدیک تراب الحق کافر تھے تو کافر کی تعظیم بھی کفر کما لا یخفیٰ پھر اس کو ناظم تعلیم بنا کر تعظیم کا اعلیٰ درجہ عطا کیا تو عطاء المصطفیٰ پر کوئی حکم نہ لگایا اور اگر تراب الحق مسلمان ہیں تو ان کو کافر کہہ کر عطاء المصطفیٰ کافر ہوئے یا نہیں؟ یہ بھی نہ بتایا کہ ان لوگوں نے تو علمائے دیوبند کو بھی پیچھے چھوڑ دیا کہ جب علمائے دیوبند سے کوئی زید و عمر کے نام سے استفسار کرتا ہے اور کوئی عبارت کفریہ پیش کرتا ہے تو بڑی شان سے اس کے کفر کا فتویٰ دیتے اور

کافر کہتے ہیں مگر جب معلوم ہوتا کہ یہ تو ہمارا مولوی ہے تو اس کو شیر مادر بنا کر پی جاتے ہیں یہی حال آج کل دارالعلوم امجدیہ کراچی کا ہے۔اور جناب ضیاءالمصطفیٰ بھی اسی نگر کی ڈگر پر گامزن نظر آتے ہیں۔اگر ایسا نہ ہوتا تو تنبیہہ وہدایت اور حکم شریعت ضرور لگاتے۔مگر چونکہ امیرالامراء دولتمند ہیں ان کے بابت کوئی حکم کرنا تو کجا ان کے قلم کی روشنائی بھی خشک اور زبان گنگ ہوئی اگر برسے تو سیدالمرسلین محبوب رب العٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس پر خوب دریدہ دہنی کی اور دل کا بخار نکالا۔اور معاذاللہ داماد وسسر کہنے کو قابل صد فخر سمجھ کر صفحہ قرطاس کا منہ کالا کیا۔اب آیئے ملاحظہ کیجئے کہ ان کا مالک وخالق اور معبود ان کی شان کس طرح بیان فرماتا ہے۔

1...... اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے :

وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ (نشرح :4)

''اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کیا۔''

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

رفع اللہ تعالیٰ ذکرہ فی الدنیا والاخرۃ فلیس خطیب ولا تشھد ولا صاحب صلاۃ الا یقول اشھدان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ (الشفاء شریف جلد اول ص 12)

''کہ آپ کے ذکر کو دنیا وآخرت میں اتنا بلند کیا کہ کوئی خطیب یا کلمہ شہادت کہنے والا یا نماز پڑھنے والا ایسا نہیں جو اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ نہ کہے۔'' (ﷺ)

امام ابن عطا پھر امام قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنھما وغیرھا ائمہ کرام تفسیر قولہ تعالیٰ ورفعنا لك ذكرك میں فرماتے ہیں :

جعلتک ذکرا من ذکری فمن ذکرک ذکرنی (الشفاء شریف جلد اول ص12)

''(پیارے محبوب) میں نے تمہیں اپنا ذکر بنایا پس جس نے تمہارا ذکر کیا اس نے میرا ہی ذکر کیا۔''

مسلمانو! اللہ مالک ومعبود اپنے حبیب پاک صاحب لولاک احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تعارف کرا رہا ہے یہ ان کے تعارف کی ایک شان ہے اور یہ لوگ جو مصر ہیں (معاذاللہ) داماد وسسر پر وہ داماد اور سسر کے ذریعہ تعارف کراتے اور اسی پر مصر اور فخر کرتے اور بلاشبہ جائز بتاتے' تاکہ گستاخ اور اعدائے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو توہین اور گستاخی کرنے کیلئے ایک نیا باب کھول دیں' اب جو بھی گستاخی کرنا چاہے وہ بڑے کروفر سے گستاخی کرے' جس انداز میں اور جس طرح چاہے معاذاللہ سسر وداماد کہے' اگر کوئی دردمندان رضویت سے لب ہلائے اعتراض لائے تو جھٹ کہہ دیں گے کہ تمہارے ہی تو مفتی اور مولوی اور محدث وغیرہ اس کو جائز لکھ چکے ہیں ہم پر اعتراض کرتے ہوئے گستاخی کا حکم لگاتے ہو تمہارے مفتی بھی تو یہی حکم جاری فرماتے ہیں۔

2...... اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :

اَلاَ بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ (الرعد28)

''سن لو اللہ کے ذکر ہی میں دلوں کا چین ہے۔''

امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

عن مجاهد فی قوله تعالیٰ الا بذکر الله تطمئن القلوب بمحمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم واصحاب (الشفاء شریف جلد اول صـ 14)

''یعنی حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیت کریمہ أَلاَ بِذِكْرِ اللّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ ''ذکر اللہ'' سے مراد حضور اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور ان کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔''

حضور اکرم سید عالم ﷺ کے اسمائے پاک میں ایک اسم ''ذکر اللہ'' بھی ہے۔صاحب عناصر البرکات وشارح مزرع الحسنات اسم پاک ذکر اللہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

''یعنی جس نے دیکھا آپ کے جمال جہاں آرا کو'یا سنا آپ کے نام پاک کو'یا آپ کے احوال اور اخلاق حمیدہ کو'تو ذکر کیا اللہ تعالیٰ کا' اور ایمان لایا' اس پر پس وجود آپ کا سبب ہوا ذکر الٰہی کا پس گویا آپ سراپا ذکر اللہ ہیں' اپنے ہر احوال اور افعال اور صفات اور بیداری اور خواب میں اور اس واسطے کہ پہلے پہل آپ ہی کا ذکر' ذکر میں جاری ہوا۔اور پہلے پہل لوح میں مذکور ہوا اور جس نے ذکر کیا آپکا' پس تحقیق اس نے ذکر کیا اللہ کا اور جس نے آپ کی اطاعت کی اللہ ہی کی اطاعت کی' اور جس نے آپ سے بیعت کی اس نے اللہ ہی سے بیعت کی' پس آپ ذکر اللہ ہوئے ہر وجہ سے۔''

(عناصر البرکات صـ 61)

اے عزیز تامل کر کے دیکھ کہ اللہ عزوجل اپنے پیارے محبوب کو ذکر اللہ یعنی اپنا ذکر اور دلوں کا چین فرما رہا ہے اور وہ لوگ داما دوسسر کہنے پر مصر اور جائز بتاتے ہیں۔

3......﴾ اللہ مالک ومعبود ارشاد فرماتا ہے :

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ (الاحزاب 56)

''یعنی بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر۔'' (کنزالایمان)

اس آیت کریمہ میں یصلون فرمایا جو استمرار پر دال ہے یعنی ہمیشہ اور ہر وقت اللہ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر' اور یہ مولوی مفتی ان پر معاذ اللہ سسر اور داماد کا رشتہ جوڑنے پر مصر ہیں۔

4......﴾ اور قادر قیوم مومنین کو حکم دیتا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً (الاحزاب 56)

''یعنی اے ایمان والو! ان (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر درود اور خوب سلام بھیجو۔''

اللہ مالک القدوس درود و سلام بھیجنے کا حکم دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ ان پر خوب سلام بھیجو اور یہ لوگ سسر اور داماد کے کریہہ اور مذموم لفظوں سے منسوب کرنے پر مصر ہیں اور جائز کہتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ مالک و معبود مومنوں کیلئے ارشاد فرماتا ہے کہ اے ایمان والو میرے محبوب پر درود پڑھو اور خوب سلام پڑھو یہ لوگ کہتے ہیں کہ ان کو (معاذ اللہ) سسر اور داماد کہو' اور کہنا جائز ہے' ہر آدمی سسر اور داماد کہے' کوئی منع اور گناہ نہیں ہے' گویا صلوٰۃ و سلام کے عوض یہ تحفہ پیش کیا جارہا ہے۔

اللہ مالک و معبود تو ان کا تعارف کس شان سے کراتا اور ان کا ذکر پاک کس محبت بھرے عظیم و جلیل کلمات سے فرماتا ہے اور یہ لوگ اہانت پر مصر' ان کو سسر اور داماد کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا' اللہ عزوجل ہدایت دے اور گمراہی اور اہانت سے رجوع و توبہ کی توفیق عطا فرمائے امین۔

اللّٰہ مالک و معبود تو ان کے نام پاک سے بھی خطاب نہیں فرماتا

عزیزان ملت تامل فرمایئے کہ اللہ حی و قیوم جو ملک و معبود ہے وہ اپنے محبوب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نام پاک کے ساتھ ندا نہیں کرتا خطاب نہیں فرماتا ہے حالانکہ دیگر انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو نام کے ساتھ خطاب فرمایا ہے۔ مثلاً

یا آدم . یا نوح . یا ابراھیم . یا موسیٰ . یا عیسیٰ . یا داؤد . یا زکریا . یا یحییٰ علیھم الصلوٰۃ والسلام

کما قال جیسا کہ اللہ جل مجدہ نے ارشاد فرمایا:

يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ (البقرہ :35)

''اے آدم تو اور تیری بیوی جنت میں رہو۔''

يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ (ھود: 48)

''اے نوح کشتی سے اتر ہماری طرف سے سلام اور برکتوں کے ساتھ جو تجھ پر ہیں۔''

يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَذَا إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ (ھود: 76)

''اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑ بیشک تیرے رب کا حکم آچکا۔''

يَا مُوسَى إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي (الاعراف :144)

''اے موسیٰ میں نے تجھے لوگوں سے چن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے۔''

يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَى وَالِدَتِكَ (المائدہ :110)

''اے عیسیٰ مریم کے بیٹے یاد کر میرا احسان اپنے اوپر اور اپنی ماں پر۔''

يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ (ص 26)

''اے داوٗد بے شک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا۔''

یَا زَکَرِیَّا إِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ یَحْیَی (مریم 7)

''اے زکریا ہم تجھے خوشی سناتے ہیں ایک لڑکے کی جن کا نام یحییٰ ہے۔''

یَا یَحْیَی خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّةٍ (مریم 12)

''اے یحییٰ کتاب مضبوط تھام۔'' ......المختصراً

اور اللہ واجب الوجود حی وقیوم ملک ومعبود ذو الجلال والاکرام نے اپنے حبیب لبیب نبی الانبیاء سید الاصفیاء محبوب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نام نامی واسم گرامی کے ساتھ خطاب نہ فرمایا بلکہ پیارے پیارے القاب وخطابات سے مشرف فرمایا ان خطابات کی حقیقت اصلیہ وہی جانتا ہے بندے تو صرف حروف اور نقوش میں دیکھتے ہیں۔ مثلاً :

یٰسین، طٰہٰ، یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ، یَا أَیُّهَا الرَّسُولُ، یَا أَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ، یَا أَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وغیرھم

اور اگر کہیں اسم پاک کے ساتھ ذکر بھی فرمایا تو صرف اسم پاک کا ذکر نہ فرمایا بلکہ منصب رسالت ونبوت کے ساتھ ذکر فرمایا کما قال تعالیٰ فی کلام القدیم کہ فرمایا جاتا ہے۔

1......﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ (ال عمران 144)

''اور محمد تو ایک رسول ہیں۔'' ﷺ

2......﴿ مَّا کَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِکُمْ وَلَکِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّینَ (الاحزاب 40)

''محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔'' ﷺ

اس آیت کریمہ میں اللہ عزیز ومنان سے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک نبی الانبیاء سید المرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تین اوصاف کمال بیان فرمائے۔

اول......﴿ پیارے تم مردوں میں کسی کے باپ نہیں، اس بیان کی حکمت عظیمہ اللہ پھر اللہ کا پیارا رسول ہی جانتا ہے۔

دوم......﴿ لیکن اللہ کے رسول ہو (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

سوم......﴿ خاتم النبیین ہو کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہیں، تمہاری شریعت سے دوسری شریعت منسوخ اور تمہاری قیامت تک باقی۔

3......﴿ وَالَّذِینَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ (محمد2)

''اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا۔'' ﷺ

4......﴿ مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ (ﷺ) (الفتح 29)

’’محمد اللہ کے رسول ہیں۔‘‘ ﷺ

سیدنا عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی امت کو بشارت دیتے کما قیل فی القرآن المجید :

5...... ﴿ وَمُبَشِّراً بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ﴾ (الصف 6)

’’اوران رسول کی بشارت سنا تا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔‘‘ ﷺ

قرآن کریم میں حضور اکرم سید عالم ﷺ کا مخصوص ذکر شریف

نبی اکرم سید عالم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وہ القابات جو قرآن کریم میں اللہ جل جلالہ نے ذکر فرمائے ان میں سے چند یہ ہیں جیسے کہ :

النور، السراج، المنیر، المنذر، النذیر، المبشر، البشیر، الشاھد، الشھید، الحق المبین، خاتم النبیین، رؤف رحیم، الامین، قدم الصدق، رحمۃ للعٰلمین، نعمۃاللّٰہ، العروۃ الوثقیٰ، الصراط المستقیم، نجم الثاقب، الکریم، النبی الامی، داعی الی اللہ ﷺ اس کے ماسوا مشہور ومعروف اسمائے پاک میں :

مصطفی، مجتبیٰ، ابوالقاسم، حبیب اللّٰہ، رسول اللّٰہ، شفیع، مشفع، مصلح، طاھر، مبین، صادق، ھادی، سرور انس وجان، سید المرسلین، امام المتقین، قائد الغر المحجلین، صاحب حوض کوثر، صاحب الشفاعت، صاحب مقام محمود، صاحب الوسیلہ، صاحب التاج والمعراج، صاحب لواء الحمد، راکب البراق، صاحب حجت، شھنشاہ دوجھاں نبی آخر الزمان صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہ وبارک وسلم وغیرھم

عزیزانِ ملت! تامل فرمایئے اور غور وخوض کیجئے کہ اللہ ملک القدوس جو مالک ومعبود ہے اس نے قرآن حکیم میں حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے ساتھ کسی جگہ خطاب نہیں فرمایا بلکہ خبر بھی دی ہے تو کنایۃً اور وہ بھی نبوت ورسالت کے ساتھ' اس سے بڑھ کر اور کیا فخر ہوسکتا ہے' اور اس سے ارفع واعظم اور زیادہ باعزت مقام اور کون سا ہوسکتا ہے۔ جب کسی بزرگ یا معظم مخاطب کو نام لے کر نہ پکارا جائے بلکہ کنایۃً اس کو خطاب کیا جائے تو اس میں اس بزرگ کی غایت درجہ تعظیم ہے' کیونکہ جو تعظیم کے غایت درجہ پر پہنچا ہوا ہو اسی کی نسبت کنایہ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اگر وہ بادشاہ ہے تو یا ایھا الملک کہا جاتا ہے اور اگر امیر ہے تو یاایھاالامیر کہا جائیگا اگر خلیفہ ہے تو یاایھاالخلیفۃ سے خطاب کیا جائیگا۔ اللہ جل مجدہ نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فضیلت عظمٰی عطا فرمائی ہے' چونکہ آخری رتبے اور فضیلت علیا تک پہنچایا ہے' اسی لئے خالق معبود ومالک منان ہونے کے باوجود آپ کو یوں مخاطب فرمایا :

اول...... ﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً ﴾ ......الخ

دوم......﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ......الخ

سوم......﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ

چہارم......﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لاَ يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ

گویا اس قبیل سے متعدد آیات قرآن کریم میں مذکور جسکا انکار نہ کریگا مگر ہٹ دھرم ضدی۔

اے عزیز! تامل کر اور فکر صائب سے کام لے کہ اللہ جو مالک وخالق ومعبود ہے وہ اپنے پیارے محبوب بلکہ سید المحبوبین قائد الغر المحجلین امام المتقین رحمة للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر اوران کا تعارف اپنے بندوں سے کیسے ارفع واعلیٰ اور برتر وبالا کلمات سے کراتا' اوران کے ذکر پاک کو پاکیزہ اور رفیع الدرجات خطابات سے ندا فرماتا ہے کہ ان کا اسم مبارک لیکر خطاب نہیں کرتا' بلکہ کنایہ وتشبیہات میں بھی بے مثل اور محبت بھرے عظیم الدرجات خطابات سے موصوف فرماتا ہے' وہ کیسا مسلمان ہے جو قرآن حکیم وفرقان کریم کی ان تشبیہات اور کنایةً اور انداز بیان اور نورانی خطابات کے باوجود کہ ایسے ذیشان اور عظیم البیان کہ کسی غیر پر صادق ہی نہیں آتے اوران کے سوا کسی غیر میں ان کلمات کنایہ وتشبیہات رفعیہ کی اصلاً ایسی مثال ہی نہیں نہ کوئی اس درجہ کا حامل ہے۔

ہے مخصوص ان کیلئے مصطفائی
کوئی اور تو مصطفیٰ ﷺ بن کے آئے

فرط الم اس امر پر کہ مسلمان کہلائے اور سسر وداماد جیسے مکروہ الفاظ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب لائے بھی نہ شرمائے۔

برادران اہلسنت! قرآن مجید فرقان حمید کی یہ تمام تعلیم جو کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کے لئے ہے' وہ تو صرف مومنین کے لئے ہے اوراس میں غیر کا کوئی علاقہ ہی نہیں' چاہے وہ کتنا ہی امیر وکبیر ہو لہٰذا مومنین کے لئے تو یہ کنایہ وتشبیہات ہی کافی وشافی اور ان لوگوں کے لئے زحمت ونقمت کما قال تعالیٰ:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلاَ يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إَلاَّ خَسَاراً (بنی اسرائیل آیت 82)

''اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کیلئے شفا اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے''۔

مفتی مجیب اشرف صاحب ناگپوری کے فتویٰ پر ایک طائرانہ نظر

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلیٰ رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

مفتی مجیب اشرف لکھتے ہیں :

''کچھ رشتے ایسے ہیں جو عظمت و بزرگی پر دلالت کرتے ہیں ان میں شرعاً عرفاً نہ استخفاف ہے نہ اہانت کا پہلو۔ مثلاً باپ، دادا، نانا اور چچا وغیرہ اور کچھ رشتے محبت وانس پر دلالت کرتے ہیں جیسے بیٹا، پوتا، نواسہ اور بھتیجا وغیرہ اسی طرح سسر و داماد کا رشتہ ہے۔ ہمارے معاشرہ میں، سسر اور داماد کا رشتہ باپ بیٹے کی طرح سمجھا جاتا ہے، اس سے اہانت کا اشعار نہیں ہوتا ہاں اہانت کی نیت ہوتو حکم بدل جائیگا۔ کیونکہ احکام شرع کے نفاذ میں نیت کو بڑا دخل ہے۔ اچھے الفاظ بری نیت سے بولنا فسق سے کفر تک پہنچا دیتا ہے۔ سیدنا امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۶ ص ۱۷۳ پر ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: نام اقدس تعظیم کے ساتھ لینا فرض ہے خالی رسول کہنا اگر بقصد ترک تعظیم ہے تو کفر ہے ورنہ بلا ضرورت ہو تو برکات سے محرومی، اس سے معلوم ہوا کہ جن الفاظ کے معنی اچھے ہیں ان کو بقصد ترک تعظیم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بولنا کفر ہے۔'' انتہیٰ

مفتی جی! آپ کی اس مختصر تحریر میں چند اشکال جنم لیتے ہیں جن پر غور و خوض کرنا نہایت ضروری ہے۔

نمبر1......﴾ آپ نے ذکر رشتہ فرمایا جو مطلق ہے، اس میں کوئی قید نہیں صرف اس کے اقسام شمار فرمائے اور ان کی تعریف۔

نمبر2......﴾ رشتہ کی اصل باپ اور ماں ہیں، ان کی نسبت جس کو حاصل وہ سب رشتے دار ٹھہریں گے، تو آدمی صورت جو بھی ہیں خواہ وہ پہلے تھے یا اب ہیں یا آئندہ ہوں گے وہ سب حضرت سیدنا آدم و حوا علیہما السلام سے ہیں، تو سب ہی آپس میں رشتے دار ٹھہرے، یعنی سب کے باپ اور ماں ایک ہی ہیں، تو آپ نمرود، فرعون، ہامان، شداد اور قارون وغیرہم کو اپنے رشتے میں تسلیم کرتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ اگر کرتے ہیں تو ان کو عظمت والے رشتے میں ٹھہرائیں گے یا محبت والے میں؟

نمبر3......﴾ اگر آپ کی مراد رشتہ سے قرب رشتہ مراد ہے تو آپ ابولہب اور ابوطالب وغیرہ کو جو چچا ہیں ان کو لائق تعظیم تسلیم کرتے ہیں یا نہیں؟ اگر کرتے ہیں تو بزرگی و عظمت ثابت کریں، اور اگر نہیں تو اسکی وجہ بیان کیجئے؟

نمبر4......﴾ آپ لکھتے ہیں کہ سسر و داماد کا رشتہ باپ بیٹے کی طرح سمجھا جاتا ہے، تو آپ کے نزدیک باپ بیٹا ہونا اور ان کی طرح ہونے میں کوئی فرق ہے یا نہیں اگر ہے تو وہ کیا؟

نمبر5......﴾ ہر باپ اپنے بیٹے کو بیٹا کہتا ہے اور بیٹا کہہ کر پکارتا بھی ہے بیٹا اپنے باپ کو باپ ہی کہتا ہے اور باپ کہنے میں کوئی عار نہیں جانتا اور باپ کو والد، ابا، اور بابا وغیرہ کے معروف الفاظ سے خطاب کرتا ہے پھر سسر اپنے داماد کو داماد کہہ کر کیوں نہیں پکارتا؟ اسی طرح داماد اپنے سسر کو

سسر کہہ کر کیوں نہیں بلاتا' بلکہ جب آپس میں ہمکلام ہوں تو بالمواجہہ سسر اپنے داماد کو داماد اور داماد اپنے سسر کو سسر کیوں نہیں کہتا ہے؟ اگر آپ کے یہاں کوئی ایسی دلیل ہو تو پیش کیجئے۔

نمبر6......﴾ داماد اپنے سسر کو سسر کہنے میں ننگ و عار سمجھتا اور کہنے میں ابا، ماموں، انکل وغیرہ کہتا ہے اسی طرح سسر اپنے داماد کو داماد کہہ کر خطاب نہیں کرتا بلکہ اگر داماد کسی صفت سے موصوف ہو جیسے حافظ کو حافظ صاحب کہے گا' اگر مولوی ہو تو مولوی صاحب کہے گا' اگر ڈاکٹر ہے تو ڈاکٹر صاحب کہے گا' اگر کچھ بھی نہیں تو نام لے گا' داماد نہ کہے گا' اسی طرح داماد سسر کو نہایت تعظیمی کلمات سے خطاب کریگا سسر کے لفظ سے ہرگز خطاب نہ کرے گا' نہ پکارے گا۔ معلوم ہوا کہ یہ الفاظ سسر و داماد مذموم اور مکروہ ہیں ہر شریف انسان احتیاط برتتا ہے' اگر بغرض حاجت کہنا پڑے تو طوعاً و کرھاً کہے گا۔

نمبر7......﴾ پھر مالک دوجہاں شہنشاہ کون و مکاں مالک رقاب الامم سید المحبوبین صاحب عرش نشیں نبی الانبیاء سید الرسل احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے آپ حضرات ایسے مکروہ الفاظ کا استعمال جائز بتاتے نہیں شرماتے۔

نمبر8......﴾ اپنے اسی فتویٰ میں اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند کے ساتھ لکھتے ہیں'' نام اقدس تعظیم کے ساتھ لینا فرض ہے۔'' گویا آپ کے نزدیک اس فرض کی ادائیگی ان ہی الفاظ سسر اور داماد پر موقوف ہے' اور حضرت علامہ صدر شریعہ کے نزدیک لفظ سسر میں اہانت اور توہین ہے جس کو وہ برا بتاتے ہیں' آپ اس ہی کو جائز اور روا گردانتے ہیں' تو ادائیگی فرض تو نہ ہوئی بلکہ فرض سے بغاوت کا نشان اعظم ہے۔

نمبر9......﴾ مولوی صاحب! دیکھو وہ تمہارا مسلم محدث کبیر ضیاء المصطفیٰ اپنے فتویٰ 25 / جمادی الاولیٰ 1424ھ میں ختنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنھما کے معاملہ میں لکھتا ہے'' ان حضرات کی تعریف و تعارف کے قصد سے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کا سسر کہنا بھی جائز ہے۔ (پھر لکھتا ہے) ہاں اہانت و دشنام کیلئے بھی انکا استعمال رائج ہے۔'' مفتی صاحب! اب کیا حکم لگاتے ہو' اپنے محدث کبیر ضیاء المصطفیٰ پر' یا آپ کا دین بھی یہی ہے' دیکھو تمہارے محدث نے علمائے دیوبند کو بھی پیچھے چھوڑ دیا اور کیسی تقدیم کی حالانکہ علمائے دیوبند گستاخ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مشہور ہیں' ان کی بھی سن لو مولوی حسین احمد صدر المدرسین دار العلوم دیوبند لکھتا ہے :

'' حضرت مولانا گنگوہی فرماتے ہیں کہ: جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرور کائنات علیہ السلام ہوں اگر چہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔'' (الشہاب الثاقب صـ57 کتبخانہ رحیمیہ دیوبند)

اور یہ تمہارا محدث لکھتا ہے کہ :

'' لفظ سسر اور داماد اہانت اور دشنام کیلئے رائج ہیں اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے (معاذ اللہ) ان کا استعمال جائز ہے۔''

فیصلہ کر لیجئے کہ دونوں میں گستاخ ترین کون ہے؟ مفتی جی سن لو! جو ہمارے مالک و مولیٰ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گستاخ ہے اس کی ہمارے نزدیک کوئی قدر نہیں۔

نمبر10...... ﴾مفتی جی آپ لکھتے ہیں :

’’احکام شرع کے نفاذ میں نیت کو بڑا دخل ہے اچھے الفاظ بری نیت سے بولنا فسق سے کفر تک پہنچا دیتا ہے۔‘‘

اس کی فتاویٰ رضویہ شریف سے دلیل لاتے ہیں :

’’نام اقدس تعظیم کے ساتھ لینا فرض ہے خالی رسول کہنا اگر بقصد ترک تعظیم ہے تو کفر ہے۔‘‘

مفتی صاحب! یہ تو دیکھ لیا مگر یہ نہ دیکھا کہ یہی اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

’’قصد قلب کلمات لسان سے ظاہر نہ ہوگا تو کیا وحی اترے گی کہ فلاں کے دل کا یہ ارادہ تھا اور صریح لفظ شنیع وقبیح میں سوق کلام خاص بغرض توہین ہونا کس نے لازم کیا' کیا اللہ ورسول کو برا کہنا اسی وقت کلمہ کفر ہے جب بالخصوص اسی امر میں گفتگو ہو ورنہ باتوں باتوں میں جتنا چاہے برا کہہ جائے کفر وکلمہ کفر نہیں‘‘۔

(الکو کبة الشھابیه صـ30 مطبوعه هندوستانی پریس کندیگر ٹوله بنارس)

مفتی صاحب! یہ تو آپ کو تسلیم ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اقدس تعظیم کے ساتھ لینا فرض ہے تو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) سسر اور داماد کے ساتھ کہنا یہ ادائیگی فرض اسی پر موقوف گویا آپ کے نزدیک سسر و داماد انتہائی تعظیم کیلئے بولے جاتے ہیں' تو آپ کے نزدیک جو عزت وکرامت معاذ اللہ سسر و داماد میں ہے وہ معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنے میں نہیں' آپ نے سسر و داماد کہہ کر تعظیم کا فرض ادا کر دیا' اس سے زیادہ کوئی تعظیمی کلمات آپ کے پاس نہیں۔

قصد ونیت میں عظمت واہانت کا حال اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے' کلمہ تو منافقین بھی پڑھتے تھے' تو اللہ عزوجل نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی نازل فرما کر مطلع فرمایا کما قال تعالیٰ :

إِذَا جَاءَکَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّکَ لَرَسُولُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّکَ لَرَسُولُهُ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ (المنٰفقون:1)

’’جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔‘‘ (کنزالایمان)

مطلب یہ ہوا کہ قصد ونیت کا حال اللہ عزوجل بذریعہ وحی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تعلیم فرمائے اور مفتی صاحب نیت وقصد پر از خود حکم لگائیں اور احکام شرع کا نفاذ فرمائیں سبحان اللہ۔ مومن کیلئے اتنا ہی کافی' باقی بحث عبث وفضول ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

مفتی غلام مصطفی صاحب انوار العلوم ملتان اور ان کا فتویٰ

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحۡمَدُهٗ وَ نُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡم

مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں :

''محبت کا ایک خود ساختہ پیمانہ مقرر کر کے اس پر پورا نہ اترنے والوں کو کافر واجب القتل وغیرہ قرار دینا بہت بڑا ظلم ہے۔''......الخ

مفتی صاحب! آپ کو یہ شکایت کس سے ہے' اور کون اس جرم کا مرتکب ہے' ذرا نشاندہی فرمایئے اور ثبوت دیجئے' اگر آپ دلیل نہ دے سکے اور ثبوت فراہم نہ کر سکے تو ایک مسلمان پر جس کی جانب بھی آپ کا گمان یا اشارہ ہے' اس کی نسبت بہتان صریح ہوگا یا نہیں۔ هَاتُوا بُرۡهَانَكُمۡ إِن كُنتُمۡ صَادِقِيۡنَ

بالفرض! اگر آپ تک ایسی کوئی خبر آئی تو کیا آپ نے اس خبر کی تصدیق فرمائی یا نہیں' فرمائی تو ثبوت' مفتی صاحب کیا آپکے روبرو کسی نے ایسی جرأت کی ہے' اگر ایسا ہے تو اس کا نام ونشان بیان فرمایئے' یوں ہوا میں تیر چلانا دانشمندوں کا کام نہیں۔

اگر بالفرض کوئی ایسا ثبوت آپ کے پاس موجود نہیں تو یہ ایک خبر ہی ہوگی اور خبر کی تعریف سے کیا آپ واقف نہیں؟ اور ایسے موقعہ پر آپ کو اللہ عزوجل کا حکم یاد نہ آیا وہ مولیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِيۡنَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمۡ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيۡبُوا قَوۡماً بِجَهَالَةٍ فَتُصۡبِحُوا عَلَى مَا فَعَلۡتُمۡ نَادِمِيۡنَ (الحجرات 6)

''یعنی اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو کہ کہیں کسی قوم کو بے جانے ایذا نہ دے بیٹھو پھر اپنے کئے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔'' (کنزالایمان)

آپ فرمائیں گے کہ خبر رساں کے فاسق ہونے کی کیا دلیل' ہم عرض کریں گے کہ اس کے ثقہ ہونیکا کیا ثبوت' جبکہ نہ اس کا نام ہے نہ نشان اور نہ ہی پیغام' تو یہ سب فرضی کاروائی ہے' جن رشتوں کا آپ نے ذکر فرمایا :

''جیسے والدین اور اولاد کا باہمی رشتہ اسی طرح سسر و داماد کا رشتہ لائق شفقت رشتوں کا نام ہے......الخ۔''

مفتی صاحب! کیا یہ رشتے مسلمانوں ہی سے متعلق ہیں' غیر مسلموں میں معمول نہیں؟ گاہ باپ بیٹوں میں سسر و داماد میں سخت کلامی ترش کلامی سے بڑھ کر نوبت گالی گلوچ تک پہنچ جاتی ہے' تو کیا یہ سب کافر ہو جاتے ہیں' کیا یہ رشتے ضروریات دین اور شرائط ایمان میں داخل ہیں' اگر داخل ہیں تو کفار و مشرکین میں یہی رشتے کیوں موجود؟

مفتی صاحب! سب سے قریب ترین رشتہ باپ اور بیٹے کا ہے کہ دنیا میں اور دنیا داروں میں اس سے قریب کوئی رشتہ نہیں' اور آپ کے نزدیک جو اس میں کلام کریں وہ منکرین رشتہ ہیں' اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :

وَنَادَى نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِى مِنْ أَهْلِى وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ ☆ قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ (ھود 45,46)

''اور نوح نے اپنے رب کو پکارا' عرض کی اے میرے رب میرا بیٹا بھی تو میرا گھر والا ہے اور بیشک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بڑا حکم والا' فرمایا اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں نہیں بیشک اس کے کام بڑے نالائق ہیں تو مجھ سے وہ بات نہ مانگ جس کا تجھے علم نہیں۔'' (کنزالایمان)

ملاحظہ فرمایئے! سیدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض کر رہے ہیں :

''اے میرے رب میرا بیٹا۔''

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :

''اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں نہیں۔''

معلوم ہوا کہ بیٹا ہونا تو بڑی بات ہے وہ بیٹا ان کے گھر والوں میں بھی شامل نہیں' اس کا رشتہ ہی سیدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ختم ہو گیا۔ اب کیا (معاذ اللہ) اللہ عزوجل پر منکرین رشتہ کا حکم لگائیں گے؟

مفتی جی! آپکا وہ خنجر آبدار ہم پر نہ پڑا' اسکا کاری وار اس آیت کریمہ پر پڑا یہ آپکا اپنا معاملہ ہے' مفتی صاحب! آپکے اوصاف رشتہ میں ہر کافر و مشرک' منافق مرتد وغیرہ سب ہی داخل ہیں کوئی بھی اس رشتہ سے خارج نہیں' اگر کسی کافر و مشرک منافق مرتد جن میں یہ رشتے نہ ہوں تو ثبوت دیجئے' دلیل پیش کیجئے۔ بحمدہ تعالیٰ ہر مومن ان اوصاف رشتہ سے مامون و محفوظ ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمایئے ہمارا رسالہ تزویج النساء فی التحریم النکاح۔

مفتی جی! آپ کے اصول رشتہ کی بنیاد ماں و باپ پر موقوف اور محصور اور ہمارے رشتہ کی بنیاد محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مامون و محفوظ' اس کے سوا اس میں کوئی نہ تو داخل ہے اور نہ شامل' ہر مشرک کافر بلکہ ہر بدمذہب و گمراہ سے پاک اور محفوظ ہے۔

مومن کی بنیاد رشتہ

مفتی صاحب! ہمارے رشتہ کو اللہ عزوجل نے اپنی رحمت کاملہ سے منسلک فرمایا ارشاد فرماتا ہے :

قُلْ يَا عِبَادِىَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (الزمر : 53)

''تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جان پر زیادتی کی' اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو' بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے' بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔'' (کنزالایمان)

معلوم ہوا کہ مومن وہی ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ اور غلام ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہیں یہی ہمارے رشتوں کی اصل بنیاد ہے' چنانچہ اللہ عزوجل دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے :

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (الحجرات : 10)

''مسلمان مسلمان بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرواور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو۔''

اس امت مرحومہ حضور نبی الانبیاء سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں شیخین معظمین سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی عظمت و جلالت محتاج بیان نہیں' وہ حضور سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ولایت کے انتہائی درجہ پر فائز' کہ اس سے آگے منزل نبوت ہے' وہ بایں شان جلالت کہ جب سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آزاد کر کے حاضر بارگاہ عالم پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوتے ہیں تو کیا عرض کرتے ہیں' یہ مولینا العارف باللہ القوی مولوی معنوی قدس سرہ سے مثنوی شریف میں سنئے۔ ؎

گفت ما دو بندگان کوئے تو

کردمش آزاد ہم بر روئے تو

حضور سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں کہ :

''یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم دونوں حضور کے بندے ہیں۔''

گویا بندہ ہونے پر ناز اور اسی پر افتخار رہے' سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جن کی عظمت شان یہ ہے کہ حضور اکرم سید عالم ﷺ فرمائیں کہ :

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے۔''

بایں شان وشوکت اپنے خطبہ میں برسر منبر فرماتے ہیں :

قد كنت مع رسول الله (صلى الله تعالىٰ عليه وسلم) فكنت عبده و خادمه

''میں حضور (پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی بارگاہ میں تھا پس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ تھا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خادم تھا۔''

کچھ تو تامل کیجئے اور فکر صائب سے کام لیجئے کہ سیدنا امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بندہ اور خادم ہونے پر ناز فرمائیں اور باعث افتخار بتائیں۔

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

مفتی جی! دیکھو مسلمان مسلمان بھائی ہیں جیسا کہ اللہ مالک و معبود نے فرمایا مگر مسلمانوں میں بھی کفو کو بڑا دخل ہے' جولاہا سیدزادی کا کفو

نہیں، پھر سرکار دو جہاں مالک کون ومکاں کا کون کفو ہوسکتا ہے، اللہ واحد قہار نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بے مثل و بے نظیر بنایا نہ کوئی ان کا ثانی ہے اور نہ ان کا ہمسر، یہ خالق ومخلوق کے درمیان ایک وسیلہ عظمیٰ ہیں اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
حق یہ کہ ہیں عبد الٰہ اور عالم امکاں کے شاہ
برزخ ہیں وہ سر خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

مفتی جی! داماد جس کو سسر اپنی لخت جگر دیتا ہے، اس کا داماد پر بہت بڑا احسان ہے، شاید اس سے آپ کو بھی فرار نہ ہو، مگر میرے آقا و مولیٰ دو عالم کے سرتاج محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس اصول سے بہت برتر و بالا ہیں، وہ جس کی صاحبزادی کو شرف قبولیت فرمائیں، ان کا اس پر بے حد احسان بے پایاں اکرام ہے کیا نہ دیکھا جن کی صاحبزادیوں کو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شرف زوجیت عطا فرمایا وہ دنیا و آخرت میں تمام عورتوں سے ممتاز ہوگئیں، قرآن کریم نے ان کا مذکور فرمایا اور ارشاد ہوا :

وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ وَأُوْلُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ

(الاحزاب: 6)

''اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں، اور رشتے والے اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں بہ نسبت اور مسلمانوں اور مہاجروں کے۔'' (کنزالایمان)

البتہ وہ ہمارے آقا و مولیٰ ہیں اور ہم ان کے بندے و غلام پس ہر آدمی تو کجا بلکہ ہر مسلمان کی طرح ہم ان کو سسر و داماد سے معنون نہ کریں گے، اعلیٰحضرت مجدد دین وملت امام اہلسنت سیدی سندی ومولائی امام احمد رضا خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎

وہ شرف کہ قطع ہیں نسبتیں وہ کرم کہ سب سے قریب ہیں
کوئی کہہ دو یاس و امید سے وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں
وہی نور حق وہی ظل رب ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں
وہی لا مکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہیں جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

عزوجل ﷺ

تامل کیجئے اور فکر صائب سے کام لیجئے! تو شیخین معظمین اور ختنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ان کا علم بے مثال اور نشان بے نظیر

ہے کہ ان حضرات شیخین وختنین کے سوا کسی غیر پر صادق آتا ہی نہیں' پس ان کے قرب رشتہ کی یہی ایک پہچان عظیم الشان ہے کہ انسان تو انسان بلکہ مومنین میں بھی نہ ان کا کوئی ثانی ہے نہ ہمسر' مزید براں! حقیقی اوصاف حمیدہ اور خصائل شریفہ بے حدو بیشمار ہیں۔

تو ان حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف وتعارف کما حقہ آج نہ کوئی جانتا ہے اور نہ کوئی کرا سکتا ہے' یہ بالکل ناممکن اور دشوار کام ہے۔ آج کی اس دنیا میں اب تو علم بھی اٹھ رہا ہے علماء کرام علیہم الرضوان بھی تشریف لے جا چکے ہیں' اب ہے کوئی عالم دین ایسا جو ان کے مناصب ومناقب بیان کرے جیسا کہ وہ حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں پھر تعریف اور تعارف کیا معنیٰ' جبکہ ان حضرات کرام کی حقیقت حال سے کوئی واقف ہی نہیں۔

مفتی صاحب! جو لوگ بزعم خویش ختنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مدح اور تعریف وتعارف کے قصد سے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ وسلم کا (معاذ اللہ) داماد اور سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کا سسر کہنا جائز قرار دیتے ہیں اور یہ بھی تسلیم ہے کہ داماد بمنزلہ بیٹا اور سسر بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے۔ پھر کیا وجہ کہ جو بمنزلہ بیٹا ہو اس کا بقصد تعریف وتعارف بیان کیا جائے اور جو بمنزلہ باپ کے ہو اس کا بقصد تعریف اور تعارف نام بھی نہ لیا جائے' یہ تو صریح خیانت ہے یا نہیں؟

پس دیانت کا تقاضہ تو یہ ہے کہ جو بمنزلہ باپ کے بزرگ ومعظم ہو ان کا ذکر بھی بقصد تعریف وتعارف کرنا لازم ٹھہرے۔ ان لوگوں کو چاہئے کہ ازواج مطہرات میں سے ہر ایک کے والد کا بقصد تعریف وتعارف ان کے نام شمار کرائیں اور بتائیں کہ یہ حضرات حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے (معاذ اللہ) سسر بمنزلہ باپ کے بزرگ اور معظم ہیں؟ تو کیا ان لوگوں نے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول اللہ ہونے کا سچا حق ادا کیا یا نہیں؟ ان کے نزدیک یہی حق ہے مگر ہمارے نزدیک یہ صراحۃً محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس کا انکار صریح ہے۔

ہمارے ایمان کا یہ تقاضا ہے ساری مخلوق حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محتاج اور بندہ وغلام ہے' جس کو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کرم عمیم سے اور فضل عظیم سے اپنا تقرب عطا فرمایا' وہی عزت وکرامت والا ہے اور جس نے ان سے ناتا توڑ دیا' منہ موڑ لیا' سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو چھوڑ دیا' وہی ملعون ومردود ہو کر بارگاہ الٰہی سے راندۂ درگاہ ہو گیا' اور جن لوگوں نے داماد کا رشتہ نکالا تو سسر کا رشتہ ازخود نکل آیا' جب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا (معاذ اللہ) کا سسر جان لیا تو سسر کو داماد سے افضل واعلیٰ اور برتر بالا مان لیا۔

فیصلہ کیجئے اور بتایئے! کہ فضل رسالت کا انکار لازم آیا یا نہیں؟ آپ کا یہ لکھنا کہ :

"خود ساختہ معیار محبت قائم کرنے والے حضرت عثمان غنی وعلی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر لفظ ختن کے استعمال کو بھی جائز قرار نہیں دیتے۔"

مفتی جی! یہ آپ کا بہتان صریح ہے اور افترائے قبیح' ہم ختن ہی نہیں بلکہ ختنین کریمین کہتے ہیں' چونکہ ان کی شان سب سے ممتاز اور منفرد اور ان سے بالا' شیخین اور یہ کلمات ان کے غیر پر صادق آتے ہی نہیں' سوائے ان حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے۔ مفتی جی! آپ نے اپنے

زعم باطل میں لکھ مارا کہ :

''یہ الفاظ بطور گالی کے استعمال ہوتے ہیں اس لئے یہ حضور علیہ السلام اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان پائے جانے والے رشتوں کیلئے نہ بولے تو اس بات میں کوئی وزن نہیں ہے............الخ۔''

مفتی جی! یہ آپ کا اپنا دین ہے دوسرے پر کیوں مسلط کرتے ہیں' آپ تو ''ایم۔اے'' ہیں سب تو ایم۔اے نہیں' ہم کو ہمارے رب تعالیٰ ہمارے مالک ومعبود نے ایمان والوں کو ایمان لانے کے بعد اپنے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کا حکم فرمایا۔ کما قال اللہ تعالیٰ :

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً☆لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلاً (الفتح : 8,9)

''بے شک ہم نے (اے محبوب) تمہیں بھیجا حاضر وناظر اور خوشی اور ڈر سناتا' تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔''

ملاحظہ فرمایئے کہ دین اسلام بھیجنے قرآن مجید نازل فرمانے کا مقصود ہی مولیٰ عزوجل تین باتیں بتاتا ہے :

اول......﴾ کہ لوگ اللہ ورسول پر ایمان لائیں۔

دوم......﴾ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کریں۔

سوم......﴾ اللہ کی عبادت کریں۔

پس معلوم ہوا کہ ایمان لانے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کا حکم دیا' کہ بغیر تعظیم وتوقیر سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے' کوئی عبادت قابل قبول نہیں تو تعظیم شرائط سے ٹھہری' جو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر نہ کرے ایسوں کے واسطے اللہ عزوجل نے فرمایا :

وَقَدِمْنَا إِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُوراً

''جو کچھ اعمال انہوں نے کئے ہم نے سب برباد کر دیئے۔''

معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر مدار ایمان مدار نجات اور مدار قبول اعمال ہے' کہ بغیر اس کے کسی کا کوئی عمل مقبول نہیں۔ اور تعظیم وتوقیر ہے حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی' جو کہ محبت والفت کا نشان ہے۔ جتنی محبت زیادہ اتنی ہی تعظیم زیادہ اور جس کو جتنی محبت وتعظیم زیادہ قوی' اس کا ایمان اتنا ہی قوی۔ آپ تو ''ایم۔اے'' ہیں آپ کے نزدیک کسی عنوان سے ہو' ان کی محبت و تعظیم میں (معاذ اللہ) کوئی وزن ہی نہیں' آپ کے نزدیک اگر وزن ہے تو ان کے سسر اور داماد کہنے میں ہے' اس کا معنی یہ ہوا کہ آپ کے نزدیک تعریف اور تعارف کرانے میں ان کا سسر اور ان کا داماد کہنے میں جو تعظیم ہے وہ کسی دیگر کلمات میں نہیں ہے۔

مگر مومنین مخلصین محمد رسول اللہ ﷺ ﷺ ﷺ کا اقرار کرتے ہیں اور ان کی تعریف وتعارف ارفع واعلیٰ کلمات سے کرانا

واجب سمجھتے ہیں، گویا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں ان کی تعریف وتعارف ارفع و اعلیٰ وبرتر وبالا کلمات سے کراتے ہیں مثلاً :

نبی الانبیاء، سید الاصفیاء، حبیب کبریا، نبی الحرمین، امام القبلتین، سید المرسلین، محبوب رب العٰلمین، صاحب قاب قوسین، شفیع المذنبین، رحمۃ العٰلمین، سید الثقلین، الحریص علی المسلمین، الرؤف الرحیم بالمومنین، ھو النور المبین، والقوی المتین، سند جمیع الانبیاء والمرسلین، الذی کان نبیا وادم بین الماء والطین، مراد المشتاقین، شمس العارفین، سراج السالکین، مصباح المقربین، وسلیتنا فی الدارین، شمس الضحیٰ، بدر الدجیٰ، نور الھدیٰ، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ الہ وبارک وسلم

اور آپ کا یہ ارشاد فرمانا :

"رہی یہ بات کہ یہ الفاظ بطور گالی کے استعمال ہوتے ہیں، اس لئے حضور علیہ السلام اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان پائے جانے والے رشتوں کے لئے نہ بولے جائیں تو اس بات میں کوئی وزن نہیں کیونکہ اگر کوئی لفظ معنوی اعتبار سے گالی نہ ہو بلکہ وہ معنوی اعتبار سے مقدس لفظ ہو اور اس لفظ کا استعمال پاکیزہ انداز سے کیا جاتا ہو لیکن کسی جگہ کے لوگ اس لفظ کو گالی کے طور پر استعمال کرنے لگیں تو یہ ان کی جہالت ہوگی، ان کی وجہ سے اس لفظ کا صحیح استعمال ترک نہیں کر دیا جائے گا مثلاً قرآن مجید میں مسجد کیلئے لفظ حرام بطور صفت لایا گیا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے :

من المسجد الحرام

لیکن یہ لفظ بعض علاقوں میں گالی کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور کہہ دیتے ہیں انت ولد الحرام تو حرامی ہے، تو کیا اب مسجد حرام کہنا چھوڑ دینا چاہیئے۔"

مفتی جی! یہ آپ کا الزام مسلمانوں پر نہیں بلکہ مسلمانوں کے معبود اللہ عزوجل پر ہے، وہ ارشاد فرماتا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَقُولُواْ رَاعِنَا وَقُولُواْ انظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ (البقرۃ : 104)

"اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔"

حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب علیہ الرحمہ اسکی تفسیر میں فرماتے ہیں :

"جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم وتلقین فرماتے، تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کرتے راعنا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکے یہ معنی تھے کہ "یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے حال کی رعایت فرمایئے"، یعنی کلام اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجئے۔

یہود کی لغت میں یہ کلمہ سوءادب کے معنی رکھتا تھا انہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا۔حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ‘یہود کی اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا اے دشمنان خدا!تم پر اللہ کی لعنت اگر اب میں نے کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اس کی گردن ماردوں گا یہود نے کہا ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں اس پر آپ رنجیدہ ہوکر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں راعنا کہنے کی ممانعت فرمادی گئی اور اس معنی کا دوسرالفظ انظرنا کہنے کا حکم ہوا۔‘‘

مسئلہ !اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی تعظیم وتوقیر اور ان کی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے‘اور جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع۔

مسئلہ! دربار انبیاء میں آدمی کو ادب کے اعلیٰ مراتب کا لحاظ لازم ہے۔

مسئلہ !للکفرین میں اشارہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے(اگرچہ کسی زبان میں ہو)۔‘‘

(خزائن العرفان)

آپ کی فقاہت خودساختہ سے چند اشکال پیدا ہوتے ہیں :

نمبر......1﴾’’رہی یہ بات کہ یہ الفاظ (خسرو داماد) بطور گالی کے استعمال ہوتے ہیں۔‘‘ آپ نے ان الفاظ کو بطور گالی استعمال ہوتے ہیں مان لیا(ان کا بطور گالی استعمال ہونا مان لیا)

نمبر......2﴾کیا کلمہ راعنا کو بھی بطور گالی استعمال ہونا ثابت فرمائیں گے؟

نمبر......3﴾اگر کلمہ راعنا کا بطور گالی مستعمل ہونا ثابت تو کیا صحابہ کرام کو اس کا مرتکب ٹھہرائیں گے۔

نمبر......4﴾آپ کیلئے اس بات (گالی) میں کوئی وزن نہیں تو کلمہ راعنا کو معاذ اللہ اس سے بھی بدتر جانتے ہیں۔

نمبر......5﴾آپ فرماتے ہیں’’اگر کوئی لفظ معنوی اعتبار سے گالی نہ ہو‘‘تو کیا کلمہ راعنا معنوی طور پر گالی تھا؟

نمبر......6﴾آپ لکھتے ہیں’’اگر کسی جگہ کے لوگ اس لفظ کو گالی کے طور پر استعمال کرنے لگیں تو ان کی جہالت ہوگی۔‘‘پھر کلمہ راعنا کو جو مقدس لفظ ہے اور گالی نہیں سوءادبی کے طور پر استعمال کرنے کو کفر کیوں فرمایا گیا جبکہ آپ کے قول کے مطابق یہ جہالت تھی‘یہ جہالت کس کی جانب شمار کی؟

نمبر......7﴾آپ فرماتے ہیں’’ان کی جہالت کی وجہ سے اس لفظ کا صحیح استعمال ترک نہیں کردیا جائے گا۔‘‘تو یہود بے بہبود کی سوءادبی کی بنا پر صحیح ہی نہیں بلکہ مقدس کلمہ راعنا کے استعمال سے صحابہ کرام کو کیوں منع فرمایا گیا؟یہ خدا پر حکم لگایا ہے۔

نمبر......8﴾کیا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نیت میں کوئی گستاخی اور اہانت کا ثبوت پایا گیا؟پھر ان کو منع کیوں فرمایا۔

نمبر......9﴾اگر بالفرض باطل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نیت میں کسی قسم کا استخفاف تھا تو اللہ علیم وخبیر ہے اس سے قبل ازیں ہی یہ حکم

کیوں نہ جاری فرمایا۔

نمبر......10﴾آپ لکھتے ہیں ''کسی جگہ کے لوگ......الخ۔'' یہود تو مدینہ منورہ ہی میں رہتے تھے انہوں نے لفظ راعنا کو کیوں سوءادبی پر استعمال کیا؟

نمبر......11﴾اگر بقول آپ کے یہود نے اپنی جہالت سے سوءادبی کے معنی اختیار کئے تو ان کو جاہل کیوں نہ فرمایا گیا؟

نمبر......12﴾یہود نے اگر بربنائے جہالت کلمہ راعنا کو استعمال کیا تو ان کو کافر کیوں فرمایا گیا؟

نمبر......13﴾اگر یہود نے بربنائے جہالت کلمہ راعنا کا استعمال سوءادبی کے طور پر کیا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کیوں منع فرمایا گیا؟ جبکہ آپ کی دلیل خود ساختہ یہ ہے کہ ''اس لفظ کا صحیح استعمال ترک نہیں کیا جائے گا'' تو چاہئے تھا کہ ان کی گستاخی کے باوجود صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس کے ترک کا حکم نہ دیا جاتا۔

نمبر......14﴾آپ نے لفظ حرام بطور استدلال پیش کیا کہ اللہ عزوجل نے من المسجد الحرام فرمایا تو حرام پر آپ نے حرمت مطلق کا حکم لگایا' چنانچہ اس کے مقابل انت ولد الحرام سے حرامی بتایا' یہ تو اللہ عزوجل کے کلام پر کلام اور اس پر اعتراض ہے کہ اس نے متعدد جگہ مسجد الحرام' بیت الحرام 'ملاء الحرام' شهر الحرام' وغیرہ ارشاد فرمایا تو اسی پر اعتراض کیا۔

نمبر......15﴾اب اسی ذات پاک سے سوال کریں کہ اے اللہ تو نے کتنی جگہ مسجد الحرام' بیت الحرام' شہر الحرام وغیرہ فرمایا اور اسی حرام کو ربوٰا کے ساتھ بھی ذکر کیا حرم الربوٰا فرمایا' کیا دونوں میں یکسانیت ہے؟

نمبر......16﴾آپ کا یہ کلام غمازی کر رہا ہے کہ آپ کو صفت وموصوف مضاف مضاف الیہ اور مشترک ومترادف اور ظرف ومظروف وغیرہ کا بھی علم نہیں اب کسی ذی علم کے حضور زانوئے ادب طے فرمائیں اور ان کے حضور دست سوال دراز کریں۔

نمبر......17﴾کیا نہ دیکھا کہ یہی مدینہ طیبہ وہی سرزمین تو ہے جس کو یثرب کہا جاتا تھا اور یثرب ہی مشہور تھا مگر جب حضور اکرم سید عالم نور مجسم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے قدم مبارک سے اس سرزمین کو عزت بخشی تو اب اس کو ایسا شرف حاصل ہوا کہ محتاج بیان نہیں' وہی یثرب اب مدینہ منورہ مدینہ طیبہ ہو گیا اور یثرب کہنا سخت ممنوع ہو گیا۔ ع

مکان کو شرف ہے مکیں کے قدم سے

مفتی صاحب آپ لکھتے ہیں :

''اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے من المسجد الحرام لیکن یہ لفظ بعض علاقوں میں گالی کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور کہہ دیتے ہیں انت ولد الحرام تو حرامی ہے تو کیا اب مسجد حرام کہنا چھوڑ دینا چاہئے۔''

آپ کی یہ عبارت غمازی کر رہی ہے کہ آپ کا یہ خطاب کسی مسلمان پر نہیں بلکہ اللہ واحد قہار کے کلام پر (معاذ اللہ) برق باری ہے' کہ اے اللہ تو نے قرآن کریم میں فرمایا :

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لا تَقُولُوا رَاعِنَا

اور مسلمان حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرتے' کہ یارسول اللہ ہمارے حال کی رعایت فرمایئے' گویا مسلمان انہیں ادب وتعظیم سے عرض کرتے راعنا اور یہود بطور گالی راعینا کہتے تو کیا مسلمان ان کے کہنے پر راعنا کہنا چھوڑ دیں گے۔

1...... ﴿ گویا یہ اللہ واحد قہار سے معاذ اللہ مقابلہ ہے کہ تو نے ان کو راعنا کہنے سے منع فرمادیا حالانکہ وہ نہایت ادب واحترام سے کہتے تھے۔

2...... ﴿ آپ نے لکھا کہ :

''اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے من المسجد الحرام لیکن یہ لفظ بعض علاقوں میں گالی کے طور پر استعمال ہوتا ہے' اور کہہ دیتے ہیں انت ولد الحرام۔''

تو وہ کون سا علاقہ ہے جہاں معاذ اللہ مسجد الحرام کو گالی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے' ہوسکتا ہے کہ آپ کے علاقہ میں یہ دستور ہو۔

3...... ﴿ ''اور کہہ دیتے ہیں'' پس' اور' عاطفہ ہے تو وہ کون ہیں جو انت ولد الحرام کہتے ہیں۔

4...... ﴿ مسجد الحرام کے مقابل معاذ اللہ انت ولد الحرام لانا کون سی تہذیب ہے۔

5...... ﴿ وہ کون سا علاقہ ہے کہ ولد الحرام کو گالی نہیں جانتا بلکہ عزت وکرامت مانتا ہے۔ اغلب! آپ کے علاقہ میں یہ رواج ہوگا۔ اور کسی جگہ کوئی مسلمان انت ولد الحرام کو لائق تعظیم وتکریم نہیں جانتا۔ اگر کہیں کے مسلمان اس گالی کو لائق تعظیم سمجھتے ہیں تو اس کا ثبوت دیجئے اور مسلمانوں کو مطمئن فرمایئے۔

فتویٰ ابو داؤد صاحب گجرانوالہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مولوی ابوداؤد صاحب تحریر فرماتے ہیں :

''بصورت مسئولہ فیصلہ مذکورہ میں خط کشیدہ الفاظ (حضور اکرم ﷺ کی طرف نسبت کر کے الفاظ داماد وسسر کو استعمال کرنا بلا شبہ جائز ہے کفر نہیں البتہ استخفاف کی نیت یا مواقع پر استعمال کرنا کفر ہے) میں جو تحریر کیا گیا ہے یہی قول فیصل ہے اور جب اس پر اتنے علماء کرام کا اتفاق ہو چکا ہے تو اسے متفقہ ہی رہنا چاہئے۔''

مولوی صاحب! یہ آپ کی اپنی رائے ہے یا حکم شریعت۔ اگر حکم شریعت ہے تو دلیل درکار، جب حکم شریعت نہیں تو محض آپ کی پکار کیا فقہائے کرام کے حکم کو تبدیل کر دے گی؟ اگر کوئی دلیل ہوتی تو ضرور پیش کرتے اور آپ کا قول کہ جب اس پر اتنے علماء کرام کا اتفاق ہو چکا ہے تو اس سے آپ کی مراد کیا ہے؟ یہ علماء جن کے اسماء مذکور ہیں ان کا شمار کون سے طبقہ علماء میں ہے؟ اس کا فیصلہ کرنے کے اہل ہیں یا نہیں؟ کیونکہ آپ خود اپنے رسالہ میں یہ الفاظ لکھ کر اس جرم کے مرتکب ہو چکے ہیں چنانچہ جبیں کی سیاہی چھڑانے کیلئے یہ سب کچھ لکھ دیا مگر اللہ کا خوف نہ کیا۔ فقیر نے تو صرف حضرت صدر شریعہ علیہ الرحمہ کے نام نامی اور اسم گرامی پر گردن جھکا دی اور سکوت اختیار کیا کہ حضرت صدر شریعہ علیہ الرحمہ پر اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعتماد فرمایا ہے۔

آپ ان کو علماء شریعت کہتے ہیں۔ علماء کرام کی بڑی شان ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے :

إِنَّمَا يَخۡشَى اللَّهَ مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمَاءُ

اور یہ خائن کہ صدر شریعہ پر بہتان لگانے والے گڑھی ہوئی عبارت کو صدر شریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب منسوب کرنے والے اور مسلمان کو فریب دینے والے کیا کاذب اور مفتری بھی لائق اعتماد ہو سکتے ہیں؟ کوئی مومن صالح بھی ایسی جرأت نہ کرے گا، کیا ایسا شخص ساقط العدالت اور مردود الشہادت ہے کہ نہیں؟ اب ان کو علماء کرام کے کس طبقہ میں شمار کرتے ہیں؟

۱﴾ کیا یہ مجتہد فی المذہب ہیں۔

۲﴾ یا مجتہد فی المسائل ہیں۔

۳﴾ یا اصحاب تخریج ہیں، جیسا کہ امام کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴﴾ یا اصحاب ترجیح، جیسا کہ صاحب قدوری و صاحب ھدایہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۵﴾ یا اصحاب تمیز، جیسا کہ صاحب کنز اور صاحب درمختار وغیرہ

اگر ان میں سے جس طبقہ کے حامل ہوں، ثبوت دیجئے اور ثابت کیجئے۔ پھر ان کو فیصلہ کرنے کی اجازت اغلب آپ ہی نے دی ہوگی کہ

اپنے رسالہ میں بھی یہ گستاخیاں کر چکے ہیں۔

ہم نے آپ کے بارے میں حسن ظن سے کام لیا صرف اور صرف حضرت علامہ مولٰینا سردار احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت پر کہ وہ فقیر کو اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ :

''جب آپ کا خط آتا ہے تو بریلی شریف کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔''

آج کتنے علماء ہیں جو کسی مسائل میں اپنی رائے سے فیصلہ دے سکتے ہیں' احادیث پڑھ لینے یا دورۂ حدیث کر لینے سے وہ اس لائق نہ ہو گئے کہ کسی مسئلہ شریعہ میں حکم لگائے یا اپنی رائے دے سکے' ہزار ہا بحار زاخرہ و جبال شاہقہ ہیں جنہیں قطع کرنے کے بعد آدمی ایک مسئلہ میں رائے دے سکتا ہے اور یہاں حکم شرع یہ ہے کہ اول تو سند حدیث و اقوال رجال اور ان کے حق میں علماء کے اقوال سے تفتیش تام پھر باہم ترجیح جرح و تعدیل کے مواقع مختلفہ پر اطلاع تام پھر بحالت عنعنہ معرفت تدلیس کا کامل اہتمام خصوصاً جن کی نسبت معلوم کہ ضعفاء و مجروحین سے تدلیس کرتے جیسا کہ بقیہ بن ابواسید کما صرح بہ العلماء الکرام۔

اسی طرح اہل اختلاط کی معرفت اور یہ کس نے اس سے قبل اختلاط اخذ کیا اور کس نے بعد الیٰ **غیر ذالک من الامور العظام۔**

ثانیاً﴾ حدیث کے طریق متابعات کا تتبع و استقراء کہ شذوذ و نکارات و اضطراب سند یا متن پر وقوف حاصل ہو۔

ثالثاً﴾ علل خفیہ سے بحث خامس جس پر مدت سے اب کوئی قادر نظر نہیں آتا یہاں تک کہ متاخرین سے اکابر محدثین اعاظم ناقدین کا منتہائی مبلغ صرف تصحیح اسناد ہے اگر ان سب مدارج کو قدم راسخ سے طے کرے تو صحت حدیث پر حکم کر سکتا ہے۔ بہر حال جب مدارج حدیث ہی طے کر چکے۔ اب معارج فقہی کی طرف چلئے' وجہ احتجاج و طرق تعلیل و معنی اودات و اقسام نظم و انواع معنی و صور تعارض و اسباب ترجیح و مسالک تطبیق پھر ان سب ائمہ و علماء کے اختلافات کثیرہ اور ہر جگہ قول رائج کی تنقیح و تنقید' ان سب وادیوں کو نظر صائب و فکر ثاقب سے قطع کرے لاکھوں مخصص ہوتے ہیں ہزاروں مطلق مقید ہوتے ہیں صدہا ظاہر ماؤل ہوتے ہیں بہت مورد پر مقصر رہتے ہیں **وا مثلۃ ذٰلک شائقہ ذائعۃ** فقیر نے بطور نمونہ مشتے از خروارے مدارج فقہی کا ذکر کیا اگر تفصیل مزید منظور ہو تو فقیر کی کتاب ''**کشاف القلوب لاھل الذنوب**'' کا مطالعہ فرمائیں۔

مفتی صاحب! آپ کے علمائے مذکورہ میں وہ کون سے علماء ہیں جن کو یہ مدارج حاصل ہیں؟ کیا آپ کو نہیں معلوم کہ علماء تو علماء اکابر فضلائے محققین مثل علامہ قاسم و عبداللہ اور علامہ زین بن نجیم و علامہ دمشقی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے **تصریحیں** کی کہ انہیں منصب ترجیح بھی حاصل نہ تھا تو آج کے ان مولویوں کو آپ مسائل شرعیہ کے فیصلے کا حق دیتے ہیں' گویا مجتہد فی المسائل کا حق دے رہے ہیں' جنکا افترا مذکور و منقول یہ تو آپ اپنی پیشانی سے سیاہی چھڑانے والی بات کر رہے ہیں آپ سنیوں کو اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مولٰینا سردار احمد صاحب کے نام پر مسحور کر رہے ہیں اس کے سوا کچھ نہیں' بحمدہ تعالیٰ ہم تو ٹھیٹھ مقلد ہیں' اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے' ہم اسی پر عمل کرتے اور کہتے ہیں جو فقہائے کرام نے ارشاد فرمایا۔

مفتی محمد حسن علی صاحب کا فتویٰ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلیٰ رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مفتی صاحب ختنین کریمین کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

''آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کرم ہے کہ اس شرف سے مشرف فرمایا۔ دیگر فضائل وکمالات بھرے القابات کے ساتھ داماد (معاذ اللہ) رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ عنھما کہنا قطعاً جائز اور حقیقت واقعی کا اظہار ہے۔''

مفتی صاحب! اس مقرر کی تقریر کا وہ حصہ ملاحظہ فرمایئے پھر حکم لگایئے مقرر کہتا ہے :

''وتعمل صالحا نوتیھا اجرھا مرتین کہ ازواج مطہرات جو عمل کریں گی عمل کا ثواب ڈبل ملے گا جتنا ثواب شیر خدا داماد مصطفیٰ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جس نیکی پر ملے گا ازواج رات کو ڈبل ملے گا صدیق اکبر جو نبیوں کے بعد سب سے بڑے مسلمان ہیں ذریت آدم میں ساری امتوں میں وہ پانچ نمازیں پڑھ کر پچاس لکھواتے ہیں اور ازواج مطہرات پانچ پڑھتی ہیں سو لکھی جاتی ہیں۔''

کیا یہی فضائل وکمالات ہیں یا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تنقیص کی جارہی ہے، جب حافظ ضیاء المصطفیٰ صاحب جو علامہ ازہری کے پوتے ہیں، انہوں نے اس مقرر کی توجہ اس لفظ مذموم کی جانب مبذول کرائی تو پہلے تو اس نے انکار کیا کہ :

''آپ کے سننے میں فرق آیا ہوگا۔''

کیونکہ حافظ ضیاء المصطفیٰ صاحب اس جلسہ میں تشریف فرما تھے انہوں نے تقریر ریکارڈ کرلی تھی تو انہوں نے وہ کیسٹ لگا کر سنا دیا جس پر مقرر نے فوراً توبہ کرلی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بلا قصد وارادہ تقریر کی روانی میں کہہ گیا۔ مفتی صاحب! فقیر نے اپنے مقدمہ کتاب میں تمام صورت حال تحریر کردی ہے اس کو ملاحظہ فرمالیجئے۔ مفتی صاحب آپ فرماتے ہیں :

''ان الفاظ پر کفر وارتداد اور بے ادبی وگستاخی کے فتویٰ کا اطلاق مجرمانہ جسارت ہے۔''

تو وہ فتویٰ کہاں ہے اور کس نے دیا ہے؟ اہل علم سے پوشیدہ نہیں کہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے اور وہ کافر نہ ہو تو کہنے والے پر کفر پلٹتا ہے، جب اس شخص پر کسی نے اعتراض کیا تو اس نے اسی کے روبرو توبہ کرلی وہ تو ضدی اور ہٹ دھرم نہ تھا مگر مفتی صاحبان نے اس کو یہ جسارت عطا کردی کہ وہ اور اس کا بیٹا سرعام عوام کے سامنے کہنے لگے کہ معاذ اللہ داماد رسول کہنا جائز ہے اور اسی پر مصر ہوئے تو فقیر نے اس سے اپنا تعلق قطع کرلیا اور رہا لفظ داماد دوسرا کا، تو اس کے بارے میں آپ کے محدث کبیر تحریر کرتے ہیں :

''لغت وعرف میں یہ الفاظ بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں' ہاں اہانت ودشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔(پھر بھی) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے کہنا جائز۔''

یہی سوغات آپ کے حصہ میں آئی۔ ہمارے لئے وہ اوصاف جو اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے فتویٰ میں ارشاد فرمائے ہیں یعنی :

حضور اقدس' قاسم النعم' مالک الارض ورقاب الامم' معطی' منعم' قثم قیم' ولی والی' علی عالی' کاشف الکرب' رافع الرتب' معین کافی' حفیظ وافی' شفیع و شافی' عفو عافی' غفور جمیل' عزیز جلیل' وھاب کریم' غنی عظیم' خلیفہ مطلق حضرت رب' مالک الناس' دیان العرب' ولی الفضل' جلی الافضال' رفیع المثل' ممتنع الامثال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ اٰلہ و اصحٰبہ وشرف اعظم

ہمارے مرشد عظیم مولیٰ الکریم فقیہ دوراں حضور قبلہ آل رحمٰن مصطفیٰ رضا خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کلمات سے ممانعت فرمائی ہے۔ ہم تو اپنے مرشد کریم فقیہہ العظیم فریدالدوراں قطب الزماں علیہ الرحمۃ الرضواں کے غلام بندۂ بیدام ہیں انشاءاللہ ان ہی کے حکم کی تعمیل کریں گے۔ میلسی صاحب آپ فرماتے ہیں :

''مفتی صاحب نے بزعم خود عدم اطلاق لفظ داماد پر جو دلیلیں قائم کی ہیں وہ قطعاً بے جان ہیں جبکہ فتویٰ کفر وارتداد تو حد سے تجاوز ہے۔''

میلسی صاحب! آپ نے فقیر کی کتاب اغلب بغور ملاحظہ فرمائی ہوگی' چنانچہ قرآن کریم کی آیات بینات اور فقہاء کرام کے اقوال آپ کو بے جان نظر آئے ہیں' اس کے خلاف وہ کیا امور ہیں جو آپ کو جاندار نظر آرہے ہیں' کیونکہ کوئی شئے تو ہے جو یہ کہلا رہی ہے۔ اور رہا مسئلہ کفر و ارتداد کا تو یہ کس نے کس کی تکفیر کی یہ تو آپ کو معلوم ہی ہوگیا ہوگا کہ دارالعلوم امجدیہ سے مفتی عطاء المصطفیٰ نے فرحان قادری کے سوال پر جناب تراب الحق صاحب کو کافر کہا' اس کا آپ نے کیا فیصلہ کیا؟ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ ان دونوں میں سے کس کو کافر کس کو مسلمان کہتے ہیں؟ جبکہ تکفیر کی گئی اور کافر قرار دیا گیا' تو ان دونوں میں سے ایک تو ضرور کافر ہوگا۔ کیونکہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے اور وہ کافر نہ ہو تو کافر کہنے والا کافر ہوجائے گا' اب فیصلہ فرمائیں کہ ان دونوں میں کون کافر کون مسلمان ......!

جناب مفتی سید محمد ظفر اللّٰہ صاحب شرقپوری کا توبہ نامہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

مفتی صاحب آپ تحریر فرماتے ہیں :

''کہ انہوں (محمد عبدالوہاب خاں قادری) نے لکھا ہے کہ حضرت علی وحضرت عثمان اور حضرت ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو اگر فضائل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان کرتے وقت داماد رسول کہا جائے تو صریح کفر ہے' اسی طرح اگر سمجھانے کے طور پر بھی کوئی شخص حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کو ان کا سسر کہے تو بقول عبدالوہاب یہ بھی کفر ہے اور ایسا کہنے والا دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور واجب القتل ہے۔''

مفتی صاحب! آپ نے یہ بہتان صریح ایک مسلمان کے سر تھوپا' اس کا کوئی ثبوت آپ کے پاس موجود ہے' کتاب آپ کے پاس ایک مدت تک رہی اس ہی سے کوئی عبارت ایسی یا اس قسم کی جو فقیر نے از خود لکھی ہو۔ اس کی نشان دہی فرمائیں اور فقیر کی کتاب سے وہ عبارت لائیں جس میں یہ کر یہہ کلمات تحریر کئے گئے ہوں۔ ورنہ قیامت میں اس بہتان صریح کا انجام سامنے ہوگا' فقیر کی کسی کتاب سے یہ منقولہ عبارت کا نشان تک نہیں پایا جاتا' میں اپنے اس معاملہ کو اللہ واحد قہار کے سپرد کرتا ہوں مگر آپ نے جو تحریر فرمایا :

''یقیناً سرکار دو جہاں' فخر کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر اعلیٰ وارفع کلمات سے کرنا واجب ہے اور ایسے کلمات جو عرف عام میں توہین واہانت کیلئے استعمال ہوتے ہیں نبی ذیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کو اس سے متصف کرنا خرابیٔ ایمان وخسارۂ دوجہاں کا باعث ہے۔''

تو ان کلمات سے آپ نے توبہ فرمائی گویا یہ لکھنا کفر تھا' چنانچہ اس سے توبہ کر لی تو اللہ واحد قہار تو خوب جانتا ہے' جب قیامت میں اس کے حضور حاضری ہوگی وہ بھر پور صلہ دے گا۔

مفتی عبدالقیوم صاحب ہزاروی کا فتویٰ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلیٰ رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مفتی عبدالقیوم صاحب ہزاروی رخصت ہو چکے ہیں'ان کے فتویٰ پراب کلام کرنے کی چنداں حاجت نہیں'البتہ یہ امر ضرور واضح ہو گیا ہے کہ لفظ سسر و داماد کی توضیح جناب محدث کبیر ضیاء المصطفیٰ صاحب نے فرمادی ہے'ارشاد فرماتے ہیں کہ :

''لغت وعرف میں یہ الفاظ (سسرو داماد) بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں ہاں اہانت ودشنام کیلئے بھی انکا استعمال رائج ہے۔''

ان الفاظ پر جولوگ مصر ہیں ان لوگوں کیلئے سید المرسلین خاتم النبین شفیع المذنبین انیس الغریبین رحمة للعٰلمین راحة العاشقین مراد المشتاقین شمس العارفین سراج السالکین مصباح المقربین محبوب رب العٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بجائے سسرا اور داماد کہنا ہی کافی ہے' مگر ہمارے واسطے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ عبارت جوانہوں نے شفا شریف سے نقل فرمائی ہم اسی کو حق مانتے ہیں گو یا شفا شریف کی عبارت ہمارے واسطے نور علیٰ نور اور ایمان وایقان کی بین دلیل ہے۔اوران حضرات کیلئے جوان الفاظ سسرو داماد کو حق سمجھتے ان کیلئے محدث کبیر کا ارشاد کافی ہے۔البتہ یہ امر باعث حیرت ہے کہ علمائے دارالعلوم امجدیہ جن کی حمایت میں یہ سب لوگ سرگرم ہیں' علامہ شاہ احمد نورانی پر تکفیری فتویٰ علمائے دارالعلوم امجدیہ نے اکتوبر 2002ء کو جاری فرمایا' جس کو 13 ماہ سے زیادہ ہو چکا ہے آپ لوگوں کے علم سے خارج نہ ہوگا' اس پر آپ لوگوں نے کوئی حکم لگایا؟ اب آپ لوگوں کے نزدیک اگر یہ حق ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ علامہ شاہ احمد نورانی کو مسلمان نہیں سمجھتے' اگر مسلمان سمجھتے تو ضرور فتویٰ کا تعاقب فرماتے اوران لوگوں پر جنھوں نے تکفیر کی کوئی حکم شرع جاری کرتے' معلوم ہوا کہ ان علمائے دارالعلوم امجدیہ کا فتویٰ آپ کو تسلیم اور لائق تحسین ہے' جس میں مفتی عبدالقیوم صاحب ہزاروی بھی شامل ہیں 'ان کی امامت کامل' اس پر کوئی ردوا نکار نہیں' مگر سخت حیرت اس پر ہے' باوجود یہ کہ علامہ شاہ احمد نورانی پر فتویٰ سے مطمئن ہیں' مگر :

''مفتی عبدالقیوم ہزاروی کی وصیت کے مطابق ان کی نماز جنازہ علامہ شاہ احمد نورانی نے پڑھائی اور قاضی حسین احمد' علامہ پروفیسر طاہرالقادری وغیرہ دیگر اہم شخصیات نے نماز میں شرکت کی۔''

(تلخیص روزنامہ جنگ کراچی جمعرات 29/ جمادی الثانی 1424ھ/ 28 اگست 2003ء)

مسلمانان اہلسنت کی جانب سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک جانب تو آپ لوگ ان حضرات مذکورہ کو مسلمان بھی تسلیم نہیں کرتے دوسری جانب ان لوگوں کو اپنا مقتدا سمجھتے اور نماز جنازہ کی امامت کیلئے وصیت فرماتے ہیں۔کیا یہ کفر واسلام کے احکام عوام اہلسنت کیلئے ہیں اور مفتی اور مولوی سب اس سے مستثنیٰ ہیں' یعنی عوام کیلئے حکم شرع ہے اور مولوی اور مفتی صاحبان کی شریعت جدا ہے۔علامہ شاہ احمد نورانی پر تکفیری فتویٰ اوراس کے بالمقابل جنگ کراچی کا عکس منسلک ہے۔

عکس روزنامہ جنگ کراچی

THE DAILY JANG KARACHI

THURSDAY AUGUST 28, 2003

مفتی عبدالقیوم ہزاروی کو شیخوپورہ میں سپرد خاک کر دیا گیا

مقام عبرت

عزیزان ملت! غور وخوض کیجئے اور تامل فرمایئے کہ یہ حالات غمازی کر رہے ہیں کہ یہ مفتیان جو اس امر پر مصر ہیں حال ان کا ان چند سطور سے واضح ہے کہ یہ شریعت مطہرہ کے تابع نہیں ہیں بلکہ معاذ اللہ شریعت مطہرہ ان کی تابع ہے جس کو چاہیں کافر و مرتد اور خارج اسلام قرار دیں مگر یہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جب کوئی شخص فرضی نام زید و عمر کے مطابق فتویٰ طلب کرتا ہے تو ان کی شریعت جوش میں آ کر اس کیلئے کافر و خارج اسلام کا حکم لگاتی ہے اور جب معلوم ہو جائے کہ یہ تو اپنا مولوی ہے پھر وہی سر کا تاج ہو جاتا ہے، یہی دیوبندیوں کا شعار ہے۔

جناب مفتی مظفر حسین صاحب بریلی شریف کا فتویٰ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلیٰ رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مفتی مظفر حسین صاحب ارشاد فرماتے ہیں :

1...... حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس ارفع واعلیٰ ہے ان کی شایان شان الفاظ استعمال کرنا واجب و ضروری ہے، ردالمحتار میں ہے :

یجب ذکرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باسماء معظمۃ ......الخ

2...... بضرورت رشتہ بتلانے کیلئے داماد وسسر کا استعمال عرف میں معیوب نہیں ہے۔

3...... لفظ داماد وسسر اس وقت گالی ہے جبکہ حقیقت میں سسر و داماد کا رشتہ کا نہ ہو، اور اگر ان میں داماد وسسر کا رشتہ ہے تو یہ گالی نہیں ہے۔

4...... کہیں کی بولی کہیں کی گالی مثل کے تحت بہت ایسے الفاظ ملتے ہیں کہ ان کا استعمال کہیں بطور گالی ہی ہوتا ہے اور کہیں بطور حقیقت ہوتا ہے۔ مثلاً کیلا ایک پھل ہے بطور حقیقت اپنے معنیٰ میں مستعمل ہے مگر ہندوستان کے صوبہ آسام میں کیلا بطور گالی مستعمل ہے............الخ

5...... لہٰذا صورت مسئولہ میں داماد وسسر وغیرھما الفاظ بقصد اہانت کفر ہے۔

مفتی صاحب آپ تحریر فرماتے ہیں کہ :

''حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس ارفع و اعلیٰ ہے، ان کی شایان شان الفاظ استعمال کرنا واجب ہے......الخ۔''

مفتی صاحب آپ کی اس عبارت سے حسب ذیل امور جنم پاتے ہیں۔

1 حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس ارفع واعلیٰ ہے۔

2 ان کی شایان شان الفاظ استعمال کرنا واجب وضروری ہے۔

3 پھر آپ کا یہ فرمانا کہ لفظ داماد وسسر اس وقت گالی ہے......الخ۔

4 اگر بالفرض گالی نہ بھی ہو تو کیا یہ الفاظ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شایان شان ہیں؟

5 بالفرض باطل اگر یہی الفاظ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شایان شان ہیں تو ان الفاظ سے واجب ادا ہو جائیگا؟

6﴾ جن الفاظ میں گالی کا مفہوم موجود ہو وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟

7﴾ آپ کا یہ فرمانا کہ ''بضرورت رشتہ بتلانے کیلئے ......الخ۔'' وہ لفظ جس میں گالی کا مفہوم ہو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے استعمال کرنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس ارفع و اعلیٰ کے شایان شان ہے؟ اور باسماء معظمۃ میں داخل؟

8﴾ آپ فرماتے ہیں بضرورت رشتہ بتلانے کیلئے داماد وسسر کا استعمال عرف میں میعوب نہیں۔ مفتی صاحب حضور اکرم سید عالم نور مجسم نبی معظم سرکار ابد قرار سید ابرار حبیب کردگار جلیل الاقتدار شافع روز شمار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے وہ کون سی ضرورت ہے؟ بحمدہ تعالیٰ مسلمانوں کا بچہ بچہ ان نسبتوں سے واقف بلکہ غیر مسلم بھی' پھر ضرورت کیا معنیٰ؟

9﴾ جو لوگ تعریف و تعارف یا ضرورت کو حیلہ ٹھہرا کر حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ان الفاظ کا استعمال جائز بتاتے ہیں۔ اس سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں استخفاف لازم آتا ہے یا نہیں؟

10﴾ آپ فرما چکے کہ :

''حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شایان شان الفاظ استعمال کرنا واجب وضروری ہے۔''

کیا یہ اور اس قبیل سے جو بھی الفاظ ہیں وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شایان شان ہیں؟ اور باسماء معظمۃ میں داخل؟

11﴾ آپ فرماتے ہیں کہ :

''حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شایان شان الفاظ استعمال کرنا واجب وضروری ہے۔''

اور دوسری جگہ آپ کا یہ فرمانا کہ :

''بضرورت رشتہ بتلانے کیلئے ......الخ۔''

تو دریافت طلب امر یہ ہے رشتہ بتانا مدار ایمان ہے یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم مدار ایمان ہے؟ اس کی بابت آپ کیا فرماتے ہیں؟

12﴾ آپ فرماتے ہیں کہ :

''حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس ارفع و اعلیٰ ہے ان کی شایان شان الفاظ استعمال کرنا واجب وضروری ہے۔''

مفتی صاحب! ان کی شایان شان الفاظ استعمال کرنے کیلئے ان کا عرفان کامل ضروری ہے۔ یاد رہے کہ جیسے وہ ہیں ان کی حقیقت کو کوئی نہیں جانتا۔ علامہ فاسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مطالع المسرات میں حدیث نقل فرماتے ہیں کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرماتے ہیں :

یا ابا بکر لم یعرفنی حقیقة غیر ربی

''اے ابو بکر جیسا میں ہوں سوائے میرے رب کے کوئی نہیں جانتا۔''

یہ تو ان کی شان بے نہایت ارفع و اعلیٰ اور بے غایت افضل و بالا ہے' اس شان اقدس کو تو کوئی جانتا ہی نہیں مگر جو مسلمان جہاں تک ان کی

شان برتر و بالا سے واقف ہے اس کے مطابق ہی کلمات کا ان کی شان میں استعمال کرنا اس پر واجب ہے۔

13﴾ اللہ مالک ومعبود ارشاد فرماتا ہے :

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً ☆ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلاً (الفتح : 8,9)

''اے نبی بے شک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا' تا کہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔'' (کنزالایمان)

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

''مسلمانو! دیکھو دین اسلام بھیجنے' قرآن مجید اتارنے کا مقصود ہی تمہارا مولیٰ تبارک وتعالیٰ تین باتیں بتاتا ہے :

اول﴾ یہ کہ لوگ اللہ اور رسول پر ایمان لائیں۔

دوم﴾ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کریں۔

سوم﴾ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہیں۔

مسلمانو ان تینوں جلیل باتوں کی جمیل ترتیب تو دیکھو' سب سے پہلے ایمان کو فرمایا اور سب میں پیچھے اپنی عبادت کو اور بیچ میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کو' اس لئے کہ بغیر ایمان تعظیم بکار آمد نہیں' بہتیرے نصاریٰ ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سے دفع اعتراضات کافران لئیم میں تصنیفیں کر چکے' مگر جب کہ ایمان نہ لائے کچھ مفید نہیں کہ یہ ظاہری تعظیم ہوئی دل میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی عظمت ہوتی تو ضرور ایمان لاتے' پھر جب تک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی تعظیم نہ ہو عمر بھر عبادت الٰہی میں گذارے سب بیکار ومردود ہیں' بہتیرے جوگی اور راہب ترک دنیا کر کے اپنے طور پر ذکر وعبادت الٰہی میں عمر کاٹ دیتے ہیں' بلکہ ان میں بہت وہ ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ کا ذکر سیکھتے اور ضربیں لگاتے ہیں مگر ازانجا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم نہیں کیا فائدہ' اصلاً قبول بارگاہ الٰہی نہیں' اللہ عزوجل ایسوں ہی کو فرماتا ہے :

وَقَدِمْنَا إِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنْثُوراً

''جو کچھ اعمال انہوں نے کئے ہم نے سب برباد کر دیئے۔''

ایسوں کو ہی فرماتا ہے :

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ☆ تَصْلَى نَاراً حَامِيَةً

''عمل کریں مشقتیں کریں اور بدلہ کیا ہوگا یہ کہ بھڑکتی آگ میں بیٹھیں گے۔''

والعیاذباللہ تعالیٰ مسلمانو! کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم مدار ایمان، مدار نجات و مدار قبول اعمال ہوئی یا نہیں، کہو ہوئی اور ضرور ہوئی۔" (تمہید ایمان با آیات القرآن :1,2)

14﴾ مفتی صاحب! یہ میرا قول نہیں، اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے، اب یہ فرمایئے کہ حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس ارفع واعلیٰ میں معاذ اللہ داماد وسسر کے الفاظ کو کون سے اوصاف جلیلہ میں شمار فرمائیں گے؟

اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ :

"حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم مدار ایمان ہے اور مدار نجات و مدار قبول اعمال ہے۔"

اس کے مقابل وہ الفاظ کریہہ داماد وسسر میں کون سی تعظیم ہے؟

ان حضرات کرام کیلئے جو اعزازی کلمات ارشاد فرمائے گئے کہ ان سے مراد صرف وہی ہیں یعنی ان کو شیخین وختنین کے خصوصی کلمات سے نوازا گیا کہ جب بھی ان کلمات کا ذکر ہوگا اس سے مراد وہی حضرات کرام ہوں گے، ان کے سوا یہ کلمات کسی غیر پر صادق ہی نہیں آتے۔

15﴾ آپ فرماتے ہیں کہ :

"رشتہ بتلانے کے لئے داماد وسسر کا استعمال عرف میں معیوب نہیں۔"

جناب یہ عوام کیلئے معیوب نہیں یا حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بھی معیوب نہیں؟ اب وہ کون سا مسلمان ہے جو ان نسبتوں سے واقف نہیں پھر کس کو بتلائیں گے یا خود سے فرمائیں گے۔ اغلب! آپ کے سسر تو ہوں گے، کیا آپ اپنے سسر کو سسر کہہ کر گفتگو فرماتے ہیں اور وہ آپ کو داماد کہہ کر بلاتے ہیں۔

جب عوام سسر و داماد باہم ایک دوسرے کو سسر و داماد سے خطاب نہیں کرتے بلکہ عار جانتے ہیں، پھر سید ابرار شافع روز شمار حبیب کردگار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بتلانے کیلئے جن کو تمام کائنات جانتی، مگر کوئی ان کی حقیقت پہچانتی نہیں اور جس کو اس سے نسبت ہوجاتی ہے وہ بھی حسب لیاقت ممتاز ہوجاتا ہے پھر ان کیلئے ایسے کریہہ الفاظ کا استعمال۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِ الْعَظِیْم

16﴾ مفتی صاحب! داماد وسسر کی حقیقت اصلیہ اگر معلوم کرنا ہے تو اپنے معزز امام محدث کبیر جناب ضیاء المصطفیٰ سے سنئے وہ فرماتے ہیں :

"لغت وعرف میں یہ الفاظ بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں، ہاں! اہانت ودشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔"

(فتویٰ 25/ جمادی الاولیٰ 1424ھ)

مفتی صاحب کیا حکم جاری فرماتے ہیں اپنے محدث کبیر پر کہ باوجود یکہ یہ الفاظ اہانت ودشنام کیلئے بھی رائج ہیں۔ کیا پھر بھی معاذ اللہ حضور اقدس سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ان الفاظ کا استعمال جائز ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

17﴾ مفتی صاحب آپ فرماتے ہیں :

"کہیں کی بولی کہیں کی گالی مثلاً کیلا ایک پھل ہے بطور حقیقت اپنے معنی میں مستعمل ہے مگر ہندوستان کے صوبہ آسام میں

بطور گالی مستعمل ہے......الخ۔“

مفتی صاحب! کیا آپ آسام میں بیٹھے ہیں جو آسام کی بات کر رہے ہیں یا سائل آسام کا ہے پھر اس کی مثال کیا معنی؟ یہی نہ کہ یہ مسئلہ عوام الناس کا تو نہیں ہے بلکہ ساری مخلوق کے آقا و مولیٰ کا ہے جن کے بارے میں اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کردیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

ان تماثیل سے آپ کا مقصود اس کے سوا کیا ہوسکتا ہے کہ عوام الناس خصوصاً گستاخان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سرکار میں جری اور بیباک کردینا مثلاً وہ سرکار کی شان اقدس میں ایسے ہی الفاظ کہیں گے‘ جیسے کیلا اور اس کی مثل دیگر الفاظ اہانت اور ان کا مقصود آسام کا کیلا ہوگا۔ اولاً تو بریلی والے اس کو پھل ہی خیال کریں گے اگر کوئی آپ کی طرح سمجھدار ذہین آدمی اس پر گرفت کرے گا تو وہ صاف کہہ دیں گے کہ میں نے تو بریلی میں جو کیلا کہلاتا ہے اس کو کہا ہے۔ اسی طرح کرناٹک والے الفاظ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں استعمال کرے گا اور جب اس سے پوچھا جائیگا وہ انکار کردے گا کہ میری نیت یا مقصود نہ آسام کی بولی ہے نہ کرناٹک کی‘ اب کون بتائے گا کہ اس کی نیت میں اہانت تھی اور اس نے بطور گستاخی اور توہین کے یہ الفاظ بکے‘ اب وحی تو اترے گی نہیں کہ مفتی مظفر حسین صاحب! اس نے سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بطور گستاخی اور توہین کے یہ الفاظ بکے ہیں‘ اگر کوئی مسلمان اس پر اصرار کرے اور گرفت فرمائے تو وہ کہہ دے گا کہ میاں مفتی مظفر حسین نے اپنے فتویٰ میں فرمایا کہیں کی بولی کہیں کی گالی تو مجھ سے کیوں کہتے ہو مفتی مظفر حسین سے پوچھ لو۔ اس کا حاصل اس کے سوا اور کیا ہوگا کہ آپ نے گستاخان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ایک گستاخی کا دروازہ کھول دیا اب جس گستاخ کا جی چاہے گستاخی کرے اور آپ کے دامن میں پناہ لے لے۔

18﴾ مفتی صاحب! آپ نے دشمنان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ایک نہایت بے بہا نسخہ تجویز فرمادیا اب جو بھی دشمن مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گستاخی کرنا چاہے اور معاذ اللہ گالیاں دینا چاہے وہ آپ کے نسخہ عجیبہ پر عمل کرے گا آسام کی زبان میں کیلا کہے گا اور خوب گالیاں دے یا اس قبیل کے جن الفاظ کی آپ نے تعلیم فرمائی اگرچہ کرناٹک کی زبان میں ہو یا اس کے غیر میں وہی الفاظ شان اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بکتا رہے اگر کوئی مسلمان اس پر سختی کرنا چاہے تو وہ کہہ دیگا کہ بریلی میں تو پھل کو کہتے ہیں‘ اسی طرح گستاخی کا باب وا ہوجائیگا۔

19﴾ اگر کوئی مسلمان اس سے کہے گا کہ وہ لفظ جس میں گالی کا ایک بھی مفہوم موجود ہو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں استعمال کرنا بھی کفر ہے تو وہ صاف صاف جواب دے گا‘ میاں ہم کو پڑھاتے ہو تمہارے مفتی مظفر حسین صاحب نے بھی تو ایسی کئی تماثیل ”کہیں کی بولی کہیں کی گالی“ کے پردے میں پیش کی ہیں جنہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے جائز اور روا بتلایا ہے‘ ان پر فتویٰ کیوں نہیں لگاتے؟

20﴾مفتی صاحب آپ نے کہیں کی بولی کہیں کی گالی کے تحت فرمایا :

''لفظ داماد وسسر جہاں بطور گالی ہی مستعمل ہوتا ہے......الخ۔''

یہ ہمارے گھر کی بات نہیں اس معاملہ کی شکایت آپ تو اللہ جلیل وجبار کے حضور میں کررہے ہیں، گویا آپ اللہ واحد قہار سے کہہ رہے ہیں، کہ اے اللہ! صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) تو نہایت ادب واحترام سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرتے راعنا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے حال کی رعایت فرمائیے، یہود کی لغت میں راعنا گستاخی کے معنی میں مستعمل تھا تو ان کی لغت اور عرف میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کیا علاقہ وہ تو اپنی زبان میں بے نہایت تعظیم وتوقیر سے عرض کرتے کہ راعنا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تو تونے ان کو راعنا کہنے سے کیوں منع فرمادیا؟ تو اس کی شکایت کا جواب تو اللہ واحد قہار ہی جب چاہے گا عطا فرمائے گا۔ اس نے تو ارشاد فرمادیا :

مَنْ عَمِلَ صَالِحاً فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاء فَعَلَيْهَا

''جو نیکی کرے گا وہ اپنے نفس کیلئے اور جو برائی کرے گا وہ اپنے نفس کیلئے۔''

21﴾مفتی صاحب! بحمدہ تعالیٰ ہم تو ٹھیٹ مقلد ہیں فقیر نے تو مرشد کریم مولیٰ العظیم فقیہ دوراں وحید قرآن سیدی سندی مولائی مرشدی آل رحمٰن مصطفیٰ رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دامن کرم میں پناہ لے لی ہے جن کے طفیل اللہ عزوجل نے ہمیں اس جہل بسیط سے محفوظ رکھا، نیز کسی مسلمان کو کافر کہنا تو بڑی بات ہے، بحمدہ تعالیٰ ہم تو کسی مسلمان کو بلا دلیل شرعی فاسق بھی نہیں کہتے۔

مرشد عظیم مولیٰ الکریم کی کرامت
اور اپنے غلاموں کی امداد فرمانا

22﴾فقیر نے روئیداد مسئلہ اپنے مقدمے میں پیش کردی ہے، اس مسئلہ سے فقیر کو کوئی علاقہ ہی نہ تھا، خواہ مخواہ ایک نوساختہ عبارت حضرت صدر شریعہ علیہ الرحمہ کی جانب منسوب کرکے فقیر کو گستاخی کی جانب مائل کرنا چاہا، جب فقیر نے صدر شریعہ کی اصلی عبارت دیکھی تو سخت تعجب ہوا، اور اس کی برأت میں کتاب نبی الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المعروف ''فضل خلفاء راشدین'' تحریر کی پھر اس کے بعد اس پر ضمیمہ لکھا، غرض کہ ہماری کتابیں کسی طرح جناب قاضی خلیل الدین صاحب ہاشمی ولد مختار حسین ہاشمی ساکن محلّہ قاضی ٹولہ بریلی کی خدمت میں پہنچیں تو جن کی معرفت یہ کتابیں ان تک پہنچی تھیں، کتابوں کے مطالعہ کے بعد ان سے فرمایا کہ یہ واقعہ تو ہمارے سامنے حضور مفتی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں پیش ہوا تھا، پھر انہوں نے وہ واقعہ ان کو سنایا تو انہوں نے درخواست کرکے ان سے تحریری واقعہ حاصل کیا۔ آج تک فقیر نے جناب قاضی خلیل الدین ہاشمی مدظلہ کی شکل بھی نہ دیکھی جن صاحب نے وہ واقعہ تحریر کرایا انہوں نے فقیر کو عطا فرمادیا۔

ارشاد مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جناب قاضی خلیل الدین صاحب ولد قاضی ممتاز حسین ہاشمی ساکن محلّہ قاضی ٹولہ بریلی کا چشم دید واقعہ :

''ایک مرتبہ میں سیدی مرشدی قبلہ مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص جو کسی گاؤں کا رہنے والا تھا اس نے پوچھا کہ ہمارے زمیندار صاحب نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی کا سسر کہا تو میں نے اعتراض کیا' اس پر زمیندار صاحب کافی ناراض ہوئے اس کے بعد مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان زمیندار صاحب کو تنبیہہً ایک پرچہ لکھا اور اس شخص کو دیا کہ آپ پہنچا دیں تحریر میں لکھا تھا کہ :

''لفظ سسر متروک کیا جاچکا ہے آپ پر توبہ واجب ولازم ہے۔''

یہ امر واقعہ میرے سامنے پیش آیا تھا تو لکھ دیا کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔

نیاز مند خلیل الدین ہاشمی۔''

عکس شجرہ شریف

۷۸۶/۹۲

﴿ جناب قاضی خلیل الدین ہاشمی صاحب کو ۱۹۳۵ء میں مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شجرہ طیبہ عطا فرمایا' عکس ملاحظہ فرمائیے ﴾

۱۱

وَالدِّیْنِ الْاَحْمَدِ اَخِیْہِ مِیَاں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلٰی

الْمَوْلٰی السَّیِّدِ الْکَرِیْمِ الشَّاہ اٰلِ الرَّسُوْلِ الْاَحْمَدِیْ

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ
عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی
الْکَرِیْمِ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ
نُوْرِ الْعَارِفِیْنَ سَیِّدِ
اَبِی الْحُسَیْنِ اَحْمَدَ النُّوْرِیْ
الْمَارَہْرَوِیْ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی
عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ
عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی
الْھُمَامِ اِمَامِ اَھْلِ السُّنَّۃِ
مُجَدِّدِ الْمِائَۃِ الْحَاضِرَۃِ
مُؤَیِّدِ الْمِلَّۃِ الطَّاھِرَۃِ
حَضْرَۃِ الشَّیْخِ اَحْمَدَ رِضَا
خَانْ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

۱۲

بِالرِّضَا السَّرْمَدِیْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ جَمِیْعًا وَعَلٰی

عَبْدِكَ الْفَقِیْرِ مُصْطَفٰی رِضَا الْقَادِرِیْ غُفِرَ لَہٗ وَلِوَالِدَیْہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلٰی

[illegible] الْفَقِیْرِ [illegible] غُفِرَ لَہٗ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ جَمِیْعًا وَ

عَلٰی سَائِرِ اَوْلِیَائِكَ وَعَلَیْنَا بِھِمْ وَلَھُمْ وَفِیْھِمْ

وَمَعَھُمْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اٰمِیْن

[illegible]

دستخط [illegible]

عکس تبصرہ

تبصرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

امابعد! محترم جناب قاضی خلیل الدین صاحب ہاشمی ولد قاضی ممتاز حسین ہاشمی ساکن محلہ قاضی ٹولہ بریلی شریف کا مکتوب گرامی منسلک ملا ہے۔ جو محمدہ تعالیٰ ابھی بہ نفس نفیس حیات ہیں البتہ علیل ہیں اللہ عزوجل ان کو صحت کاملہ و شفائے عاجلہ عطا فرمائے اور ان کی عمر میں برکت دے، جن کا موجودہ پتہ یہ ہے:

"5-3/C لالہ زار اپارٹمنٹ حیدری کراچی"

جس شخص کو تحقیق مزید اور تصدیق جدید مطلوب ہو ان کی خدمت میں حاضر ہو کر بذات خود دریافت فرمالیں۔

موصوف کا یہ فرمانا کہ:

" ایک شخص جو کسی گاؤں کا رہنے والا تھا اس نے پوچھا کہ ہمارے زمیندار صاحب نے سرکار دوعالم ﷺ کو (معاذ اللہ) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سسر کہا تو میں نے اعتراض کیا، اس پر وہ زمیندار صاحب کافی ناراض ہوئے"۔

یہ مختصر عبارت اس امر کی بین دلیل ہے کہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوچے میں گشت کرنے والے دیہاتی (دیہاتی) بھی اس مسئلہ سے واقف تھے مگر افسوس ہے کہ اس دور کا مفتی بھی اس مسئلہ سے جاہل اور سمجھنے سے عاری ہے۔

وہ دیہاتی اور زمیندار کوئی عالم دین نہ تھے بلکہ علوم شرعیہ سے ناواقف اور ان پڑھ تھے اور نہ ہی مصر تھے چنانچہ بموجب ارشاد اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ:

" قائل جاہل ہے اور صادر ہوا اور وہ اس پر غیر مصر تو ہدایت و تنبیہ وزجرو تہدید کریں اور حاکم شرع اس کے مناسب حال تعزیر دے کہ وہ ضرور سزاوار سزا ہے اور اگر قائل مدعی علم ہے یا ایسے کلمات کا عادی یا بعد تنبیہ بھی ان پر مصر تو مریض القلب بددین گمراہ مستحق عذاب شدید ہے سلطان اسلام اسے قتل کریگا اور زمین کو اس کی ہستی ناپاک سے پاک کرے اور عام مسلمانوں کو اسکی صحبت مجالست سے احتراز لازم"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد سادس: ۱۲۷۔۱۲۸)

چنانچہ وہ زمیندار جاہل اور غیر مصر ہیں اس کو تنبیہ کی اور اس کے لئے توبہ کو واجب اور لازم فرمایا۔

سگ بارگاہ رضا محمد عبد الوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ

۱۹ ر صفر المظفر ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۲ اپریل ۲۰۰۳ء

23﴾مفتی صاحب آپ کا مقصود بیان رشتہ ہے آپ نے ختن کے متعلق بحث فرمائی اور فتویٰ دیا اور صھر کو کیوں نظر انداز فرما دیا جبکہ صھر ‘ختن سے رشتہ میں بڑا اور افضل واعلیٰ ہوتا ہے اس رشتہ صھر سے صرف نظر کیا اور ان کا نام بھی نہ لیا‘ یہ کیوں؟

24﴾صھر کے رشتہ کو جیسا آپ بیان فرمائیں گے تو اولاً آپ تمام ازواج مطہرات کے نام گنائیں گے پھر ان کے والد کے نام بتائیں گے پھر فرمائیں گے (معاذ اللہ) ان کے داماد ہیں۔

25﴾ پھر ان سب کو معاذ اللہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رشتہ میں بڑا ٹھہرائیں گے اور افضل و بزرگ بتائیں گے؟ العیاذ باللہ تعالیٰ

26﴾مفتی صاحب! یاد رہے کہ سسر‘ داماد سے رشتہ میں بڑا اور افضل ہوتا ہے‘ کیوں کہ اس کا داماد پر احسان ہوتا ہے کہ اس نے اپنی لخت جگر اس کے سپرد کر دی‘ مگر یہاں معاملہ اس کے برعکس ہے کہ جس کی لخت جگر کو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول فرما لیا اور شرف زوجیت بخشا وہ دنیا کی عورتوں میں افضل واعلیٰ ہو گئیں‘ ان کا ذکر قرآن کریم میں یوں فرمایا گیا :

وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ

’’اور وہ بیبیاں (مومنین کی) مائیں ہیں۔‘‘

27﴾سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہیں جب وہ مکہ شریف جاتے تھے‘ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے :

لا تنسا یا اخی من دعائک

’’اے بھائی اپنی دعا میں ہمیں بھول نہ جانا۔‘‘

(رواہ ابو داؤد)

اور احمد و ابن ماجہ کی روایت میں ہے فرمایا :

اشرکنا یا اخی فی صالح دعائک و لا تنسا

’’بھائی اپنی نیک دعا میں ہمیں بھی شریک کر لینا اور بھول نہ جانا۔‘‘

حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھائی فرما رہے ہیں‘ کیا آپ بھی ان کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھائی ٹھہرائیں گے یا شیخین میں شمار کریں گے؟

28﴾مفتی صاحب! حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اخی (بھائی) فرما رہے ہیں آپ رشتوں کے مطابق اب کیا حکم لگائیں گے؟

29﴾مفتی صاحب! احادیث مبارکہ میں جو واقعات اور عبارات مذکور ہیں‘ ان کلمات وعبارت کو بعینہٖ ہمارے لئے کہنا بھی جائز ہے‘

حدیث شریف میں واقعہ افک سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بالتفصیل مذکور ہے اس واقعہ کے متعلق اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :

يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَن تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَداً إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (النور:17)

''اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب کبھی ایسا نہ کہنا اگر ایمان رکھتے ہو۔''

30﴾حدیث شریف میں ہے :

''حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ معوذتین کو قرآن نہیں مانتے بلکہ جہاں لکھا دیکھتے تو کھرچ دیتے تھے کما فی الحدیث عبداللہ بن مسعود کان لا یکتب المعوذتین فی المصحف۔'' (فتح الباری ج: 8، صـ526)

''عبداللہ بن مسعود معوذتین (قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس) کو اپنے مصحف میں نہ لکھتے۔''

اور عبداللہ بن امام احمد نے زیادات مسند میں اور ابن مردویہ نے بطریق اعمش ابواسحٰق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید نخفی سے روایت کی :

کان عبداللہ یحک المعوذتین من مصاحفه ویقول انهما یستاسن کتاب اللہ

(فتح الباری صـ526، ج: 8، ارشاد الساری صـ352، ج: 5، عمدۃ القاری صـ81، ج :3)

عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنے مصحف سے معوذتین کھرچ دیتے اور کہتے یہ دونوں کتاب اللہ سے نہیں ہیں۔

علامہ جلال الدین سیوطی الدر المنثور فی التفسیر بالماثور میں مختلف روایات وطروق کو یکجا کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

اخرج احمد و البزاز والطبرانی و ابن مردویه من طرق صحیحه عن ابن عباس و ابن مسعود انه کان یحک المعوذتین من المصحف ویقول لا تخلطو القرآن بما لیس منه انهما یستا من کتاب اللہ انما امر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان یتعوذ بهما کان ان مسعود لا تقراء بهما

(الدرالمنثور صـ416)

''امام احمد، بزاز، طبرانی، ابن مردویہ نے بطریق صحیحہ حضرت ابن عباس وابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن مسعود معوذتین مصحف سے کھرچ دیتے اور فرماتے قرآن کو اس سے نہ ملاؤ جو قرآن سے نہیں یہ دونوں کتاب اللہ سے نہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرف ان سے تعوذ کا حکم دیتے، ابن مسعود ان دونوں کی قرأت نہ کرتے۔''

مفتی صاحب! فرمایئے حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ معوذتین کو قرآن کریم سے نہیں مانتے بلکہ جہاں دیکھتے کھرچ دیتے، آپ معوذتین کو قرآن سے مانتے ہیں کہ نہیں؟

31﴾مفتی صاحب! آپ کو کیا یہ نہیں معلوم کہ کتنے ایسے امور ہیں جن کو قرآن اور حدیث کے علاوہ بیان کرنیکا حکم نہیں، مثلاً آزمائش انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور مشاجرت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہ، تو کیا فقہاء کرام کی ممانعت کے باوجود ہم ان امور پر جرأت کریں گے؟

پھر حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں کلام داماد وسسر تو عوام میں بھی پسند نہیں کہ ایک دوسرے کو داماد وسسر سے

خطاب کریں۔

32﴾ ہماری بات تو آپ نہ مانیں گے، مگر اپنے دوست جس کو محدث کبیر ٹھہرایا اس کی بات کیسے ٹالیں گے، کیا نہ دیکھا وہی آپ کے محدث کبیر فرماتے ہیں:

''لغت عرف میں یہ الفاظ بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں، ہاں! اہانت ودشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔''

مفتی صاحب! کیا حکم لگاتے ہیں اپنے محدث کبیر پر کم از کم افتاء کی ہی لاج رکھیں اور حکم جاری فرمائیں ورنہ اللہ واحد وقہار آپ پر حکم لگائیگا۔

33﴾ کیا یہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صراحۃً اہانت اور توہین ہے یا نہیں؟ فقیر نے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات جو گستاخان محبوب رب العلمین کی بابت تھے وہ نقل کر دیئے۔

34﴾ مفتی صاحب! کوئی شخص اپنے باپ اور بادشاہ سے جگت نہیں بولتا، جگت عوام کا مشغلہ ہے نہ کہ باپ اور بادشاہ کا، پھر سرکار ابد قرار شہنشاہ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے؟

35﴾ مفتی صاحب آپ لکھتے ہیں :

''جب مومن کی زبان سے یہ الفاظ (جس کی توضیح آپ کے محدث کبیر نے فرمائی) ادا ہوں تو مطلقاً حکم کفر نہیں دیا جائیگا کہ مومن کے کلام کو حسن عمل پر محمول کرنا واجب ہے، حدیث شریف میں ہے کہ ظنو المو منین خیرا......الخ۔''

ہم کو کیا حق ہے کہ کسی مسلمان کے بارے میں کفر تو کجا فسق کا حکم لگائیں یہ کام تو آپ لوگوں کا ہے، ہم تو بحمدہ تعالیٰ اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام بندۂ بیدام ہیں جو بھی انہوں نے فرمایا انشاء اللہ ہرگز اس کا انکار نہ کریں گے، بلکہ اسی ارشاد عالی کو حق جانیں، اور اسی پر اصرار کریں گے، دیکھو اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:......

أَبِاللّٰهِ وَ آيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ☆ لاَ تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ

پھر فرماتے ہیں :

''غزوہ تبوک کو جاتے وقت منافقوں نے تخلیہ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف شان کچھ کہا، جب سوال ہوا تو عذر کرنے لگے اور بولے ہم تو یونہی آپس میں ہنستے تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

قُلْ أَبِاللّٰهِ وَ آيَاتِهِ وَرَسُولِهِ .... الایہ

''اے نبی ان سے فرما دے کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے معاملے میں ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان لا کر۔''

اقول: اس آیت کے تین فائدے حاصل ہوئے۔

اول﴾ یہ کہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا اور

ایمان کا دعویٰ رکھتا ہو کلمہ گوئی اسے ہرگز کفر سے نہ بچائے گی۔

دوم﴾ یہ جو بعض جاہل کہنے لگتے ہیں کہ کفر کا تو دل سے تعلق ہے نہ کہ زبان سے، جب وہ کلمہ پڑھتا ہے اور اس کے دل میں کفر کا ہونا معلوم نہیں، تو ہم کسی بات کے سبب اسے کیونکر کافر کہیں، محض خبط اور نری جھوٹی بات ہے جس طرح کفر دل سے متعلق ہے، یوں ہی ایمان بھی، زبان سے کلمہ پڑھنے پر مسلمان کیسے کہا یونہی زبان سے گستاخی کرنے پر کافر کہا جائے گا اور جب بغیر اکراہ شرعی کے ہے تو اللہ کے نزدیک بھی کافر ہو جائیگا اگرچہ دل میں اس گستاخی کا معتقد نہ ہو کہ بے اعتقاد کہنا ہزل وتمسخر یہ ہے اور اسی پر رب العزت فرما چکا کہ تم کافر ہو گئے اپنے ایمان کے بعد۔

سوم﴾ کھلے لفظوں میں عذر تاویل مسموع نہیں آیت فرما چکی کہ حیلہ نہ گڑھو تم کافر ہو گئے۔

تنبیہ! یہاں اللہ عزوجل نے انہیں کلمات گستاخی کو وجہ کفر بتایا اور ان کے مقابل کلمہ گوئی وعذر جوئی کو مردود ٹھہرایا، یہاں ان کے کفر سابق مخفی کی بحث نہیں **قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ** فرمایا ہے تم مسلمان ہو کر کافر ہو گئے، نہ کہ **قد کنتم کافرین** تم پہلے ہی سے کافر تھے۔ یہ فائدے خوب یاد رکھنے کے ہیں۔ وباللہ التوفیق'

(الکوکبة الشهابیه صـ6)

36﴾ مفتی صاحب یہی اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

''**لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُم بَعْضاً** من اب او مولیٰ او سلطانکم کہ رسول کا پکارنا اپنے میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ اب ایک دوسرے میں باپ اور مولیٰ اور بادشاہ سب آ گئے اس لئے علماء فرماتے ہیں نام پاک لیکر ندا کرنا حرام ہے، اگر روایت میں مثلاً یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آیا ہو تو اس کی جگہ یارسول اللہ کہے۔'' (الکوکبة الشهابیه :6)

مفتی صاحب ذرا تامل فرمایئے کہ اللہ واحد قہار کیا فرما رہا ہے کہ :

''رسول کا پکارنا اپنے میں ایسا نہ ٹھہرالو......الخ۔''

کیا اپنے میں سسر وداماد داخل نہیں جبکہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''باپ مولیٰ اور بادشاہ سب آ گئے......الخ۔''

37﴾ مفتی صاحب! تو حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے وہ الفاظ جو اہانت اور دشنام کیلئے رائج ہوں، تو کیا گستاخی نہیں ہے؟

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں :

لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ

یہ رسول کا بھیجنا کس لئے ہے خود فرماتا ہے اس لئے کہ تم اللہ اور رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو، معلوم ہوا کہ

دین وایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے اور جوان کی تعظیم میں کلام کرے اصل رسالت کو بیکار کیا چاہتا ہے۔ العیاذباللہ تعالیٰ"

(الکوکبۃ الشھابیہ علیٰ کفریات ابی الوھابیہ ص۔3 مطبوعہ ہندوستانی پریس کندیگر ٹولہ بنارس)

تفہیم مسئلہ کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔ مفتی صاحب! بحمدہ تعالیٰ ہم نے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دامان کرم میں پناہ لے لی ہے اور آپ کے فرق مبارک پر آپ کے امام محدث کبیر ضیاء المصطفیٰ کا تاج ہے۔

یا اللہ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں اس رسالہ ہدایت قبالہ کو شرف قبولیت عطا فرما' اور مسلمانوں کیلئے رشدوہدایت کا سبب بنا' اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرما' اور ہر گمراہی اور بیدینی سے ان کو بچا' اور نیک وصالح بنا۔ آمین یا رب العٰلمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم وَ صَلَی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیْرِ خَلْقِہٖ وَ نُوْرِ عَرْشِہٖ وَزِیْنَۃِ فَرْشِہٖ سَیِّدِنَا وَسَنَدِنَا وَمَاوٰنَا وَ مَلْجَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِمْ دَائِماً اَبَداً اَبَدا

سگ بارگاہ رضا

فقیر محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ

25 رشوال المکرّم 1424ھ مطابق 20 دسمبر 2003ء

مکتوب نیاز اول

بنام مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب

حضرت علامہ مفتی ذوالاحترام مولانا الحاج اختر رضا خاں صاحب دامت برکاتہم عالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج مع الخیر ہوں گے آپ کا فتویٰ دیکھا اس میں آپ نے حکم فرمایا' مسائل میں عجلت سے احتراز کیا جائے اور اصحاب الرائے اور اہل بصیرت سے مشورہ اور ان سے رجوع کیا جائے۔

فقیر اور صاحب الرائے صاحبان سے مشورہ' یہ تو اصحاب الرائے کے ہم نشیں اور صاحب بصیرت کا کام ہے' فقیر تو اصحاب الرائے کا غلام بندۂ بیدام ہے' حکم تعمیل میں ہروقت تیار ہے' کیا آپ میرے مرشد کریم فقیہ العظیم فرید الدوراں قطب الزماں حضرت علامہ مولانا آل رحمٰن مصطفیٰ رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اصحاب الرائے نہیں سمجھتے؟ اگر کوئی اور ان سے افضل ہونا تو دور ہے' ان کی مثل ہی دوسرا بتادیجئے' فقیر تو ان کے ہی حکم کی تعمیل کر رہا ہے' جبکہ ان کے پاس ایک دیہاتی آیا اور اس نے کہا کہ ہمارے زمیندار صاحب نے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سسر کہا تو میں نے اعتراض کیا اس پر وہ زمیندار صاحب کافی ناراض ہوئے۔

اسکے بعد حضور مفتی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان زمیندار صاحب کو تنبیہہً ایک پرچہ لکھا اور اس شخص کو دیا کہ آپ پہنچادیں تحریر میں لکھا تھا:

''لفظ سسر متروک کیا جاچکا ہے آپ پر توبہ واجب ولازم ہے۔''

جن کے سامنے یہ واقعہ پیش آیا ان کی تحریر ہمرشتہ ارسال ہے فقیر اپنے مرشد کریم مولیٰ العظیم کا دامن تو نہیں چھوڑ سکتا اب آپ فرمائیں کہ آپ کا حکم مانیں یا آپ کے نا' جان کا اور فقیر نے کسی کے بارے میں اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھا البتہ عطاء المصطفیٰ نے تراب الحق کی تکفیر کی' جن کے فتویٰ کا عکس منسلک ہے۔

فقیر محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ

12ر نومبر 2003ء

مکتوب نیاز دوم

بنام مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

بخدمت حضرت علام لائق صد احترام مفتی دوران فہامہ ذیشان الحاج علامہ اختر رضا خاں صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ امید ہے کہ مزاج مع الخیر ہوں گے۔

امابعد......! بصد کمال عجز واحترام التماس ہے کہ حضور والا کے حضور لب کشائی سوءِ ادبی سے ناشی کہ جناب والا کو نسبت کامل ہے ہمارے سرکار اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فقیر کے آقائے نامدار مولی الکریم فقیہ العظیم فرید الدوران وحید قرآن سیدنا وسندنا ومرشدنا ومولیٰنا آل رحمٰن مصطفیٰ رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے' فقیر جن کا غلام بندہ بیدام ہے' چنانچہ فقیر نے تمام فتاویٰ موصولہ کے جواب مسمّٰی ''اتمام حجت المعروف جواب الفتاویٰ'' بمعہ مفتی مظفر حسین صاحب بریلی' باوجود علالت شدیدہ کے 25؍شوال 1424ھ مطابق 20؍دسمبر 2003ء کو تحریر کردیئے' مگر حضور والا کے ارشادات عالیہ پر بربنائے ادب واحترام کلام نہ کیا' کہ ''پیش بزرگان خامشی ادب است'' لیکن اب بتاریخ 3؍ماہ جنوری 2004ء کو اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باب نورالانوار نے ذہن فقیر میں انگڑائی لی تو ضرورت اس امر کی لازم آئی کہ دین کا اجالا اور محبت حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جوگہوارہ جو بریلی شریف میں روشن اور تابناں پایا اس کے غیر میں کہیں نظر نہ آیا تو اس جذبہ عقیدت نے مجبور کیا کہ ان میں سے چند واقعات مشتے نمونہ از خروارے حضور کی خدمت میں پیش کروں۔

کیونکہ اسوقت ہمارے نزدیک ایک آپ ہی کی ذات مقدس ہے جس کو ہم اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک کا ٹمٹماتا ہوا چراغ دیکھ رہے ہیں۔ اگر اس کے انوار بھی العیاذ باللہ معدوم ہو گئے تو دوسری کوئی ایسی ہستی نظر نہیں آتی کہ اہلسنت کی کشتی کی کوئی ناخدائی کرے اور کشتی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صحیح وسلامت منزل تک لے جائے اور دین متین کو اس طغیانی موج بلا سے بچائے۔

اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور پھر ہمارے مرشد مولیٰ الکریم فقیہ العظیم فرید الدوران وحید قرآن سیدی سندی مرشدی آل رحمٰن مصطفیٰ رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دین کے معاملہ میں کبھی اپنے اور غیر کو نہ دیکھا بلکہ ہر مسلمان پر احکام شرعیہ جاری فرمائے اگرچہ وہ اپنا دوست ہی کیوں نہ ہو اس کو بھی شریعت کے معاملہ میں رعایت نہ فرمائی۔

واقعہ اول

حضرت مولیٰنا سید غلام قطب الدین صاحب برہمچاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بریلی شریف تشریف لاتے تو اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مہمان ہوتے ایک مرتبہ بہاری پور مسجد بی بی جی میں جلسہ ہو رہا تھا اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے

دولت خانہ محلّہ سوداگران میں تشریف فرما تھے اور مولٰینا موصوف برہمچاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلسہ میں تقریر فرمارہے تھے۔

اثنائے تقریر مولٰینا موصوف نے ایک شعر پڑھا جس کا پہلا مصرعہ یہ ہے ع

پریم کی بنسی بجائی سید الابرار نے

اس شعر پر اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باوجود یہ کہ ساداتِ کرام کی بے نہایت عزت واحترام فرماتے' اس پر بھی مولٰینا سید غلام قطب الدین برہمچاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہایت سخت تنبیہہ فرمائی کہ اس کے بعد حضرت مولٰینا موصوف نے کبھی اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور حاضر ہونے کی ہمت و جرأت نہ فرمائی اور شرمندگی کی وجہ سے پھر کبھی حاضر خدمت نہ ہوئے۔

واقعہ دوم

حضرت حجۃ الاسلام مولٰینا حامد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ غصہ میں ماما سے کوئی ناجائز لفظ کہہ دیا' اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو سخت تنبیہہ فرمائی اور ماما سے معذرت اور علانیہ توبہ کرائی اور لختِ جگر کی رعایت نہ فرمائی کہ حکم شریعت سے کوئی مستثنیٰ اور بالا نہیں۔

واقعہ سوم

مسئلہ جمعہ کی اذان ثانی پر بعض نادانوں کے کہنے پر علمائے بدایوں نے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف مقدمہ کر دیا حضرت مولوی حشمت اللہ صاحب علیہ الرحمہ اسوقت جج کے عہدے پر فائز تھے' انہوں نے اس مقدمہ میں اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی کی خاطر اس منصب سے استعفیٰ دیدیا اور اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقدمہ کی پیروی میں مصروف ہوگئے جب مدت مدید تقریباً تین سال کا عرصہ ہوگیا اور کوئی فیصلہ عمل میں نہ آیا تو یہ مشورہ باہم طے پایا کہ نواب رامپور سے کہہ کر جج کی بدلی کرائی جائے' چنانچہ حضرت مولوی حشمت اللہ صاحب علیہ الرحمہ اور دیگر علماء مثل مولوی ظہور الحق صاحب بھی ملکر نواب رامپور کے پاس گئے اور ان سے جا کر اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقدمے کی بابت مولوی حشمت اللہ صاحب علیہ الرحمہ نے بات کی تو نواب رامپور نے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کئی رسالے نکالے اور مولوی حشمت اللہ صاحب سے کہا کہ ان رسالوں میں اعلیٰحضرت نے مجھے کسقدر برا کہا ہے اور مجھے کتے سے تعبیر کیا ہے مگر میں ان کی وہی قدر کرتا ہوں جو علمائے حرمین نے ان کی بابت فرمایا اور دن وتاریخ کا تعین کر کے کہا کہ فلاں دن ہمارا اسپیشل بارہ بجے رات کو بریلی اسٹیشن پر پہنچے گا آپ حضرات ہم کو اسٹیشن پر مل جائیں اور پھر ہمارے ساتھ الہ باد کے گورنر کے پاس چلیں' ہم اس سے سفارش کریں گے' چنانچہ وقت موعود پر نواب رامپور کا اسپیشل بریلی اسٹیشن پر پہنچا اور وہاں سے

الہ باد کے گورنر مسٹن کے پاس گئے اور جب نواب صاحب نے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقدمے کا ذکر کیا تو گورنر کا مزاج تبدیل ہوگیا اور اس نے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کئی رسالے نکالے اور نواب صاحب کو دکھلائے کہ دیکھئے مولوی احمد رضا خاں نے ہماری حکومت یعنی گورنمنٹ کے خلاف کیسے توہین آمیز الفاظ استعمال کئے ہیں اور آج کیلئے انہوں نے کوئی ایسی طاقت چھوڑی ہے جو ان کا ساتھ دیتی یا مدد کرتی مگر آپ لوگوں کے آنے پر میں بذریعہ تار اس جج کا ٹرانسفر کرتا ہوں اور اس کی جگہ جگدیش پرشاد کو جج مقرر کرتا ہوں چنانچہ ایسا ہی ہوا جگدیش پرشاد کو جج کی جگہ بھیج دیا' اور اس جج کا تبادلہ کسی دوسری جگہ کردیا اور تاکید کی کہ نوے دن کے اندر اس مقدمے کا فیصلہ کردیا جائے' چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں فیصلہ ہوا۔

حاصل مقصود !

اس کا یہ ہے کہ اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ دین کے معاملہ میں نہ کسی نواب کی رعایت فرماتے اور نہ کسی بادشاہ' بلکہ شہنشاہ کی بھی۔ چنانچہ بصد ادب واحترام عرض ہے کہ اگر آپ نے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حق پسندی اور حق نوازی کا لحاظ و پاس نہ کیا' تو بریلی شریف سے بریلویت اور رضویت کا آفتاب غروب ہوجائے گا' اور زمانہ تاریکی میں ڈوب جائے گا' آپ کے سوا اب کوئی دوسرا نظر نہیں آتا جو اس کشتی رضویت کی ناخدائی کرے۔ ملاحظہ فرمایئے کہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے :

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً ☆ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلاً

''اے نبی بے بیشک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔''

مسلمانو! دیکھو دین اسلام بھیجنے' قرآن مجید اتارنے کا مقصود ہی تمہارا مولیٰ تبارک وتعالیٰ تین باتیں بتاتا ہے۔

اول...... یہ کہ لوگ اللہ ورسول پر ایمان لائیں۔

دوم...... یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کریں۔

سوم...... یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہیں۔

مسلمانو! ان تینوں جلیل باتوں کی جمیل ترتیب تو دیکھو' سب میں پہلے ایمان کو فرمایا اور سب میں پیچھے اپنی عبادت کو اور بیچ میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کو' اس لئے کہ بغیر ایمان تعظیم بکار آمد نہیں بہتیرے نصاریٰ ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم اور حضور پر سے دفع اعتراضات کا فرانِ لئیم میں تصنیفیں کرچکے' لیکچر دے چکے۔ مگر

جب کہ ایمان نہ لائے کچھ مفید نہیں کہ یہ ظاہری تعظیم ہوئی دل میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی عظمت ہوتی تو ضرور ایمان لاتے' پھر جب تک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی تعظیم نہ ہو عمر بھر عبادت الٰہی میں گذارے سب بیکار و مردود ہیں' بہتیرے جوگی اور راہب ترک دنیا کر کے اپنے طور پر ذکر و عبادات الٰہی میں عمر کاٹ دیتے ہیں بلکہ ان میں بہت وہ ہیں کہ لاالہ الا اللہ کا ذکر سیکھتے اور ضربیں لگاتے ہیں مگر ازانجا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم نہیں کیا فائدہ' اصلاً قبول بارگاہ الٰہی نہیں۔ اللہ عزوجل ایسوں ہی کو فرماتا ہے :

وَقَدِمْنَا إِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُوراً

"جو کچھ اعمال انہوں نے کئے ہم نے سب برباد کر دیئے۔"

ایسوں کو ہی فرماتا ہے :

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ☆تَصْلَى نَاراً حَامِيَةً

"عمل کریں مشقتیں بھریں اور بدلہ کیا ہوگا یہ کہ بھڑکتی آگ میں بیٹھیں گے۔" والعیاذ باللہ تعالیٰ

مسلمانو! کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم مدار ایمان و مدار نجات و مدار قبول اعمال ہوئی یا نہیں' کہو ہوئی اور ضرور ہوئی۔"

(تمهيد ايمان باآيات القرآن ص۔1,2)

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں :

لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ

"یہ رسول کا بھیجنا کس لئے ہے خود ارشاد فرماتا ہے" اس لئے کہ تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔" معلوم ہوا کہ دین و ایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی تعظیم میں کلام کرے اصل رسالت کو باطل و بیکار کیا چاہتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ"

(الكوكبة الشهابيه ص۔3 مطبوعه هندوستانی پريس كنديگر ٹوله بنارس)

فقیر بصد عجز و نیاز معروض کہ جس نے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ سسر اور داماد کہا' اس نے حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کا حق ادا کر دیا نہیں؟ ہم عاجز و ناتواں تو اس قابل نہیں کہ اس باب میں لب کشائی کریں اور سسر و داماد کی حقیقت کو بیان کریں' اگر فقیر بینوا کی نہ مانیں! نہ مانیں' مگر اپنے محدث کبیر ضیاء المصطفیٰ کی تشریح کو ضرور قبول فرمائیں گے' ملاحظہ ہو آپ کے محدث کبیر اپنے فتویٰ میں رقمطراز ہیں کہ :

"لغت و عرف میں یہ الفاظ (سسر و داماد) بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں' ہاں! اہانت و دشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے مگر اس استعمال کیلئے قرینہ ضروری ہے۔" (فتویٰ ص۔3)

اس کا حاصل یہی ہے کہ ان الفاظ سسر و داماد پر ہی کیا موقوف ہے جن الفاظ سے چاہے جب بھی چاہے، معاذ اللہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گالیاں بکتا رہے، ہاں قرینہ سے گالیاں دے، وہ سب جائز وروا ہیں۔ **والعیاذ باللہ تعالیٰ**

فقیر بینوا! نہ تو اہل فتویٰ ہے نہ امین فتویٰ البتہ اپنے مرشد عظیم مولیٰ الکریم کا غلام بندۂ بیدام ہے، آپ سے گذارش ہے کہ اس بارے میں شریعت مطہرہ کا حکم جاری فرمائیں، اور یہ بتلائیں کہ حکم شریعت میں علماء اور مفتیوں کو کوئی ممتاز منصب اور خاص درجہ حاصل ہے کہ جس کی بنا پر وہ حکم شریعت مسلمہ سے آزاد اور بے نیاز ہیں، کہ جو چاہیں کہہ جائیں، اور جو چاہیں کر جائیں ان سے کوئی باز پرس نہیں؟

محبّ محترم! تامل فرمایئے اور غور کیجئے کہ اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکومت آج بھی قلوب المومنین پر جاری اور ساری ہے۔ سچے سنی پکے رضوی اب بھی اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام نامی پر قربان ہونے میں فخر محسوس کرتے ہیں اسی نسبت سعید سے آپ پر اعتماد کلی رکھتے ہیں اور مسائل دینیہ میں آپ کو اپنا حکم اعلیٰ مانتے ہیں، اگر آپ نے اس امر کی پرواہ نہ کی تو واضح ہو کہ عوام کالانعام کو جیسا حکم فرمائیں گے وہ بدل و جان تسلیم کر لیں گے، مگر اللہ واحد وقہار جو علیم وخبیر ہے وہ ضرور حساب پر قادر ومختار ہے اور وہ اپنے حبیب کی شان میں گستاخی کا ضرور بدلہ لے گا۔ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہدایت نشان کہ :

> ''دین وایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی تعظیم میں کلام کرے اصل رسالت کو باطل و بیکار کیا چاہتا ہے۔ **و العیاذ باللہ تعالیٰ**''

اس فرمان عالیشان کے مقابل ایسی جرأت وگستاخی سسر و داماد کہیں اور اس پر مصر ہیں اور عامۃ الناس کو جری اور بیباک بنانے کیلئے اس کو بلاشبہ جائز بتائیں اور اس کی توضیح میں صاف صاف لکھ جائیں کہ :

> ''لغت وعرف میں یہ الفاظ (سسر و داماد) بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں، ہاں! اہانت ودشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے مگر اس استعمال کیلئے قرینہ ضروری ہے۔''

اور اسی پر اصرار ہے علمائے دیوبند اگر چہ گستاخ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معروف ومشہور ہیں ان لوگوں نے ان علمائے دیوبند کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے، ان پر تقدیم کو ملاحظہ فرمائیں، مولوی حسین احمد صدر المدرسین دیوبند لکھتے ہیں کہ :

> ''حضرت مولانا گنگوہی فرماتے ہیں کہ: جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرور کائنات علیہ السلام ہوں اگر چہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔'' **(الشہاب الثاقب صـ57، کتب خانہ رحیمیہ دیوبند)**

اب اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں فرماتے ہیں کہ :

> ''شفا شریف میں ہے :
>
> **تقدم الکلام فی قتل القاصد لسبه الوجه الثانی لاحق به فی الجلاء ان یکون القائل غیر قاصد للسب والازراء ولا معتقدله ولکن تکلم فی جهته صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بکلمة الکفر مما هو فی حقه صلی**

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقیصۃ مثل ان یاتی بسفہ من القول اوقبیح من الکلام و نوع من السب فی جھتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان ظھر بدلیل حالہ انہ لم یقصد سبہ اما لجھالۃ اوضجراو سکر او قلۃ ضبط لسانہ اوتھور فی کلا مہ فحکم ھٰذا حکم الوجہ الاول القتل من دون تلعثم اہ مختصراً

”یعنی اسکا حال تو اوپر معلوم ہو چکا جو بالقصد تنقیص شان اقدس کرے دوسری صورت اسی کی طرح روشن اور ظاہر یہ ہے کہ قائل نہ تنقیص وتحقیر کا قصد کرے نہ اسکا معتقد ہو‘ مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملہ میں کلمہ کفر بول اٹھے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں تنقیص شان ہو‘ مثلاً کوئی بے ادبی کا لفظ یا بری بات اور ایک طرح کی تنقیص بولے ‘اگرچہ اس کے حال سے ظاہر ہو کہ اس نے مذمت وتوہین کا ارادہ نہ کیا بلکہ جہالت یا جھنجھلاہٹ یا نشہ میں بک دیا یا بات کہنے میں زبان روکنے کی کمی یا بیباکی سے صادر ہوا۔ اس صورت کا حکم بعینہ وہی پہلی صورت کا حکم ہے فوراً قتل کیا جائے بلا توقف ۔۱۲منہ“ (الکوکبۃ الشھابیہ صـ30,31 مطبوعہ ھندو ستانی پریس کندیگر ٹولہ بنارس)

آپ سے بصد کمال ادب مکرر التماس ہے کیونکہ آپ پشتیبان سنیت اور کشتیبان امت ہیں‘ یہ آپ ہی کی ذمہ داری ہے کہ اس وقت جس فتنہ میں عوام اہلسنت مبتلا ہو کر گمراہ ہو رہے ہیں‘ اس کشتی امت کی ناخدائی فرمائیں اور عنداللہ اجر پائیں‘ ملاحظہ ہو صدر شریعہ علیہ الرحمہ سے سید ضمیر الدین صاحب نے سوال کیا کہ :

”ایک مرتبہ زید کی زبان سے غصے میں جائے نماز کے بارے میں جو کھال کی تھی سسری کا لفظ نکل گیا لیکن زید کہتا ہے کہ میں نے کھال کو سمجھ کر کہا تھا جائے نماز کا خیال تک نہیں تھا۔“

اس کے جواب میں صدر شریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

”اگر چمڑے کو برالفظ کہا‘ جائے نماز کے قصد سے نہ کہا تو تجدید کی حاجت نہیں مگر اس قسم کے الفاظ سے احتیاط چاہئے۔“

(فتاویٰ امجدیہ جلد چھارم صـ399,400)

تامل فرمایئے! جائے نماز نہ مرد ہے نہ عورت اس پر سسر اور سسری کا اطلاق صادق ہی نہیں آتا مگر صدر الشریعہ علیہ الرحمہ اس کو برالفظ فرما رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک سوال واحد اللہ صاحب ساکن محلّہ صوفی ٹولہ نے پوچھا کہ :

”جو فتویٰ کہ علمائے دین نے بابت ناجائز ہونے نکاح نبی رضا کی لڑکی کے شائع فرمایا تھا وہ چسپاں کر دیا گیا تھا اس کو مسمّٰی منظور حسین ولد نبی حسین ساکن محلّہ صوفی ٹولہ نے پڑھ کر کہا کہ ”فتویٰ دینے والے سسرے بھی ایسے ہی ہیں“ وغیرہ وغیرہ تو علمائے دین کی شان میں گستاخی کا لفظ سن کر تین شخص بنام کفایت اللہ، امیر اللہ ومولا بخش نے اس کو زیادہ کہنے سے روکا لہٰذا جو شخص علمائے دین کی شان میں دشنام کے لفظ استعمال کرے اس کے بابت شرع شریف کیا فتویٰ صادر فرماتی ہے؟“

صدر الشریعہ علیہ الرحمہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں :

الجواب: عالم دین کی توہین کفر ہے اور گالی دینا تو سخت درجہ کی توہین ہے' حدیقہ ندیہ میں ہے :

من قال العالم عویلم فھو کافر

عالم کو ملا ٹا کہنا کفر ہے نہ کہ گالی۔ اعلیٰحضرت قبلہ قدس سرہ نے اپنے فتاویٰ جلد اول صفحہ ۵۷۰ پر فرمایا ''عالم دین کی توہین کو ائمہ نے کفر لکھا ہے' مجمع الانہر میں ہے :

الاستخفاف بالا شراف و العلماء کفر

لہٰذا اگر صورت واقعہ یہی ہے کہ اس شخص نے فتویٰ کو اپنی خواہش کے خلاف پا کر مفتی کو گالی دی تو تجدید اسلام کرے اور بی بی رکھتا ہے تو اس کے ساتھ تجدید نکاح کرے ورنہ اہل محلّہ اور برادری کے لوگ اس سے مقاطعہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم'' (فتاویٰ امجدیه جلد چهارم صـ204)

تعجب ہے کہ یہ فتویٰ جاری کرنے والے مفتی اور مولوی حضور اکرم سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ عالم دین کا بھی درجہ نہیں دیتے' عبارات مذکورہ سے ثابت ہوا کہ جو مرتبہ عالم دین کا ہے وہ اس کے غیر یعنی بے علم کا نہیں ہے' مثلاً اگر کوئی شخص کسی جولا ہے کو جولہٹا کہہ دے اور دھنئے کو دھنٹا کہہ دے تو یہ کہنا کفر نہ ہوگا' البتہ ایذائے مسلم کی بنا پر گناہ ضرور ہے' مگر عالم کو ملا ٹا کہنا ضرور کفر ہے' تو یہ لوگ حضور اکرم سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتنی بھی قدر نہیں کرتے بلکہ اس لفظ کریہہ کو جائز بتا کر مسلمانوں کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی پر جری اور بیباک کر رہے ہیں' اللہ عزوجل ہدایت دے اور مومن صالح بنائے۔ آمین

اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں :

''لَا تَجۡعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيۡنَكُمۡ كَدُعَاءِ بَعۡضِكُم بَعۡضاً' من اب او مولیٰ او سلطانکم یعنی رسول کا پکارنا اپنے میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ اب ایک دوسرے میں باپ اور مولیٰ اور بادشاہ سب آ گئے' اس لئے علماء فرماتے ہیں نام پاک لیکر ندا کرنا حرام ہے' اگر روایت میں مثلاً یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آیا ہو تو اس کی جگہ بھی یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہے۔'' (الکو کبة الشھابیه صـ 6)

اور یہاں معاملہ ہی اس کے برعکس ہے کہ سسرا اور داماد جو بقول محدث کبیر ''اہانت اور دشنام کے لئے اس کا استعمال رائج ہے۔'' اس کو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے استعمال کرتے اور جائز لکھتے ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

حالانکہ عوام میں بھی سسرا اور داماد کہہ کر ایک دوسرے کو نہ تو پکارتے ہیں نہ باہم گفتگو میں داماد اپنے سسر کو سسر کہہ کر خطاب کرتا' اور نہ سسر اپنے داماد کو داماد کہہ کر بات کرتا ہے۔ اگر ان سے پوچھئے تو کہتے ہیں کہ اس ندا میں گستاخی اور بے ادبی ہے اور ایسی بات کہتے ایک دوسرے کو سسرا اور داماد کہہ کر خطاب کرتے شرم آتی ہے۔ مگر آج کا مفتی حضور سرور کائنات فخر موجودات سید المرسلین رحمة للعٰلمین راحة العاشقین مراد المشتاقین شمس العارفین سراج السالکین نبی الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ

علیه وسلم کیلئے ان دشنامی الفاظ کے استعمال کو معاذ اللہ بلاشبہ جائز بتاتے اور عوام اہلسنت کو گستاخ خلیفة الله الاعظم پر جری اور بیباک کرتے ہیں۔

دوم ......﴾ کیا یہ مولوی مفتی اتنا بھی احساس نہیں کرتے کہ جب بعض صحابہ کرام نے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی کر لی حالانکہ قربانی کرنا عبادت الٰہی ہے مگر اللہ عزوجل نے ان کی قربانیوں کو مردود فرمادیا اور دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دیا (جیسا کہ خزائن العرفان میں مذکور ہوا) تو اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔''

اللہ سے معاذ اللہ آگے کون بڑھ سکتا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تقدیم کرنے کو اللہ عزوجل سے تقدیم کرنا فرمایا گیا' اس آیت کریمہ سے ان الفاظ دشنام کا موازنہ فرمائیں کہ کہاں قربانی جو عبادت الٰہی اور کہاں یہ لفظ مردود کہ دشنام پر دال۔ العیاذ بالله تعالیٰ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت دے اور گستاخی سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بچائے۔ آمین یا رب العلمین غور طلب یہ امر ہے کہ ایسے شنیع الفاظ حضور پرنور شافع یوم النشور نبی الانبیاء حبیب کبریا سید المرسلین صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کیلئے جائز بتائے یہ کون سی تعظیم و تکریم ہے' جس کی ادائیگی میں وہ مصروف ہیں؟

حضور والا !

صریح مقابل ہے کنایہ کے' جس کو ظہور کافی' نہ احتمال کا وافی۔ اب اپنے محدث کبیر کی توضیح کردہ الفاظ سسر و داماد پر غور کیجئے کہ :

''ہاں اہانت و دشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔''

کیا حضور پرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں یہ صریح گستاخی نہیں ؟ ہے اور ضرور ہے۔ اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ اس پر حکم شرع لگائیں اور مسلمانوں کو گمراہی سے بچائیں اس لئے کہ آپ اہل فتویٰ بھی ہیں اور اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یادگار اور نسبت خاندانی بھی حاصل ہے۔ اس کا لحاظ فرمایئے اور امت کی دستگیری میں قلم اٹھایئے۔

نیاز مندانہ عرض ہے کہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیش کردہ شفا شریف کی عبارت ملحوظ خاطر رہے کہ وہ یہ ہے :

''دوسری صورت اسی طرح روشن و ظاہر یہ ہے کہ قائل نہ تنقیص و تحقیر کا قصد کرے نہ اس کا معتقد ہو مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملہ میں کلمہ کفر بول اٹھے جو حضور کے حق میں تنقیص شان ہو مثلاً کوئی بے ادبی کا لفظ یا بری بات اور ایک طرح کی تنقیص بولے اگر چہ اس کے حال سے ظاہر ہو کہ اس نے مذمت و توہین کا ارادہ نہ کیا بلکہ جہالت یا جھنجلاہٹ یا نشہ میں بک دیا یا بات کہنے میں زبان روکنے کی کمی یا بیباکی سے صادر ہوا اس صورت کا حکم بعینہ وہی پہلی صورت کا حکم ہے

فوراً قتل کیا جائے بلا توقف۔"

دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں :

غنیة ذوالاحکام ص : ۳۰۱

محل قبول توبة المرتد مالم تکن ردته بسب النبی او بغضه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فان کان به لا تقبل توبته سواء جاء تائب من نفسه او شهد علیه بذالک بخلاف غیره من الکفراته

"یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی اور کفروں کی طرح نہیں ہر طرح کے مرتد کو بعد توبہ معافی دینے کا حکم ہے مگر اس کافر مرتد کیلئے اس کی اجازت نہیں۔" (فتاویٰ رضویہ شریف جلد ششم ص۔ 40)

یہ بیان صفحہ ۳۹ سے ۴۱ تک ہے ملاحظہ فرمائیں۔ بصد کمال معروض کہ بحمدہ تعالیٰ فقیر نے نہ تو کسی شخص کی تکفیر کی نہ کافر کہا کیا کسی مسلمان کو کافر کہہ کر خود ہلاک ہوگا البتہ فقہاء کرام نے جن پر تکفیر فرمائی اور ارشاد فرمایا :

"جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔"

فقیر ان کو ہرگز مسلمان نہیں سمجھتا ہے اور نہ مسلمان کہتا ہے، یقیناً وہ کافر ہیں۔

ثالثاً......سخت حیرت اور تعجب بے نہایت ہے کہ دارالعلوم امجدیہ کے مفتیوں کے حال پر کہ دارالعلوم امجدیہ کے ناظم تعلیم تراب الحق صاحب کو ضابطہ اخلاق کی چند شقوں پر 3/ربیع الثانی 1422ھ مطابق 26/جون 2001ء کو تکفیر فرمائی اور تراب الحق صاحب کو کافر ٹھہرایا پھر ان کا اسلام تو کجا منصب ناظم تعلیم میں بھی فرق نہ آیا، ہنوز بدستور سابق، ناظم تعلیم ہیں۔

بعد ازاں یکم/شعبان 1423ھ مطابق 9/اکتوبر 2002ء کو شاہ احمد نورانی کی تکفیر کی اور کافر قرار دیا اس فتویٰ پر تراب الحق صاحب کے دستخط بھی ثبت ہیں اب بعد از انتقال نورانی میاں کے تراب الحق ناظم تعلیم دارالعلوم امجدیہ کا ان کے گھر جا کر آخری دیدار کرنا اور جنازے میں شرکت فرمانا اور سوئم میں شریک ہونا معنی خیز ہے۔ اس کی آپ ہی توضیح فرماسکتے ہیں، تصدیق منظور خاطر ہو تو علامہ مولٰینا محمد حسن حقانی سے ان تمام امور کی تصویب طلب فرمائیں، معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں یعنی مفتیان امجدیہ نے کفر اور تکفیر کرنے کو ٹھٹھہ بنا رکھا ہے، فقیر کو کیونکہ تراب الحق صاحب سے مدت مدیدو عرصۂ بعید سے تعلق خاطر رہا، جس کی بنا پر بے حد رنج ہے، چاہتا ہوں کہ کوئی صورت ایسی ہو کہ تراب الحق صاحب محفوظ و مامون ہو جائیں، رجوع لائیں اور علانیہ توبہ کریں، شاید اللہ عزوجل شرف قبولیت سے نوازے۔

فقط والسلام مع الکرام

فقیر سگ بارگاہ رضا محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہٗ

روز جان افروز دوشنبہ

12/ذی قعدہ 1424ھ مطابق 5/جنوری 2004ء

خلاصة الكلام لاهل الاسلام

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی

فِیْ الْقُرْآنِ الْکَرِیْمِ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاء (فاطر : 28)

''اللہ سے اسکے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جوعلم والے ہیں۔''

معلوم ہوا کہ اللہ کے بندوں میں علماء کرام علیہم الرضوان کو جو منصب حاصل ہے وہ غیر عالم کو نہیں' یہ اللہ کے بہترین بندے ہیں' چنانچہ دوسری جگہ فرمایا جاتا ہے:

وَتِلْکَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ (العنکبوت : ۴۳)

''اور یہ مثالیں ہم لوگوں کیلئے بیان فرماتے ہیں اور انہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے۔''

غورطلب یہ امر ہے کہ مسائل ومقال کو ذہن نشین کرانے کیلئے تماثیل اور مثالوں کو استعمال کیا جاتا ہے تاکہ فہم انسان میں اس کا مفہوم واضح ہوجائے مگر ہر انسان بھی تماثیل کے سمجھنے پر قادر نہیں کہ وہ اپنی عقل سے اس کو سمجھ پائے' اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ہم لوگوں کیلئے مثالیں بیان فرماتے ہیں' مگر لوگ اس کے سمجھنے پر بھی قدرت نہیں رکھتے' ان کو صرف علمائے کرام ہی جانتے ہیں لہٰذا فرمایا گیا :

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّکْرِ إِن کُنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ

''تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔''

حضرت حجة الخلف بقية السلف افضل الافاضل امثل الاماثل اعلم العلماء اکمل الکملا حضرت مولٰینا محمد نقی علی خاں صاحب محقق بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والد محترم امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ علماء کی بابت ارشاد فرماتے ہیں کہ :

''علم کو اللہ کے واسطے حاصل کرے اور اللہ کی راہ میں صرف کرے کہ جو شخص اسے (علم کو) مجالست امراء اور شہرت اور عزت دنیا کیلئے حاصل کرتا ہے زیاں کار ہے۔فتویٰ میں کمال احتیاط کرے' کسی کی رعایت اور جانبداری اور اللہ کے سوا کسی کی رضامندی اور خوشی سے کام نہ رکھے' حارث محاسنی فرماتے ہیں کہ :

''عالم سے قیامت کے روز تین سوال ہوں گے' فتویٰ علم کے مطابق دیا نہیں' اور صحیح دیا نہیں' اور اخلاص کے ساتھ دیا نہیں۔''

نیز کبھی کوئی مسئلہ بے سمجھے نہ بتلائے جو نہ معلوم ہو تو کتاب دیکھ کے بتلاوے' یا دوسرے عالم سے دریافت کرے' یا سائل سے کہے کہ میں نہیں جانتا تو کسی اور سے پوچھ لے (فقیر بینوا سگ بارگاہ رضا محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ نے یہ فضل اکمل حضور پرنور مولیٰ الکریم فقیہ العظیم فرید الدوراں قطب الزماں سیدی مرشدی آل رحمٰن مصطفیٰ رضا خاں رضی

اللہ تعالیٰ عنہ میں بدرجہ اتم پایا' ایک مرتبہ آپ سے سوال کیا گیا کہ یہ جو لوگوں میں مشہور ہے کہ جمعرات کو سرمہ نہ لگائے ایک جمعرات اندھی ہوتی ہے' حضور پرنور مرشد اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں سبحان اللہ و بحمدہٖ) جو بات عالم کی زبان سے نکلتی ہے خلق میں پھیلتی ہے پھر تدارک اس کا دشوار ہو جاتا ہے (جبکہ منظور فیضی نے پروفیسر ریاض احمد بدایونی کو معاذ اللہ داماد مصطفیٰ کے جواز کا فتویٰ دیا' وہ خلق کی گمراہی کا سبب بنا اور سینکڑوں مسلمان بریلوی کہلانے والے بلکہ بریلویت کے علمبردار گمراہ اور بے دین ہو گئے العیاذ باللہ تعالیٰ) درمختار میں نقل کیا ہے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لڑکے کو مٹی سے کھیلتے دیکھا گرنے سے ڈرایا لڑکے نے کہا تم کو مجھ سے زیادہ ڈرنا چاہیئے کہ عالم کا گرنا عالم کا گرنا ہے اس روز سے شاگردوں کو حکم دیا کہ اگر کوئی دلیل ہاتھ آوے بیان کرو پھر اگر کوئی شخص اسکی غلطی نکالے اعتراف کرے اور معترض سے چیں بجبیں نہ ہو بلکہ اس کا احسان سمجھے اور مکابرہ اور مجادلہ اور مناظرہ سے بھی حتی الوسع پرہیز کرے اور کسی پر اعتراض نہ کرے' ہاں! اگر ضرورت سمجھے کتاب وسنت سے اس کو سمجھا دے اور جو نہ مانے تو برعایت آداب مناظرہ مباحثہ کرے پھر اگر حق دوسرے کی طرف ظاہر ہو' فوراً قبول کرے اور اللہ کا شکر بجالائے کہ اس پر حق ظاہر کیا اور عجب سے محفوظ رکھا اور اگر یہ غالب آتا شاید خیرہ رائے عجب ونخوت میں مبتلا ہوتا۔ تقریر وتحریر میں کلام موہم ملتبس سے احتراز کرے' قال تعالیٰ:

لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا انْظُرْنَا

اور عبارت میں تشدق ممنوع ہے اور بادشاہوں اور امیروں کے مخالطت سے پرہیز کرے سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو عالم امیروں اور بادشاہوں کے پاس جائے اس سے پرہیز کرو (نیز باوجود ان امور کے ایک عظیم امر عطا فرماتے ہیں) کہ بچہ ماں باپ کے جگانے سے بیدار اور بیمار طبیب کے علاج سے تندرست ہوتا ہے' جب علماء کہ امراض قلب کے طبیب اور خلق کو بیدار کرنے والے ہیں تھپک کر سلا دیں اور دوا کے عوض زہر کھلا دیں تو خلق کس صورت سے ہوش میں آوے اور کس طرح بیماری سے نجات پاوے ان کو لازم ہے کہ اللہ سے ڈریں اور خلق کو اللہ کی بے پرواہی اور قہر اور دوزخ کے عذاب اور گناہوں کے وبال اور قیامت کے (سوال سے ڈرائیں)۔''

(تلخیص الکلام الاوضح ص 47,48)

اور یہی جناب فرماتے ہیں :

''منہاج العابدین میں لکھا ہے کہ ابو اسحاق نے عابدان کوہ لبنان سے کہا کہ اے گھاس کھانے والو! تم یہاں گھاس کھانے میں مشغول ہو اور امت محمدی اہل بدعت کے قبضے میں ہے' اٹھو اور نصیحت کرو' اے عزیز عالم کے حق میں کوئی عبادت اشاعت علم اور ہدایت خلق اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے بہتر نہیں کہ یہ ورثہ انبیاء اور شعار مرسلین ہے

اورقطب الاقطاب دین سے پیغمبر اسی واسطے بھیجے گئے اور کتابیں اور صحیفے اس کے بیان میں نازل ہوئے (امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ) سب کام جہاد کے سامنے مانند قطرے کے ہیں بڑے دریا میں اور جہاد امر معروف کے سامنے مانند قطرے کے ہے بڑے دریا میں، قال اللہ تعالیٰ :

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ

یہ آیت اس بات پر دلیل ہے کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر فرض کفایہ ہے ایک جماعت کا قیام بھی کفایت کرتا ہے دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے :

الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ

یہاں اسے نماز وزکوۃ کیساتھ ایک آیت میں ذکر کیا، پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اچھی بات کا حکم کرو ورنہ اللہ تمہارے بدتروں کو تم پر غالب کریگا اور تمہارے افضل کی دعا نہ سنے گا (امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ) جو قوم گنہگار ہو اور انہیں نصیحت نہ کریں ایسا عذاب آئے کہ سب اس میں مبتلا ہوں (امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ) اللہ تعالیٰ خاص بندۂ بے گناہ کو عوام کے سبب عذاب نہیں کرتا مگر اس وقت کہ برائی دیکھے اور باوجود قدرت کے منع نہ کرے (امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ) ہر مسلمان پر فرض ہے کہ ہاتھ سے جہاد کرے اور جو نہ ہوسکے زبان سے کرے اور جو نہ ہوسکے دل سے مکروہ رکھے ورنہ مسلمان نہیں ہے۔

امام غزالی سے منقول حق سبحانہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ فلاں شہر کو زیروزبر کردو، عرض کیا الٰہی اس میں ایک مرد نیک ہے اور ایک دم تیری یاد سے غافل نہیں، فرمایا اوروں کے گناہ پر ایکدم تیوری نہیں چڑھاتا۔ نیز اللہ تعالیٰ نے ایک شہر پر عذاب بھیجا جس میں اٹھارہ ہزار شخص ایسے عابد تھے کہ عمل ان کے مانند پیغمبروں کے تھے اس واسطے کہ اللہ کے واسطے اوروں کے گناہ پر غصہ نہ کرتے تھے، قال اللہ تعالیٰ :

وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً

(اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں خاص ظالموں کو ہی نہ پہنچے گا)۔"

(الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح ملخصاً صـ 29,30)

علمائے دین کے اہم فرائض

یوں تو علمائے کرام کو ہر برائی سے امت مرحومہ کو منع کرنا لازم ہے۔ جہاں تک ہوسکے نیکی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں۔ مگر کفر جیسی خباثت سے بچانا اور کافروں کو اگر وہ اسلام کو پسند کریں مسلمان بنانا نہایت ضروری ہے، اس میں تعویق اور تاخیر سم قاتل اور بدترین ظلم ہے۔

حضور پرنور سیدی مرشدی مفتی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں اس نوعیت کا ایک سوال آیا جو ہمارے علماء کیلئے باعث عبرت ہے، سائل سوال کرتا ہے :

''کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتی شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید ایک کافرہ کو جامع مسجد میں امام مسجد کی خدمت میں جو مولوی صاحب اور مفتی بھی ہیں مسلمان کرنیکی غرض سے لایا اور مسلمان کرنیکو کہا' امام صاحب نے فرمایا بعد جمعہ مسلمان کرونگا حالانکہ جمعہ کی نماز میں اتنی تاخیر تھی کہ امام صاحب نے کچھ دیر بیٹھ کر بعدہ سنتیں پڑھیں اور نصف گھنٹہ وعظ فرمایا پھر خطبہ پڑھا زید نے کہا کہ کافرہ کو نہلا کر لایا ہوں ابھی مسلمان کردیجئے تو وہ جمعہ بھی پڑھ لے امام صاحب نے فرمایا اسلام لانے کے بعد غسل اس پر فرض ہے لہٰذا بعد جمعہ بہتر ہوگا' اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ بعد اسلام تجدید غسل فرض ہے یا نہیں نیز امام صاحب اس تاخیر کرنے میں حق بجانب ہیں یا نہیں۔ بینوا توجروا''

الجواب...... ''زید اور اس مولوی پر توبہ وتجدید اسلام وتجدید نکاح لازم' عورت نے زید سے جسوقت کہا تھا کہ میں مسلمان ہونا چاہتی ہوں اسی وقت زید پر لازم تھا کہ وہ اسے مسلمان کرتا' تفصیل سے تلقین اسلام پر اگر وہ قادر نہ تھا تو کلمۂ طیبہ تو پڑھا سکتا تھا اللہ عزوجل کی توحید اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت کا اقرار تو لے سکتا تھا' یہ ایمان مجمل کی تلقین اس کے اسلام کو کافی تھی' اتنا کرنے کے بعد پھر عالم کے پاس لے جاتا' کہ وہ مفصل تلقین کرتا' جتنی دیر اس نے اسے غسل کرایا پھر عالم کے پاس لے گیا اتنی دیر کا اس کے ذمے رضا ببقاء الکفر کا الزام ہے۔ عالم کے پاس جب وہ پہنچی تھی عالم پر فرض تھا کہ فوراً اسے مسلمان کرتا زید نے تو ایک وجہ سے یہ تاخیر کی تھی مگر اس عالم نے بالکل بے وجہ تاخیر کی اس پر اس زید سے زائد الزام ہے زید پر تو حکم مختلف فیہ ہے' مگر اس عالم پر حکم میں کوئی اختلاف نہیں معلوم ہوتا اور عقلاً بھی اس پر الزام بشدت ہے کہ جاہل کیلئے جہل اگرچہ شرعاً عذر نہ ہو مگر عقلاً عذر ہوسکتا ہے نماز اگر قائم ہوتی جب بھی قطع صلوٰۃ کی اس اہم کام کیلئے شرعاً اجازت تھی۔ خلاصہ پھر شرح فقہ اکبر علی قاری میں ہے......:

کافر قال لمسلم اعرض علی الاسلام فقال اذهب الیٰ فلان کفر

شرح فقہ اکبر میں اس کی یہ وجہ لکھی :

لانه رضی ببقائه فی الکفر الیٰ حین ملازمة العالم ولقائه او لجهله بتحقیق الایمان بمجرد اقراره بکلمتی الشهادة فان الایمان الاجمالی صحیح اجماعا وقال ابو اللیث ان بعثه الیٰ عالم لا یکفر لان العالم بما یحسنه ما لایحسن الجاهل فلم یکن راضیاه بکفره ساعة بل کان راضعیا باسلامه اتم واکمل

شرح فقه اکبر صـ ۲۱۵ مجمع الانهر شرح ملتقی الابحر میں ہے :

کافر جاء الیٰ رجل وقال اعراض علیٰ الاسلام فقال اذهب الیٰ فلاں یکفر وقیل لا

نور الایضاح اور شرح مراقی الفلاح میں ہے :

یجوز قطعها بسرقه ما یساوی درهما او طلب منه کافر عرض الاسلام علیه

حاشیه علامه طحطاوی علی المراقی میں ہے :

انـمـا ابیـح له البقاء فی الصلاة لتعارض عبادتین ولا یعد بذالک راضیا ببقائه الکفر بخلاف ما اذا اخره عن الاسلام وهو فی غیر الصلوٰة امام ابن حجر مکی اعلام الاعلام بقواطع الاسلام میں فرماتے ہیں :

ومـن الـمـکـفـرات ایـضا ان یرضی بالکفر ولو ضمنا کان یساله کافر یرید الاسلام ان یلقنه کلمة الاسلام فلم یفعل او یقول له اصبر حتیٰ افرغ من شغلی او خطبتی لو کان خطیباً

ص۱۹اسی میں ہے :لـو قـال کـافـر لمسلم اعرض علی الاسلام فقال حتیٰ اری او اصبر الیٰ الغدا او طلب عرض الاسلام من واعظ فقال اجلس الیٰ اخر المجلس کفر وقد حکینا نظیرها عن المتولی

صـ ۲۸اسی میں ہے : قال له کافر اعرض علی الاسلام فقال لا ادری صفة الایمان او قال اذهب الی فـلان الـفـقـیـه (الـی قوله) ما ذکره فی المسئلتین الاولیتین هوالمعمتد کما قدمته بما فیه لما مرانه متضمن ببقائه علی الکفر ولو لحظة والرضا بالکفر کفر

دونوں پرتوبہ وتجدیدایمان وتجدیدنکاح فرض ہے کہ کفرمتفق علیہ ومختلف فیہ کااس بارے میں ایک ہی حکم ہے، مجمع الانہر میں فرمایا:

مـا کـان فـی کـونه کفرا اختلاف یومر قائله بتجدید النکاح وبالتوبة والرجوع عن ذالک احتیاطا والله تعالیٰ اعلم."

یہ مختصرفتویٰ حضور پرنورمرشدکریم فقیہ العظیم حضرت سیدی مولانا آل رحمٰن مصطفیٰ رضاخاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔زیریں بحث جوغسل پرتھی، اس کونقل نہ کیااب حضورسیدی مولیٰ الکریم حجۃ الاسلام مولانا حامدرضاخاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصدیق وتصویب ملاحظہ فرمائیں، فرماتے ہیں :

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلیٰ رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

جواب حق وصواب و مجیب ومصیب مثاب ہے بلا شبہ صورت مستفسرہ میں جبکہ زید نے صاف کہہ دیا کہ عورت کونہلا کر مسلمان کرانے لایا کہ نماز جمعہ بھی ادا کرلے پھرکون وجہ اسے اسلام سے روکنے، محروم رکھنے کی تھی۔

آہ! مفتی نے اتنی دیر اسے کفر پر رکھا اور کفر پر راضی رہا، والعیاذ باللہ تعالیٰ موت کا وقت معلوم نہیں کوئی حادثہ ہا لکہ پیش آجاتا اور عورت مرجاتی یا شیطان خناس کوئی وسواس اس کے دل میں پیدا کردیتا تو عورت جہنمیہ ابدیہ ہوکر مرتی اور نعمت اسلام سے محروم ہوجاتی اور یہ کفر زید اور مفتی صاحب کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا، ان مفت کے مفتی صاحب کو بہ فرض غلط اگر

تلقین اسلام سے بھی کوئی اشد واہم کام تھا تو کلمہ توحید کے دوحرف پڑھاتے کیا چھپن پہر لگتے تھے' کسی کے خواہش اسلام کے وقت تو نماز جیسی افضل واہم عبادت کا توڑ دینا اور اسے مسلمان کرنا' حسب تصریحات فقہائے کرام جائز ہے' پھر مسجد میں معطل بیٹھے رہنا اور سنتیں پڑھنا آدھ گھنٹہ خطبہ جمعہ سے پہلے وعظ گوئی میں گذارنا کون اہم فریضہ تھا کہ دوحرف کلمہ شہادت کے نہ پڑھائے گئے اور پھر عذر بھی کتنا معقول کہ اسلام لانے کے بعد غسل اس پر فرض ہے لہٰذا بعد جمعہ بہتر ہے سبحان اللہ! اسلام بعد جمعہ بہتر ہے قبل جمعہ اچھا نہیں؟

اعوذ باللہ من همزات الشیاطین و ان یحضرون

یہ عجیب منطق الطیر ہے بریں عقل ودانش بباید گریست غسل بالفرض اگر فرض تھا تو نماز کیلئے نہ کہ اسلام لانے کیلئے بغیر غسل اتنا ہی تھا کہ نماز ترک ہوتی کیا کلمہ پڑھنا بھی بے غسل کفر وحرام تھا؟ اور بعد اسلام اگر اس پر غسل فرض بھی ہوجاتا تو وہ فرض غسل ادا کرتی یا نہ کرتی مفتی صاحب پر تو اس تاخیر تلقین اسلام سے کفر لازم نہ آتا اور نجاست کفر سے تو وہ پاک ہوجاتی' پھر اتنا وقت بھی تھا کہ وہ فریضہ غسل بھی ادا کر لیتی' لطف یہ کہ یہ مسئلہ ہی غلط کہ پاک ہوکر بھی کوئی اسلام لائے تو اس پر بھی غسل فرض وہ عورت نہا کر پاک ہوکر قبول اسلام کیلئے بقصد نماز آئی تھی' اس پر کون سا حدث حکمی باقی تھا جس پر فرضیت غسل کا جبروتی حکم جڑ دیا گیا عامہ کتب فقیہ میں تصریح ہے کہ اسلام لانے سے پہلے اگر نہا لیا اور پاک ہوکر قبول اسلام کیا تو دوبارہ نہانا ہرگز فرض نہیں صرف نظافت کیلئے نہا لے تو اچھا ہے محبوب ومندوب ہے فرض نہیں درمختار میں ہے:

عن اسلم طاهرا فمندوب علامہ شامی نے فرمایا' ای من جنابت و الحیض و النفاس بان کان اغتسل او اسلم صغیرا فتامل پھر علامہ عبدالغنی نابلسی نے تصریح نقل فرمائی در بارہ اغتسالات اربعہ مذکورہ میں فرمایا: حاصله انهم صرحوا بان هذه الاغتسالات الاربعة لانظافت لا للطهارة یعنی نہا کر اسلام لانے اور پورے پندرہ برس کا ہوکر بالغ ہونے اور نماز جمعہ ونماز عیدین کیلئے غسل بتصریح ائمہ محض نظافت کیلئے نہ بضرورت طہارت۔

علماء کرام نے سولہ چیزیں گنائیں جن کے بعد غسل مستحب فرمایا ایک ان ہی میں سے یہی قبول اسلام بطہارت ہے اور تصریح فرمادی کہ یہ سب غسل بغرض نظافت ہیں نہ بضرورت طہارت' مراقی الفلاح اور نور الایضاح میں ہے وندب الاغتسال فی ستة عشر شیئاً لمن اسلم طاهرا ......الخ

اس پر علامہ شرنبلانی نے فرمایا من اسلم طاهرا ای من جنابة او حیض ونفاس لتنظیف اثره کان منه تو طہارت تو اسے حاصل تھی پھر کیوں اسے کلمہ نہ پڑھا کر جھوٹے حیلہ بہانوں سے شریک عبادت نہ ہونے دیا گیا بہ نیت اسلام جو غسل ہوا' اس سے ازالہ حدث حکمی نہیں ہوتا' جنابت وحیض ونفاس سے پاک نہیں ہوتا' طہارت نہیں ہوتی' نماز اس سے حرام ہے؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

بالجملہ ظاہراً قبول اسلام کے بعد ہرگز غسل فرض نہیں مفتی ومغطی امام مرتکب حرام اور مستحق آثام اس پر اور زید پر توبہ وتجدید نکاح وتجدید اسلام کا حکم ضرور صحیح وصواب' بلا شک و بلا کلام و اللہ الموافق المنعام و اللہ تعالیٰ اعلم
فقیر محمد حامد رضا خاں صاحب غفرلہ قادری نوری۔''

(فتاویٰ مصطفویہ جلد اول ص۔ 21,24)

مسلمانو! غور وفکر کرو اور ان فتاوائے عظیمہ کو بغور بار بار مطالعہ کرو اور دیکھو ہمارے ائمہ دین اور مقتدائے معتمدین نے ایک کافرہ کو مسلمان کرنے میں تاخیر پر کتنی سخت وشدید وعیدیں قائم فرمائیں اور اس تاخیر کرنیوالے مفتی پر تجدید ایمان وتجدید اسلام وتجدید نکاح کو فرض ٹھہرایا۔ اور یہاں مسلمانان کراچی بلکہ زمانہ کہ اس میں پنجاب و ہند' وغیرہ بھی داخل ہیں' کے مسلمان حضور اکرم سید عالم شہنشاہ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی اور توہین پر جری ہوکر علانیہ توہین اور گستاخی کرتے' لکھتے اور پھر اس کو معاذ اللہ جائز بتانے میں فخر محسوس کرتے ہیں اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی سخت ترین کفر اور بدترین ارتداد ہے' جن مسلمانوں کے قلوب میں رمق ایمان موجزن ہے اور علمائے زمانہ اور مفتیان فرزانہ کے حضور دست سوال دراز کرتے اور اپنی اصلاح چاہتے اور امن دین اور ایمان کی سلامتی کی خیرات مانگتے ہیں مگر کہیں سے کوئی جواب باصواب نہیں پاکے اس فتنہ خسر وداماد کو پروفیسر ریاض نے جنم دیا اور 8/ جولائی 2002ء کو کسی منظور نامی فیضی نے اس کی ہمت افزائی کی اور اس کو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں جائز قرار دیا جس کو انیس ماہ سے زائد عرصہ گذر گیا ہے' ہنوز روز اول است' حیران پریشان حال مسلمان جن کو اپنے دین وایمان کی سلامتی کا خطرہ وہ مضطرب ہوکر آنکھیں پھاڑے مولویوں کی جانب تک رہے ہیں' مگر کسی طرف سے جواب باصواب تو کجا' ان لوگوں کو جن کا تعلق خاطر اعلیٰحضرت امام احمد رضا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے ہے' انہوں نے تک نہ دیا۔ اغیار کے پاس سے جو فتاویٰ آئے وہ ان کی حمایت واعانت میں' وہ بھی ایک سال کے بعد آئے جو اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک کے خلاف اور بغاوت پر مشتمل ہیں' جو قابل التفاف تو کجا لائق صد نفرت ہیں۔ وھوھذا

مدعی لاکھ پہ بھاری ھے گواھی تیری

وہ ٹولہ جو معاذ اللہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سسر اور داماد کہنے پر فخر کرنے والوں اور اس کو بلاشبہ جائز بتانے والوں کا لیڈر اور پردھان' جس کو محدث کبیر مبارکپوری کہتے اور اس کی ذات اور علم ودانش پر فخر کرتے اور اس کی تحریر فتویٰ پر اترانے والوں کا امام الائمہ سسر اور داماد کی توضیح اور تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے :

''حضرات سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی مدح اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کے قرب رشتہ کے بیان کے طور پر انہیں (معاذ اللہ) داماد رسول کہنے میں نہ اہانت سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور نہ ایہام تحقیر اس لئے بطور تعارف وتعریف اس اضافت سے لفظ داماد کا اطلاق بے کراہت جائز ہے

ان حضرات کی تعریف وتعارف کے قصد سے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کا خسر کہنا بھی جائز ہے۔"

اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ معاذ اللہ حضور اکرم سید عالم شہنشاہ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ داماد وسسر کہنا بلا کراہت پھر داماد و سسر کی توضیح وتشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے :

"لغت وعرف میں یہ الفاظ بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں ہاں اہانت ودشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے......ملخصاً"

(فتویٰ 25 / جمادی الاولیٰ 1424ھ ص 2,3)

مسلمانو! اس مولوی مفتی محدث کبیر کی جرأت تو دیکھو کہ جس لفظ کو اہانت اور دشنام کیلئے استعمال کرنا رائج بتائے، وہی محبوب کبریا سید الاصفیا نبی الانبیاء شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ نور الھدیٰ کہف الوریٰ سید المرسلین خاتم النبیین حبیب رب العلمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ واصحابہ وبارک وسلم دائماً ابداً کیلئے خاکش بدہن بے کراہت جائز لکھ رہا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ اس میں نہ اہانت سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ ایہام تحقیر (العیاذ باللہ تعالیٰ) پس محدث گستاخ نے تو رشید احمد گنگوہی کو بھی پیچھے چھوڑ دیا، جس کے بارے میں مولوی حسین احمد صدر المدرسین دار العلوم دیوبند لکھتا ہے کہ :

"حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں کہ جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرور کائنات علیہ السلام ہوں اگرچہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔"

(الشھاب الثاقب ص 57 کتبخانہ رحیمیہ دیوبند)

اب دونوں کو میزان ایمان میں رکھ کر موازنہ فرمائیں کہ دونوں میں گستاخ ترین کون ہے؟ مزید برآں عجیب ترین یہ حیلہ کہ :

"بطور تعارف وتعریف اس اضافت سے لفظ داماد کا اطلاق بے کراہت جائز ہے، ان حضرات کی تعریف تعارف کے قصد سے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان حضرات کا خسر کہنا بھی جائز ہے (العیاذ باللہ تعالیٰ)۔"

ہے کوئی ایسا نادان ان پڑھ کہ ایک طرف اہانت اور گستاخی کیلئے اس کے استعمال کو رائج بتائے جو کہ صریح گستاخی اور قبیح توہین پر دال ہے اس کو تعریف وتعارف کا قصد کہلائے۔

اغلب! اس نادان کو قصد کا مطلب بھی نہیں معلوم کہ قصد کس کو کہتے ہیں؟ مسلمانو! قصد دل کے ارادے کا نام ہے، جس کو اللہ تعالیٰ جو علام الغیوب ہے وہی جانتا ہے یا اس کے محبوب بندے جن پر وہ ظاہر فرمائے، اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

"قصد قلب کلمات لسان سے ظاہر نہ ہوگا تو کیا وحی اترے گی کہ فلاں کے دل کا یہ ارادہ تھا اور صریح لفظ شنیع وقبیح میں سوق کلام خاص بغرض توہین ہونا کس نے لازم کیا۔ کیا اللہ ورسول کو برا کہنا اسی وقت کلمہ کفر ہے جب بالخصوص اس امر میں گفتگو ہو ورنہ باتوں باتوں میں جتنا چاہے برا کہہ جائے کفر وکلمہ کفر نہیں، علت وہی ہے کہ ان حضرات کے دلوں میں حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وعظمت نہیں ان کی بدگوئی کو ہلکا جانتے ہیں۔" (الکوکبۃ الشھابیہ ص 30)

ان لوگوں سے بڑھ کر یہ لوگ ہیں کہ صاف صاف لکھ جائیں کہ :

''لغت وعرف میں یہ الفاظ (سسر وداماد) بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں' ہاں! اہانت اور دشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے مگر اس استعمال کیلئے قرینہ ضروری ہے۔''

پھر حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بے کراہت جائز بتائیں' اس کے سوا اس کا مطلب اور کیا ہوسکتا ہے کہ محدث کبیر سے جو کوئی آدمی بھی قرینہ سیکھ لے پھر اس قرینہ سے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جتنی چاہے جس طرح چاہے معاذ اللہ گالیاں دیتا رہے اس کا گالی دینا بے کراہت جائز ہے۔

گالی تو گالی ادنیٰ گستاخی بھی حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں کفر ہے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمائیں کہ :

''دین وایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی تعظیم میں کلام کرے اصل رسالت کو باطل وبیکار کیا چاہتا ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ''

اور تعظیم کی ضد ہے گستاخی' چنانچہ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ جو شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں اشارۃً وکنایۃً گستاخی کرے وہ کافر ہے۔ اور یہ محدث صاحب اہانت اور دشنام (گالی) کو معاذ اللہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں بے کراہت جائز بتاتے ہیں یہ ان کا دین ان کیلئے ہے دوسروں پر کیوں مسلط کرتے' ہمارے لئے وہی اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دین جو ان کی کتابوں میں مذکور ہے۔

چنانچہ فقیر بینوا سگ بارگاہ رضا محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ نے اس مسئلہ پر حکم شرع معلوم کرنے کی غرض سے بحضور علامہ زمان مفتی دوران جناب اختر رضا خاں صاحب کی خدمت عالیہ میں ایک عریضہ مورخہ 12/نومبر 2003ء کو تحریر کیا مدت مدید تک انتظار کے بعد معلوم ہوا کہ حضرت والا بہ نفس نفیس کراچی تشریف لا رہے ہیں فقیر نے بایں خیال بارگاہ رفعت جاہ بجلال وکمال تک فقیر پر تقصیر کی رسائی کجا۔ بنام ''مکتوب نیاز مورخہ 12/ذی قعدہ 1424ھ مطابق 5/جنوری 2004ء میں رنگ تحریر کردیا اور بشدت تمام انتظار کیا کہ جب تشریف ارزانی فرمائیں گے پیش خدمت والا ارسال کردیں گے مگر جب یہ معلوم ہوا کہ حضور والا نے تشریف آوری کو مؤخر فرما دیا ہے' چنانچہ نادار اور نا تواں سنی جن کے قلوب پر اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکومت اور ایمان کی حرارت وانوار نے جوش مارا' تو 14/جنوری 2004ء کو مبلغ ایک ہزار آٹھ سو ساٹھ روپیہ (-/1860) قربان کیا اور مکتوب نیاز حضور والا کی خدمت عالیہ میں ارسال کیا جس نے 19/جنوری 2004ء کو بارگاہ عالیہ میں شرف باریابی پایا۔ ہنوز 29/جنوری 2004ء ہو رہی ہے مگر فقیر شرف جواب سے محروم ومحزون کیونکہ مسئلہ جائز ونا جائز اور حرام وحلال کا نہیں یہ کفر واسلام کا مسئلہ' سرکار ابد قرار کی شان اقدس میں توہین وگستاخی کا معاملہ ہے جو صراحۃً تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قطعاً خلاف ہے' اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''دین وایمان محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے اور جو ان کی تعظیم میں کلام کرے اصل رسالت کو باطل وبیکار کیا چاہتا ہے۔ والعیاذ باللہ''

چنانچہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کفر ہے اور مسئلہ کفر پر تعویق اور تاخیر کا ذکر پچھلے صفحات میں گزرا۔آپ چونکہ اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یادگار ہیں۔

عکس کنفرمیشن وصولیابی مکتوب

From: khalil1199@yahoo.com
Sent : Tuesday, January 20, 2004 3:13 PM
Subject : Online FedEx Tracking – 844628726981

Tracking Number	: 844628726981
Reference Number	: CASH
Ship Date	: 01/14/2004
Delivered To	: Recept/Frnt desk
Delivery Location	: BRAILY IN
Delivery Date/Time	: 01/19/2004 12:00
Signed For By	: MURTAZA
Service Type	: Priority Envelope

Scan Activity	Date/Time	Scan Exceptions
Delivered BRAILY IN	1/19/2004 12:00	
Package status NEW DELHI IN	01/16/2004 15:27	
Arrived at FedEx Destination Location NEW DELHI IN	01/16/2004 15:27	
Package status MUMBAI IN	01/16/2004 09:57	
Package status MUMBAI IN	01/16/2004 04:03	
in destination country Package status MUMBAI IN	01/16/2004 03:34	Released for Delivery
Left FedEx Ramp MUMBAI IN	01/15/2004 21:20	
Arrived at FedEx Ramp MUMBAI IN	01/15/2004 18:45	
Left FedEx Ramp DUBAI AE	01/15/2004 07:44	
Arrived at FedEx Ramp DUBAI AE	01/15/2004 02:56	

Disclaimer

FedEx has not validated the authenticity of any email address.

آپ سے یہ تعویق متوقع نہیں کہ اسوقت مسلمان سخت فتنہ میں مبتلا ہوکر گمراہ اور بیدین ہورہے ہیں' آپ کوان کی دستگیری کا پاس لازم وضروری ہے کہ مسلمانان عالم جوکہ خودکوسنی اور بریلوی کہلاتے ہیں ان کی منتظر نگاہیں دامن پھیلائے سلامتی ایمان کی بھیک مانگ رہی ہیں' اگر آپ ہی نظرانداز فرمادیں گے تو یہ نادار مسلمان کہاں جائیں' کس سے آس لگائیں جو اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت پر فخر ومباہات کرتے ہیں اور عظمت سرکار ابدقرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مرتے ہیں' ان کی شان اقدس کیخلاف کوئی لفظ سننا گوارا نہیں' ان سے اگر کوئی مفتی اور محدث کبیر یہ کہہ دے کہ :

''(لفظ سسر و داماد) لغت وعرف میں یہ الفاظ بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں' ہاں! اہانت ودشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔''

پھر حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ان کا استعمال بے کراہت جائز بتائے' جو قطعاً یقیناً تعظیم وتوقیر کیخلاف اور صریح گستاخی پر دال ہے' تو وہ سنی مسلمان جس کو اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی یاد ہے کہ :

''حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم مدار ایمان مدار نجات ومدار قبولیت اعمال ہے۔''

اس گالی کو کیوں کر برداشت کریگا' چنانچہ مجبور ہوکر آپ سے اس نسبت کی بنا پر توقع کرتا ہے اور پھر محروم' تو سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ وہ اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ عالیہ میں استغاثہ پیش کریں اور دست سوال دراز کرتے ہیں کہ سرکار ہمیں بتادیجئے حکم شریعت سنادیجئے کہ :

جو آدمی لفظ داماد وخسر کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت بے کراہت جائز بتائے اور لکھے کہ :

''لغت وعرف میں یہ الفاظ بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں ہاں اہانت ودشنام کیلئے بھی اس کا استعمال رائج ہے' مگر اس استعمال کیلئے قرینہ ضروری ہے۔''

اس کی بابت شریعت مطہرہ کیا حکم جاری فرماتی ہے۔

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں :

شفا شریف صـ ۳۳۰ میں ہے :

تقدم الکلام فی قتل القاصد لسبه الوجه الثانی لا حق به فی الجلاء ان یکون القائل غیر قاصد للسب و الازراء ولا معتقدله ولکن تکلم فی جهته صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم بکلمة الکفر مما هو فی حقه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم نقیصة مثل ان یاتی بسفه من القول اوقبیح من الکلام و نوع من السب فی جهته صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم وان ظهر بدلیل حاله انه لم یقصد سبه اما لجهالة اوضجرا و سکر او قلة ضبط لسانه اوتهورفی کلا مه فحکم هٰذ احکم الوجه الاول القتل من دون تلعثم اه مختصراً

''یعنی اسکا حال تو اوپر معلوم ہو چکا جو بالقصد تنقیص شان اقدس کرے دوسری صورت اسی کی طرح روشن وظاہر یہ ہے کہ قائل نہ تنقیص وتحقیر کا قصد کرے نہ اسکا معتقد ہو مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملہ میں کلمہ کفر بول اٹھے جو حضور کے حق میں تنقیص شان ہو مثلاً بے ادبی کا لفظ یا بری بات اور ایک طرح کی تنقیص بولے اگر چہ اس کے حال سے ظاہر ہو کہ اس نے مذمت وتوہین کا ارادہ نہ کیا بلکہ جہالت یا جھنجھلاہٹ یا نشہ میں بک دیا۔ بات کہنے میں زبان روکنے کی کمی یا بیبا کی سے صادر ہوا۔ اس صورت کا حکم بعینہ وہی پہلی صورت کا حکم ہے فوراً قتل کیا جائے بلا توقف۔ ۱۲ منہ''

(الکوکبۃ الشھابیہ ص۔ ۳۰، ۳۱ مطبوعہ ہندوستانی پریس کندیگر ٹولہ بنارس)

مسلمانو! اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیش کردہ حوالہ کا تجزیہ فرمائیں اور احکام شریعت پر غور کریں۔

یکم ...... ﴿دوسری صورت اسی کی طرح روشن وظاہر یہ ہے کہ قائل نہ تنقیص وتحقیر کا قصد کرے۔

دوم ...... ﴿نہ تنقیص وتحقیر کا معتقد ہو۔

سوم ...... ﴿حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملہ میں کلمہ کفر بول اٹھے جو حضور کے حق میں تنقیص شان۔

چہارم ...... ﴿مثلاً کوئی بے ادبی کا لفظ۔

پنجم ...... ﴿یا بری بات ہو۔

ششم ...... ﴿ایک طرح کی تنقیص جس سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین ہو۔

ہفتم ...... ﴿اگر چہ اس کے حال سے ظاہر ہو کہ اس نے مذمت وتوہین کا ارادہ سے نہ کہا۔

ہشتم ...... ﴿بلکہ جہالت اور نادانی میں کہہ دیا۔

نہم ...... ﴿یا جھنجھلاہٹ یعنی پریشانی یا غصہ میں کہہ دیا۔

دہم ...... ﴿یا نشہ کی بیہوشی میں کہہ گیا۔

یازدہم ...... ﴿یا بات کہنے میں زبان روکنے کی کمی میں زبان سے نکل گیا۔

دوازدہم ...... ﴿یا بیبا کی سے صادر ہوا۔ اس صورت کا حکم بعینیہ وہی پہلی صورت کا حکم ہے فوراً قتل کیا جائے بلا توقف۔

گویا ان مذکورہ صورتوں میں کوئی بھی صورت ہو اس کا حکم وہی توہین وگستاخی ہے۔

غور طلب!

یہ امر ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملہ میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ داماد وسسر کہنے والے اور ان الفاظ کو جائز بتانے والے کو پہلے ان الفاظ کا مفہوم سمجھ لینا چاہئے کہ ان الفاظ میں مذکورہ شقوں میں سے کوئی شق گستاخی اور اہانت کا مفہوم رکھتی ہے یا نہیں؟

پس ان الفاظ کوحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے استعمال کرنے والے اور ان الفاظ کو بے کراہت جائز قرار دینے والوں کا امام ائمہ المعروف محدث کبیران الفاظ داماد وسسر کی توضیح اور تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ :

''لغت وعرف میں یہ الفاظ بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں، ہاں ! اہانت ودشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔''

لیکن اس کے باوجود بھی حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں ان الفاظ کے استعمال کرنے کو بے کراہت جائز کہتا، اللہ واحد قہار سے نہیں ڈرتا، مسلمانو ! اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیش کردہ عبارت مذکورہ صدر کی روشنی میں محدث کبیر کی اس نیرنگی اور بیباکی کو ملاحظہ فرمائیں۔

نمبر۱......﴾ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ ''قائل نہ تنقیص وتحقیر کا قصد کرے۔''

اور میاں محدث اہانت ودشنام تسلیم کرنے کے باوجود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں ان الفاظ کا استعمال بے کراہت جائز قرار دیتے ہیں، پس یہ توہین اور گستاخی بالقصد ہوئی یا نہیں؟ ہوئی اور ضرور ہوئی، موازنہ فرمایئے کہ جو شخص تنقیص اور تحقیر کا قصد نہ کرے اور کوئی لفظ توہین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں کہے وہ بھی گستاخ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہرے تو کیا یہ الفاظ استعمال کرنے والے گستاخ نہ ہوں گے؟ گستاخ ہوں گے اور ضرور ہوں گے۔

نمبر۲......﴾ اگرچہ تنقیص وتحقیر کا معتقد نہ ہو۔

نمبر۳......﴾ جن الفاظ میں اہانت اور دشنام (گالی) کا مفہوم مذکور وہ بے ادبی اور بری بات نہ ہوگی؟ ہوگی اور ضرور ہوگی۔

نمبر۴......﴾ پھر فرماتے ہیں : ''اگرچہ اسکے حال سے ظاہر ہو کہ اس نے مذمت وتوہین کے ارادے سے نہ کہا۔''

یہ صورت محدث کبیر پر کلیۃً صادق آتی ہے۔

نمبر۵......﴾ ''بلکہ جہالت اور نادانی سے کہہ دیا۔'' تو محدث پر جہالت اور نادانی کا بھی اطلاق نہیں ہوتا، اب آپ فیصلہ کیجئے جو جہالت ونادانی میں کوئی لفظ تنقیص کا کہہ دے وہ تو عندالشرع مجرم اور سزاوار سزا ہے، اور جو مولوی مفتی ہو کر کہے اس کا کیا انجام ہوگا۔

نمبر۶......﴾ یا جھنجلاہٹ یعنی پریشانی اور غصہ میں کوئی لفظ گستاخی کا کہہ دے تو وہ بھی محدث پر صادق نہیں آتی، کہ اطمینان سے لکھا ہے۔

نمبر۷......﴾ یا نشہ کی حالت میں کوئی گستاخی کا کلمہ کہہ دے تو محدث پر یہ بھی صادق نہیں آتا۔ ہوش وحواس لکھا ہے۔

نمبر۸......﴾ یا بات کہنے میں زبان روکنے کی کمی میں گستاخی کر گیا، یہ بھی ناممکن، کہا ہی نہیں بلکہ باہوش وحواس لکھا ہے۔

نمبر۹......﴾ یا بیباکی سے صادر ہوا، البتہ یہ صورت قرین قیاس ہے، تو اس صورت کا بھی بعینیہ وہی پہلی صورت کا حکم ہے۔

نمبر۱۰......﴾ فوراً قتل کیا جائے بلا توقف۔

یہ فقیر کی بات نہیں، اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم شریعت جاری فرمانا ہے۔ اگر کسی کو اس حکم میں کلام ہو، وہ اسکا جواب دے، اور اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حکم لگائے، اور اگر اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقیدت ومحبت ان لوگوں کے دلوں میں موجود ہے اور ان کو بلا شبہ بالیقین دین کا امام اور راہنما جانتے ہیں تو ان کی تسکین خاطر کیلئے انہی کے محدث کبیر کی تشریح کافی ہے۔ جس سے اہانت ودشنام ثابت ہے تو وہ لوگ حضور

اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں معاذ اللہ داماد وسسر کہتے ہیں اور وہ جو اس کو بلاشبہ جائز قرار دیتے ہیں' یا وہ جو ان الفاظ کو بے کراہت جائز مانتے ہیں' ان کو اللہ واحد قہار سے ڈرنا چاہئے' کہ اس کا عذاب سخت ترین' جس کی طرح کوئی عذاب نہیں' وہی معبود حقیقی اور خالق ذوالجلال ہے جس نے مخلوق کو پیدا فرمایا حالانکہ تم عدم میں تھے تم کو وجود بخشا اور اشرف المخلوقات میں پیدا فرمایا اور اپنے حبیب لبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت ہونے کا شرف عطا فرمایا' اس کے احسان بے نہایت اس کی عنایت بے غایت' ذرا اپنے حال زار پر رحم کرو کہ تم کس محبوب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ہرزہ گوئی کرتے ہوٴ یعنی داماد وسسر کہتے ہوٴ مزید براں! اور ان الفاظ کو ان کے حق میں بے کراہت جائز قرار دیتے ہوٴ اب تو تمہارے محدث کبیر نے بھی اعتراف کرلیا ہے کہ اہانت ودشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔

افسوس! اہانت ودشنام مان کر پھر بے کراہت جائز کہتے ہو اور اللہ واحد قہار سے نہیں ڈرتے ہو۔ **معاذاللہ استغفر اللہ**

حبیب کبریا نبی الانبیاء سید الاصفیاء رسول مجتبیٰ حبیب الہ سیدالمرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعٰلمین صاحب عرش نشین اور صاحب قاب قوسین شہنشاہ کون مکان مالک انس وجان نور من نور اللہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں اس کا استعمال ! **لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم**

چنانچہ اس امر میں اب کوئی شک نہ رہا ہے کہ وہ جو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں معاذ اللہ داماد وسسر کہتے اور وہ جو اس کو بلاشبہ جائز بتاتے ہیں' یہ ان کا راگ الاپنا صریح توہین اور گستاخی ہے اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں گستاخی اور کفروں کی طرح نہیں بلکہ جو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرے وہ کافر ہے کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر' جس امر کو فقہاء کرام فرمائیں کہ ''جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر'' تو اس کو مسلمان کہہ کر یا جان کر' کوئی مسلمان کبھی ہرگز ایسی جرأت نہ کریگا' کہ اس کافر کو مسلمان کہہ کر خود کافر ہوجائے گا۔

مسلمانو! اب اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہدایت نشان یاد کیجئے وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ :

''دین وایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی تعظیم میں کلام کرے اصل رسالت کو باطل وبیکار کیا چاہتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ''

معلوم ہوا کہ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم نہ کرے وہ اصل رسالت کو نہیں مانتا اور تعظیم کی ضد ہے توہین' تو جس نے داماد وسسر کو محل اہانت ودشنام کیلئے رائج ہونا جان لیا تو پھر سرکار ابد قرار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں بے کراہت جائز قرار دیا تو کیا اس نے حضور اکرم سید عالم مالک رقاب الامم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین اور گستاخی کی یا نہیں کی؟

بیشک اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین اور گستاخی کی اور ضرور کی' نیز اگر یہ الفاظ داماد وسسر **تعظیمی کلمات** ہوتے تو ہر سسر اپنے داماد کو داماد کہہ کر پکارتا' م ہرگز نہ لیتا۔ اسی طرح ہر داماد اپنے سسر کو سسر کہہ کر بلاتا اور ابواُنکل' اور ماموں ہرگز نہ کہتا بلکہ باہم گفتگو میں داماد کو داماد اور سسر کو سسر ہی کہا جاتا اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین وگستاخی کفر ہے اور ایسا کفر کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ

بھی کافر۔مسلمانو!اللہ واحد قہار سے ڈرو کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتو قیر اللہ عزوجل کو مطلوب ومحبوب ہے۔

حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی اور توہین کا بیان اگر چہ پچھلے صفحات میں گزرا لیکن یاددہانی عوام اہلسنت کیلئے مکرر تحریر کیا جاتا ہے تا کہ اہلسنت میں تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جذبہ بیدار ہو جائے ۔اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں :

" شفاشریف ص ۳۲۱ :

اجمع العلماء ان شاتم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المنقص له کافر والو عید جار علیه بعذاب اللہ تعالیٰ ومن شک فی کفره و عذابه فقد کفر

''یعنی اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید جاری ہے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے بیشک وہ بھی کافر ہو گیا۔''

نسیم الریاض، جلد چہارم ص ۳۸۱ میں امام ابن حجر مکی سے ہے :

ماصرح به من کفر الساب والشاک فی کفره هو ما علیه ائمتنا وغیرهم

''یعنی جو یہ ارشاد فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر اور جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر یہی مذہب ہمارے ائمہ وغیرہم کا ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص 39)

حاصل کلام یہ ہے کہ ان دونوں عبارات فقہائے کرام میں فرمایا گیا کہ حضور اقدس ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید جاری ہے، اور جو اسکے کافر اور مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

عزیزان ملت! غور فرمایئے کہ اب کون سا ایسا نالائق مسلمان ہوگا کہ وہ ان گستاخوں کو جن کے بارے میں فقہائے کرام فرمائیں کہ وہ کافر اور مستحق عذاب ہے اور جو اسکے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر، تو شک یقین کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا تو کوئی دین دار مسلمان، کہنا اور سمجھنا کہ یقین کا درجہ رکھتا ہے، کہنا اور سمجھنا تو بڑی بات ہے اس گستاخ کے کافر اور مستحق عذاب ہونے میں ادنیٰ سا شبہ بھی نہ کرے گا چہ جائیکہ ان کو معاذ اللہ مسلمان کہے۔پھر فرماتے ہیں :

وجیز امام کردری، جلد :۳ ص ۳۲۱ :

لو ارتدو العیاذ باللہ تعالیٰ تحرم امراته ویجدد النکاح بعد اسلامه والمولود بینهماقبل تجدید النکاح بالوطی بعدالتکلم بکلمة الکفر ولد زنا ثم ان اتی بکلمة الشهادة علیٰ العادة لا یجدیه مالم یرجع عماقاله لا ن باتیانهما علیٰ العادة لا یرتفع الکفر اذا سب الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم او واحدامن الانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام فلا تو بة له واذا شتمه علیه الصلوٰة والسلام سکران لا یعفی وا جمع

العلماء ان شاتمه کافر ومن شک فی عذابه و کفره کفرا ه ملتقطا کا کثر الا واتی للاختصار

''یعنی جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو جائے اس کی عورت حرام ہو جاتی ہے پھر اسلام لائے تو اس سے جدید نکاح کیا جائے اس سے پہلے اس کلمہ کفر کے بعد کی صحبت سے جو بچہ ہوگا حرامی ہوگا اور یہ شخص اگر عادت کے طور پر کلمہ شہادت پڑھتا رہے کچھ فائدہ نہ دے گا جب تک اپنے اس کفر سے توبہ نہ کرے کہ عادت کے طور پر مرتد کے کلمہ پڑھنے سے اس کا کفر نہیں جاتا اور جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے دنیا میں بعد توبہ بھی اسے سزا دی جائیگی یہاں تک کہ اگر نشہ کی بیہوشی میں کلمہ گستاخی بکا جب بھی معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے امت کا اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور کافر بھی ایسا کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص 39)

مسلمانو! یاد رکھو کہ اگر کوئی مسلمان کافر ہو جائے اس کو مرتد کہتے ہیں' اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے' اس عرصہ کفر میں صحبت سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ حرامی ہوگا' ایسی صورت میں بطور عادت کلمہ پڑھنا مفید نہیں جب تک اپنے کفر سے توبہ نہ کرے اور اپنے کفر سے توبہ کرے اور تجدید اسلام کرنے کے ساتھ تجدید نکاح بھی کرے' تجدید نکاح میں مہر جدید لازم آئے گا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والے کو توبہ کے بعد بھی دنیا میں اسے سزا دی جائے گی۔ اگر چہ گستاخی کرنیوالے نے نشہ کی بیہوشی میں گستاخ کی جب بھی وہ کافر ہو جائے گا' اور اسے معافی نہ دی جائے گی اور اس پر اجماع ہے کہ گستاخ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کافر ہے' اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ ایسے کافر کے کفر میں اس کو مسلمان کہہ کر کون سا مسلمان کافر بنے گا۔ العیاذ باللّٰہ تعالیٰ

پھر فرماتے ہیں :

فتح القدیر امام محقق علی الاطلاق' جلد چہارم ص: ۴۰۷

کل من البغض رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم بقبله کان مرتد افا لساب بطریق اولیٰ وان سب سکران لا یعفی عنه

''یعنی جس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کینہ ہو وہ مرتد ہے تو گستاخی کرنیوالا بدرجہ اولیٰ کافر ہے اور اگر نشہ بلا اکراہ پیا اور اس حالت میں کلمہ گستاخی بکا جب بھی معاف نہ کیا جائے گا۔''

بحر الرائق' جلد پنجم ص: ۱۳۵ میں بعینہ کلمہ مذکور ذکر کے ص: ۱۳۶ پر فرمایا :

سب واحد من الا نبیاء کذالک فلا یفید الا نکار مع البینة لا نا نجعل انکار الردة توبة ان کانت مقبولة

''یعنی کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے یہی حکم ہے کہ اسے معافی نہ دیں گے اور بعد ثبوت اس کا انکار فائدہ نہ دیگا کہ مرتد کا ارتداد سے مکرنا تو دفع سزا کیلئے وہاں توبہ قرار پاتی ہے جہاں توبہ سنی جائے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی

شان میں گستاخی اورکفروں کی طرح نہیں اس سے یہاں اصلاً معافی نہ دیں گے۔"

(فتاویٰ رضویه جلد ششم صـ 40)

فقہائے کرام کا یہ حکم کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا خواہ کسی نبی کی شان میں گستاخی اورکفروں کی طرح نہیں، اس کی توبہ بھی قبول نہیں، توبہ تو وہاں قرار پائے جہاں توبہ سنی جائے، اسے بعد توبہ بھی دنیا میں سزا دی جائے گی۔

پھر فرماتے ہیں :

درالحکام علامہ مولیٰ خسرو، جلد اول ص: ۲۹۹

اذا سبه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم او واحدا من الانبياء صلوات الله تعالىٰ عليهم اجمعين مسلم فلا توبة له اصلا و اجمع العلماء ان شاتمه كافر و من شک فی عذابه و كفره كفر

"یعنی اگر کوئی شخص مسلمان کہلا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اسے ہرگز معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے امت مرحومہ کا اجماع ہے اس پر کہ وہ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔"

غنیہ ذوالاحکام، ص: ۳۰۱

محل قبول توبة المرتد مالم تكن ردته بسب النبى اوبغضه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فان كان به لا تقبل توبته سواء جاء تائبا من نفسه اوشهد عليه بذالک بخلاف غيره من المكفرات

"یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی اورکفروں کی طرح نہیں ہر طرح کے مرتد کو بعد توبہ معافی دینے کا حکم ہے مگر اس کافر مرتد کیلئے اس کی اجازت نہیں۔"

اشباہ والنظائر قلمی باب الردة،

لا تصح ردة السكران الا الردة بسب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فانه لا يعفى عنه وكذا فى البذاذية وحكم الردة بينونة امرأته مطلقا (اى سواء رجع اولم يرجع اه غمز العيون) واذا مات علىٰ ردته لم يدفن فى مقابر المسلمين ولا اهل ملة وانما يلقى فى حضرة كالكلب والمرتد اقبح كفر امن الكافر الا صلى واذا شهدو اعلىٰ مسلم بالردة وهو منكر لا يعترض له لا لتكذيب الشهود العدول بل لان انكاره توبة و رجوع فتثبت الاحكام التى للمرتد ماتاب من حبط الاعمال و بينونة الزوجة وقوله لا يعترض له انما هو فى مرتد تقبل توبته فى الدنيا لا الردة بسب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اه الا ولى تنكير النبى كما عبربه فيما سبق اه غمز العيون

"یعنی نشہ کی بیہوشی میں اگر کسی سے کفر کی کوئی بات نکل جائے اسے بوجہ بیہوشی کافر نہ کہیں گے نہ سزائے کفر دیں گے مگر نبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی وہ کفر ہے کہ نشہ کی بیہوشی سے بھی صادر ہوا تو اسے معافی نہ دیں گے اور معاذ اللہ ارتداد کا حکم یہ ہے کہ اس کی عورت فوراً اس کے نکاح سے نکل جاتی ہے اور اگر یہ بعد کو پھر اسلام لائے جب بھی عورت نکاح میں واپس نہ جائے گی اور جب وہ اسی ارتداد پر مرجائے والعیاذ باللہ تعالیٰ تو اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنے کی اجازت نہیں نہ کسی ملت والے مثلاً یہودی یا نصرانی کے گورستان میں دفن کیا جائے وہ تو کتے کی طرح کسی گڑھے میں پھینک دیا جائے مرتد کا کفر اصلی کافر کے کفر سے بدتر ہے اور اگر کسی مسلمان پر گواہان عادل شہادت دیں کہ یہ فلاں قول یا فعل کے سبب مرتد ہوگیا اور وہ اس سے انکار کرتا ہو تو اس سے تعرض نہ کریں گے نہ اس لئے کہ گواہان عادل کو جھوٹا ٹھہرایا بلکہ اس لئے کہ اس کا مکرنا اس کفر سے توبہ و رجوع سمجھیں گے ولہٰذا گواہان عادل کی گواہی اور اس کے انکار سے یہ نتیجہ پیدا ہوگا کہ وہ شخص مرتد ہوگیا تھا اور اب توبہ کرلی تو مرتد تائب کے احکام اس پر جاری کریں گے کہ اس کے تمام اعمال حبط ہوگئے اور جورو نکاح سے باہر، باقی سزا نہ دی جائے گی۔ مگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کہ یہ وہ کفر ہے جس کی سزا سے دنیا میں بعد توبہ بھی معافی نہیں یونہی کسی نبی کی شان میں گستاخی۔ علیہم الصلوٰۃ والسلام۔''

فتاویٰ خیریہ علامہ خیر الدین رملی استاذ صاحب درمختار، جلد اول ص ۹۵

من سب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانہ مرتد و حکمہ حکم المرتدین و یفعل بہ ما یفعل بالمرتدین و لا توبۃ لہ اصلا و اجمع العلماء وانہ کافر و من شک فی کفرہ کفر اہ ملتقطا

''جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان کریم میں گستاخی کرے وہ مرتد ہے اس کا وہی حکم ہے جو مرتدوں کا ہے اس سے وہی برتاؤ کیا جائے جو مرتدوں سے کرنے کا حکم ہے اور اسے دنیا میں کسی طرح معافی نہ دیں گے اور باجماع تمام علمائے امت وہ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔''

مجمع الانھار شرح ملتقی الابحر، جلد اول ص: ۶۱۸

اذا سبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوواحدا من الانبیاء مسلم ولو سکران فلا توبۃ لہ تنجیہ کالذندیق ومن شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر

''یعنی جو مسلمان کہلا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اگرچہ نشہ کی حالت میں تو اس کی توبہ پر بھی دنیا میں اسے معافی نہ دیں گے جیسے دہریئے بیدین کی توبہ نہ سنی جائے گی اور جو شخص اس گستاخی کرنے والے کے کفر میں شک لائے گا وہ بھی کافر ہوجائے گا۔'' (فتاویٰ رضویہ شریف صـ 39,41 ج : ششم)

مسلمانو! اپنے دین و ایمان کو ہر گمراہ گروں کے شر سے بچاؤ، دیکھو فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ جو مسلمان حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرے اگرچہ نشہ کی حالت میں ہو تو اسکی توبہ پر بھی دنیا میں اسے معاف نہ کریں گے جسطرح دہریئے کی توبہ نہیں سنی

جاتی ‘اس کی توبہ بھی نہ سنی یعنی قبول نہ کی جائے گی‘ جو شخص اس گستاخ کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہو جائے گا۔

مسلمانو! جو نشہ کی بیہوشی میں گستاخی کرنے پر ایسا کافر ہو جائے کہ اس کی توبہ بھی نہ سنی جائے تو جو باہوش وحواس گستاخی کرے اور اس ہی پر مصر ہو‘ پھر طرۂ امتیاز یہ کہ اس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں بے کراہت جائز مانے‘ خدا ہی جانے اس کا کیا حال ہوگا کہ اللہ واحد قہار کا عذاب سخت ترین عذاب ہے۔

غیرت مند مسلمانو! اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام اہلسنت حضرت مولٰینا واولٰینا سیدی مرشدی امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدت منداور متوالو! اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو کہ وہ تم کو عدم سے وجود میں لایا اور طرح طرح کی ظاہری اور باطنی نعمتوں سے مالا مال بنایا‘ اس کی نعمتوں کی نہ کوئی حد ہے نہ انتہا اور نہ کوئی انسان ان کا شمار کرسکتا ہے۔

پھر سب نعمتوں سے اعلیٰ نعمت کہ اشرف المخلوقات میں بنایا‘ دین اسلام عطا فرمایا‘ اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا شرف عطا فرمایا‘ اس کے احسان بے نہایت اور اس کی عنایت بے غایت ہے‘ لازم کہ اس کے حضور رجوع لائیں اور سر جھکائیں سچی توبہ کرلیں‘ اس امید پر کہ شاید اللہ حنان ومنان ہماری توبہ کو شرف قبولت عطا فرمائے اور مغفرت فرما کر عذاب دوزخ سے بچائے۔ آمین یارب العٰلمین

اے اللہ حنان ومنان ہماری اس سعی کو جو محض تیری توفیق سے ہے‘ قبول فرما اور اللہ رحمٰن رحیم اس نوشتہ بے مایہ اور ادنیٰ تحریر کو مسلمانوں کے لئے باعث رشد وہدایت بنائے‘ سیدھا اور سچا راستہ جو محبوبان رب العٰلمین کا ہے اس پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے‘ اور استقامت بخشے اور اپنے محبوبوں کے ساتھ میں ہمارا حشر فرمائے‘ اور سایہ لوائے حمد کا نصیب فرمائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم وَ صَلَی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَ نُوْرِ عَرْشِہٖ وَزِیْنَۃِ فَرْشِہٖ سَیِّدِنَا وَسَنَدِنَا وَ نَبِیِّنَا وَ شَفِیْعِنَا وَمَوْلٰینا وَمَاوٰنَا وَ مَلْجَانَا وَ مَلَازَنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِمْ دَائِماً اَبَداً اَبَدا

سگ بارگاہ رضا

فقیر محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ

مورخہ 8؍ذی الحجہ 1424ھ مطابق 31؍جنوری 2004ء روز شنبہ مبارکہ

قول مجدد

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضاؔ نے ختم سخن اس پہ کردیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

کیا عجب شور مچاتے ہیں مچانے والے

کیا عجب شور مچاتے ہیں مچانے والے
ہم نہیں قول مجدد رضی اللہ عنہ کے بھلانے والے
دیکھ تو آکے رضا رضی اللہ عنہ ڈوبتے جاتے ہیں ہم
اور ملاح ہی ہیں ہم کو ڈبانے والے
کس سے فریاد کریں کس سے توقع رکھیں
یاں تو سب لوگ ہیں دنیا پہ رجھانے والے
ان کو کس دائرہ میں لائیں کوئی بتلائے
جو تسامح سے عقائد ہیں بنانے والے
یہ رضا رضی اللہ عنہ کی ہے نظر جس نے بچا کر رکھا
ورنہ طوفان ہیں یہ سخت اٹھانے والے
قبر میں سب سے جو پوچھیں گے فرشتے آکر
کیا کہا کرتا تھا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو آنے والے

ایک بولے گا میں کہتا تھا بڑے بھائی ہیں
''جا جہنم میں انہیں بھائی بتانے والے''
وہ یہ بولیں گے کہ داماد و خسر کہتے تھے
شان سرکار دو عالم ﷺ کی گھٹانے والے
اور رضوی تو کہے گا کہ وہ آقائے جہاں ﷺ
وہ جو امت کو ہیں محشر میں بچانے والے
وہ ہیں محبوب خدا ﷺ عاصیوں کے یاور ہیں
وہ تو وہ ہیں کہ انہیں سے ہیں زمانے والے
صاحب تاج ہیں وہ شافع محشر ﷺ ہیں وہی
اپنی امت کے جو ہیں ناز اٹھانے والے
وہ مزمل ہیں مدثر ﷺ ہیں قرآں کہتا ہے
ہاں وہی نور ہیں عالم میں پھیلانے والے
ہاں وہی باعث ایجاد دو عالم ٹھہرے
منزل قاب و قوسین کو پانے والے
ان کے صدقے میں ہوئی توبۂ آدم علیہ السلام مقبول
وہی ہیں آدم و حوا علیہ السلام کو ملانے والے
وہی ہیں جس سے رہی نوح علیہ السلام کی کشتی محفوظ
کشتی نوح علیہ السلام کو وہی پار لگانے والے
نور ان کا تھا براہیم علیہ السلام کی پیشانی میں
نار نمرود کو گلزار بنانے والے

کیا کیا بتلاؤں فرشتوں کیا کہا کرتا تھا
کبھی تو نور ﷺ کبھی عرش پہ جانے والے
میں وہی کہتا تھا اللہ نے جو فرمایا
یعنی وہ نور ﷺ جو ہیں نوری بنانے والے
مختصر یہ کہ رضا رضی اللہ عنہ نے جو بھی القاب دیئے
وہی القاب جو آداب سکھانے والے
شکریہ تیرا کہ پیغام رضا رضی اللہ عنہ ہم کو دیا
رکھے آباد خدا تجھ کو ترانے والے رضی اللہ عنہ
راستہ ان کی شریعت کا بتانے والے رضی اللہ عنہ
ٹھوکروں سے ہمیں بڑھ بڑھ کے بچانے والے رضی اللہ عنہ
نم کنومہ کے پڑے کان میں نغمے جامؔی
سو جا آرام سے آداب کے چاہنے والے

محمد جواد رضا خان جامؔی